اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾

نام کتاب : رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں
مؤلف : پیرزادہ علی احمد صابر
ناشر : نورالاسلام خان
زیر سرپرستی : نعیم احمد خان
اشاعت : ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ : ایمان گرافکس
ڈیزائن : عدنان
قیمت : -/200روپے

8-C محی الدین بلڈنگ، فرسٹ فلور، دربار مارکیٹ، لاہور
0300-9491736 0345-4653412
nooreilm1@gmail.com

انتساب

جانِ کائنات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے نام

عرضِ ناشر

سیرت النبی ﷺ پر کام کرنا اور کروانا ایک بہت ہی ذمہ داری کا کام ہے۔
کیونکہ یہ کام روزمرہ کے دنیاوی کاموں میں نہیں آتا۔

میں نے جب سے اپنے پبلشنگ کے سفر کا آغاز کیا، تب سے ہی سوچتا تھا کہ اپنے پیارے رسول ﷺ کی سیرت پر حسبِ توفیق کام کروں تاکہ یہ کام میری نجات اور مغفرت کا سبب بنیں۔ لیکن اتنی ہمت نہ ہوسکی کیونکہ کوتاہی سے ڈرتا تھا اور آپ ﷺ کی شان میں اشارۃً یا کنایۃً بھی کوتاہی دونوں جہانوں کی تباہی کا سبب بن سکتی ہے۔

لہٰذا ایک دن اللہ کا حکم ہوا اور اللہ رب العزت نے مجھے ہمت دی اور میں نے سیرت پر کتابیں پبلش کرنے کی ٹھان لی اور بالآخر خلوصِ نیت کے ساتھ یہ کتابیں منظرِ عام پر لا سکا ہوں۔ ان کتب کو تیار کروانے کا مقصد کل بھی نجات تھا اور آج بھی نجات ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ ان کتب کو پڑھ کر جو کچھ سیکھیں اور جب کسی کو بھی بتائیں مجھے اور میرے والدین کو دعاؤں میں یاد رکھے گا۔

قارئین کرام سے یہ بھی گذارش ہے کہ چونکہ سیرت النبی ﷺ کا موضوع انتہائی ادب کا تقاضا کرتا ہے۔ لہٰذا جہاں کہیں کوئی کمی، غلطی یا کوتاہی دیکھیں یا سمجھیں تو درگزر کرتے ہوئے لازمی مطلع کریں۔ آپ کی رائے اور شکایات کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے ان پر عمل کیا جائے گا۔

اے اللہ! ان کتب میں کوئی غلطی کوتاہی ہو تو مجھے اور ان کتب کو تیار کرنے میں جو جو بھی شامل ہیں، سب کو معاف کردینا۔ آمین!

بندۂ عاجز

نور الاسلام خان

حالاتِ مصنف

حضرت علامہ موصوف دامت برکاتہم العالیہ لاہور کے مشہور علمی روحانی کمال درجہ کی شخصیت ہیں۔ جن کے مختصر حالات زندگی یہ ہیں:

تاریخ ولادت ۱۱ رمضان المبارک کو ہوئی جو کہ مخدوم علی احمد صابر کلیر شریف والوں کی طفیل ہے۔ سکول کالج کی تعلیم ایم اے (اردو) ہے۔ تنظیم المدارس کے امتحانات میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ دورہ حدیث کی سند محدث اعظم پاکستان فیصل آباد سے حاصل کی اور دورۂ قرآن شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔ ابتدائی ایام میں اپنے دادا محترم قبلہ خواجہ حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کفالت میں تربیت پائی۔ تاریخ و تصوف اور علوم شرعیہ سے لوگوں کو مستفید کیا۔ مختلف مقامات پر تعلیم و تدریس کا کام کیا اور پاکستان کے گوشہ گوشہ میں فن تقریر کی مہارت کے جوہر دکھائے۔ اس کے علاوہ چھوٹی بڑی ۴۵ کتب تحریر کیں اور قرآن مجید کا مکمل ترجمہ کیا اور چند زیر طبع کتب ہیں اور کئی مسودات کی شکل میں موجود ہیں۔

علاوہ ازیں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ چھ کتابیں ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں'' مصنف کی کئی ماہ کی عرق ریزی کے بعد آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قبول فرمائے اور موصوف کے اساتذہ و والدین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم الامین۔

والسلام

محمد عبدالاحد قادری

پیش لفظ

ہزار ہا درودو سلام اس نبی مکرم ﷺ پر جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو تخلیق فرمایا، اور دونوں جہانوں کے لیے باعث رحمت بنایا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔" (سورۃ الرحمٰن)

ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت تو یہی ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا، جو کہ سابقہ تمام اُمتوں سے افضل ہے۔

اِس نعمت کے لیے اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان پر قائم رکھتے ہوئے یہ سعادت ہمیشہ ہمارے حصے میں رکھے۔ (آمین)

سیرت النبی ﷺ پر چھ کتب تالیف کرنے کے لیے مجھے میرے محترم دوست "نور الاسلام خان" نے کہا، تو میں نے یہ کام کرنے کے لیے فوراً ہاں کہہ دیا۔

میں اس سعادت کے لیے اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کہ کہاں میں اور کہاں اِتنا عظیم موضوع۔

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کچھ بھی لکھنا یقیناً بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔ لیکن یہ جتنی بڑی سعادت کا کام ہے اتنا ہی ذمہ داری کا کام ہے اور مجھ ناچیز سے اس کام کا ہو جانا بے شک اللہ تعالیٰ کا ہی کرم ہے۔

کتاب کی تیاری میں جتنے لوگوں نے تعاون کیا، سب کا بے حد مشکور ہوں۔

خاص طور پر کتاب کے پبلشر جناب نور الاسلام خان اور گرامی قدر دوست مولانا عبدالاحد کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہم سب کے لیے بخشش کا وسیلہ بنائے۔

پیرزادہ علی احمد صابر

فہرست

باب اوّل

حضرت عکرمہ بن ابوجہل (رضی اللہ عنہ) کا قبولِ اسلام	17
آپ ﷺ نے سچ کہا	17
جو کچھ قیامت تک ہوگا، سب بتادیا	18
آنے والے فتنے کی خبر دینا	19
کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کے فتح ہونے کی خبر دینا	20
اسے قتل کردو	22
تمہارے پاس اللہ رب العزت رزق بھیج دے گا	22
اس سے بے خوف نہ رہنا	23
دنیا تمہاری طرف اُمنڈ کر آئے گی	24
ہاں وہ تمہارے لیے ہے	26
تم بیت المقدس میں رہنا	27
جب تم مصر کو فتح کرو	27
وہ اپنی قوم کے لوگوں پر بادشاہ ہوں گے	27
اللہ رب العزت شام کو ضرور تم پر فتح کردے گا	28
اللہ فارس وروم کو ضرور فتح کرائے گا	30
بعد قیامت آنے تک جھوٹے لوگ خروج کرتے رہیں گے	31
میرے بعد اسی ترتیب سے خلفاء ہوں گے	31

❁ میں تم سے سیڑھی کے ڈھائی ڈنڈے اوپر چڑھ گیا ہوں	31
❁ میری امت میرے اس فرزند کو شہید کر دے گی	32
❁ وہ بتوں کی پوجا کریں گے	32
❁ تم ضرور زندہ رہو گے	32
❁ تمہارے لیے جنت واجب کر دے گا	33
❁ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہوں	34
❁ میرا یہ فرزند سردار ہے	34
❁ میرے بعد تم سے ایک بچہ پیدا ہوگا	35
❁ آؤ شہیدہ کی زیارت کریں	35
❁ مگر تم ان میں سے نہیں ہو	36
❁ جندب بھی کتنا عجیب جندب ہے	36
❁ میرے جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حرہ میں قتل کیے جائیں گے	37
❁ آج سے سو سال کے بعد تم میں سے کوئی شخص زندہ باقی نہ رہے گا	37
❁ میں اس زمین کو پہچانتا ہوں جس کا نام بصرہ ہے	37
❁ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پیشین گوئی	38
❁ اہلِ روم کی اہلِ فارس پر غالب ہونے کی پیشین گوئی	39
❁ یہ بچہ ایک صدی تک زندہ رہے گا	40
❁ ممکن ہے اسی سال تم خود مختار ہو جاؤ اور تمہیں کوئی روکنے والا نہ رہے	41
❁ تم میں جو آخر میں مرے گا اس کی موت آگ میں ہے	41
❁ میری امت پر وہ سب آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا	42
❁ قبیلہ حمیر کے سرداروں کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی	42
❁ یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی	44

❁ میں مکہ مکرمہ میں فوت نہ ہوں گی 45

❁ قریب ہے کہ ارض حجاز سے ایک آگ نکلے گی 46

❁ معرکہ دومۃ الجندل اور حضور ﷺ کی پیشین گوئی 46

❁ لوگ اپنے امام کو قتل کریں گے 48

❁ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں 50

❁ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کے مالک نہ رہ سکو گے 51

❁ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دینا 51

❁ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دینا 52

❁ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر دینا 52

❁ حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کی خبر دینا 52

❁ پھر وہ شہید ہو کر جنت میں داخل ہوگا 53

❁ تم نابینا ہو جاؤ گے 54

❁ میرا خیال ہے شاید تم اسے نہ پاؤ گے 54

باب دوم

❁ **پہلا حصہ** 57

❁ یہ فتنے کے (دروازہ کا) قفل ہیں 57

❁ شہادت امیر المؤمنین سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ 57

❁ عنقریب تم ان پر خروج کرو گے 58

❁ غزوۂ صفین 58

❁ حضرت امیر معاویہ بادشاہ بنیں گے 58

❁ بنو امیہ کی حکومت 58

❁ مدینہ پاک میں جنگ ہوگی 58

❁ خلفائے بنو العباس کی دولت وحکومت کی خبر 59
❁ ترک کے ساتھ جنگ اور فتنہ 59
❁ خوز وکرمان کے ساتھ جنگ 60
❁ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی 60
❁ روافض کی خبر دینا 62
❁ 30 دجالوں کی خبر دینا 63
❁ فتح المدائن 63
❁ کثرت المال اور دنیا کی ریل پیل 63
❁ پہاڑوں کا اپنے اصلی جگہوں سے ہٹنا 64
❁ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فقدان 64
❁ تین خسوف کا وقوع 64
❁ زلزلوں کی کثرت 66
❁ مسخ وقذف 67
❁ سرخ آندھی اس کے علاوہ اور بڑے بڑے ہولناک امور کی خبر 68
❁ حاجیوں کا حرمین شریفین تک کے راستے کا کٹ جانا اور حجر اسود کا
کعبہ شریف سے اٹھ جانا 72
❁ آسمان کے ستاروں سے لوگوں کے سر کچلے جائیں گے 73
❁ دُمدار ستارے کا ظہور 74
❁ کثرت الموت 79

دوسرا حصہ

❁ تقریر حجتہ الوداع اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سوالات اور رسول اکرم ﷺ کے جوابات 104
❁ روایات امیر المومنین علی المرتضی رضی اللہ عنہ 111

تیسرا حصہ

❁ ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ 123
❁ حلیہ امام مہدی رضی اللہ عنہ 124
❁ وہ علامات جن سے امام مہدی رضی اللہ عنہ آسانی سے پہچانے جائیں گے 126
❁ وہ علامات جو آپ کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوں گی 128
❁ وہ فتنے جو امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے واقع ہوں گے 129
❁ دجال کی جھوٹی خبر 142
❁ مسلمانوں کی فتح 143
❁ نزول عیسیٰ علیہ السلام 144
❁ سونے کے پہاڑ سے دریائے فرات کا کھل جانا 144
❁ نفس زکیہ رضی اللہ عنہ کی شہادت 145
❁ خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈوں کا ظاہر ہونا 145
❁ زمین کا اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی کو باہر اگلنا 146
❁ خزانے کے نزدیک لوگوں کا دھنس جانا 147
❁ بستی غوطہ کا دھنس جانا 147
❁ بیداء میں دھنسنا 147
❁ قرن ذوالسنین کا طلوع 148
❁ دُمدار ستارے کا طلوع 149

❊ رمضان میں چاند گرہن کا دو بار ہونا	149
❊ مشرق سے آگ کا نکلنا	149
❊ مدینہ شریف میں عظیم بارش	149
❊ آسمان سے ندا آنا	150
❊ آسمان سے جھاگ کا ظہور	152
❊ کعبہ معظمہ کے خزانے کا نکالنا	152
❊ جنگِ عظیم	152
❊ ایک مرد پچاس (۵۰) عورتوں کا منتظم ہوگا	154
❊ میراث سے خوشی ہوگی نہ غنیمت سے	154
❊ فتح قسطنطنیہ اور رومیہ	155
❊ دجال	156
❊ ظہور مہدی رضی اللہ عنہ کب؟	157
❊ دجال کا نام ونسب اور جائے پیدائش	157
❊ دجال کا حلیہ	158
❊ دجال کا باقی جسمانی حلیہ	159
❊ دجال کی صفات	159
❊ دجال کا ابتدائی دور اور غلط دعویٰ	160
❊ دجال کو سزا	161
❊ دجال کا لشکر	161
❊ دجال کے مزید فتنے	163
❊ انتباہ از احادیث	166
❊ مقامِ خروج	169

❁ وقتِ خروج 169
❁ مدت 169
❁ دجال کے زمانہ میں نمازوں کا حال
❁ مکہ و مدینہ میں دجال کا داخلہ ممنوع
❁ حضرت خضر علیہ السلام
❁

❁ مدینہ پاک کی ویرانی	191
❁ مدینہ پاک کی ویرانی کا سبب	192
❁ کعبہ معظمہ کا گرایا جانا	193
❁ ہدم کعبہ کی تاریخ	194
❁ طلوع الشمس از مغرب اور ظہور دابہ	195
❁ احادیث مبارکہ	195
❁ طلوع الشمس از مغرب کی تفصیل	196
❁ باب التوبہ کا تعارف	199
❁ مغرب سے طلوع الشمس کے بعد کا حال	200
❁ طلوع الشمس من المغرب کے بعد کی مدت	200
❁ دابۃ الارض کی تفصیل	201
❁ دابہ کا حلیہ	201
❁ دابہ کی سیرت	203
❁ خروج دابہ کا مقام	203
❁ دخان	204
❁ احادیث مبارکہ	204
❁ بھینی بھینی ہوا	205
❁ لوگوں کا بت پرستی کی طرف لوٹنا اور اللہ والوں کا قحط	205
❁ خروج نار	207

باب اوّل

یہ باب رسول اللہ ﷺ کی اُن پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے
جو قیامت کی نشانیوں سے سوا ہیں

حضرت عکرمہ بن ابو جہل (رضی اللہ عنہ) کا قبولِ اسلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس ابوجہل آیا ہے،
اور اس نے میری بیعت کی ہے۔''

پھر جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

''یارسولِ اللہ ﷺ اللہ نے آپ ﷺ کے خواب کی تعبیر حضرت
خالد رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پوری کردی ہے۔''

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ضرور اس کی تعبیر اس کے علاوہ ہے۔''

یہاں تک کہ جب عکرمہ بن ابوجہل (رضی اللہ عنہ) نے اسلام قبول کیا تو ان کا
اسلام حضور ﷺ کی خواب کا مصداق بنا۔ (حاکم)

آپ ﷺ نے سچ کہا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی جو کسی نیکی کے قریب تک نہ گیا

تھا اور نہ اس کے اچھے اعمال تھے۔ جب وہ فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ رب العزت نے فلاں آدمی کو جنت میں داخل کر دیا ہے؟''

لوگوں نے اس پر حیرت و تعجب کیا۔ ایک شخص اٹھ کر اس کی بیوی کے پاس گیا اور اس کے عمل کے بارے میں اس کی بیوی سے پوچھا' اس نے کہا:

''اس کے عمل خیر تو نہ تھے بجز ایک خوبی کے جو اس میں تھی۔ وہ یہ کہ دن اور رات میں جب بھی اذان کو سنتا تو وہ انہی کلمات کو دہراتا تھا۔''

پھر وہ شخص آیا اور وہ حضور ﷺ کے اتنے قریب پہنچا کہ وہ حضور ﷺ کی آواز سن سکتا تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا:

''تم ہی فلاں شخص کی بیوی کے پاس گئے اور تم نے اس سے اس کے اس عمل کی بابت پوچھا تھا اور انہوں نے تم سے ایسا ایسا کہا۔''

اس شخص نے کہا:

''آپ ﷺ نے سچ کہا۔'' (ابن عساکر)

جو کچھ قیامت تک ہوگا، سب بتا دیا

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، تو حضور ﷺ نے کہا اور ہمیں جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا، سب بتا دیا تو ہم میں سے جس نے زیادہ یاد رکھا' وہ ہم میں عالم ہے۔ (مسلم شریف)

آنے والے فتنے کی خبر دینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اس وقت آپ ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے اچانک ذوالخویصرہ نے آپ ﷺ کے پاس آ کر کہا:

"یارسول اللہ ﷺ! عدل کیجئے۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"تیری خرابی ہو جب کہ میں ہی عدل نہ کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا اور اگر میں ہی عدل نہ کروں گا تو پھر کون کرے گا۔"

حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟"

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اسے چھوڑ دو کیوں کہ اس کے ساتھی ایسے لوگ ہوں گے کہ تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے ساتھ اپنے روزے کو ان کے روزوں کے سامنے حقیر جانے گا۔ یہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے، مگر ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا۔ (یعنی دلوں پر کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک مرد سیاہ ہوگا۔ جس کے ایک بازو پر عورت کی چھاتی کی مانند یا گوشت لوتھڑے کی مانند ہوگا جو ہلے گا۔ وہ لوگ بہترین امت پر خروج کریں گے۔"

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا:

''میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے جنگ کی ہے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس نشانی والے آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا اور ڈھونڈا گیا تو وہ مل گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اس میں وہ نشانی دیکھی جس کی صفت رسول اللہ ﷺ نے بیان کی تھی۔'' (شیخین)

کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کے فتح ہونے کی خبر دینا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے حضور ﷺ سے فاقہ کی شکایت کی۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا۔ اس نے رہزنی کی شکایت کی۔ اس وقت حضور ﷺ نے فرمایا:

''اے عدی بن حاتم! اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم دیکھ لو گے کہ ایک عورت ہودج نشین حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ طواف کے لیے آئے گی اور اسے سوائے اللہ رب العزت کے کسی کا خوف و ڈر نہ ہوگا۔''

اس وقت میں نے اپنے دل میں سوچا:

''قبیلہ طے کے وہ راہزن کہاں جائیں گے جو شہروں کو لوٹتے ہیں۔''

پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

''اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم دیکھ لو گے کہ کسریٰ کے خزانے

کھل جائیں گے اور تم انہیں فتح کرو گے۔"

میں نے عرض کیا:

"کسریٰ بن ہرمز کے خزانے؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں کسریٰ بن ہرمز کے خزانے۔"

اور فرمایا:

"اگر تم زندہ رہے تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ آدمی دونوں ہاتھوں میں سونا چاندی لیے ہوگا اور وہ تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کر لے مگر وہ ایسا شخص نہ پائے گا۔"

حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے ایسا ہی دیکھا کہ ہودج نشین عورت کوفہ سے روانہ ہوتی ہے اور خانہ کعبہ پہنچ کر اس کا طواف کرتی ہے۔ مگر اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر اور خوف نہیں ہوتا اور میں خود ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانوں کو فتح کیا۔ اب اگر ہم لوگ زندہ رہے تو تم تیسری بات کو بھی پورا ہوتا ضرور دیکھ لیں گے۔

یہ تیسری بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں واقع ہوئی، انہوں نے اڑھائی سال خلافت کی، اور وہ اس وقت تک فوت نہ ہوئے جب تک کہ ہم نے یہ نہ دیکھ لیا کہ ایک شخص بہت زیادہ وافر مال لاتا ہے اور کہتا ہے:

"جہاں فقراء نظر آئیں۔ یہ مال ان میں تقسیم کر دیا جائے۔"

ایک آدمی مال لے کر ہر جگہ تلاش کرتا پھرتا ہے مگر اسے کوئی ضرورت مند نہیں ملتا۔ بالآخر وہ مال لے کر واپس لوٹ جاتا ہے۔ بلاشبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ خلافت میں لوگ بہت تونگر ہو گئے تھے۔ انہوں نے سب کو مالدار کر دیا

تھا۔(بخاری،بیہقی)

اسے قتل کردو

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے چوری کی۔اسے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

''اسے قتل کردو۔''

لوگوں نے عرض کیا:

''اس نے صرف چوری کی ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کا ہاتھ قطع کردو۔''

اس نے پھر دوبارہ چوری کی اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔پھر چوری کی یہاں تک کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔اس نے پانچویں مرتبہ پھر چوری کی۔اس وقت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ اس چور کی حالت زیادہ جانتے تھے۔اسی بنا پر آپ ﷺ نے پہلے اسے قتل کا حکم دیا تھا۔''

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اسے لے جاؤ اور قتل کردو۔''

تو لوگوں نے اسے قتل کردیا۔(مستدرک،حاکم)

تمہارے پاس اللہ رب العزت رزق بھیج دے گا

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں تھے لوگوں کو سخت مشقت و تکلیف پہنچی۔یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر

غم واندوہ اور منافقوں کے چہروں پر خوشی و مسرت دیکھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا یہ حال دیکھا تو فرمایا:

"خدا کی قسم! آفتاب غروب نہ ہوگا تمہارے پاس اللہ رب العزت رزق بھیج دے گا۔"

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے یقین کر لیا اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ کی بات ضرور صادق ہوگی۔ چنانچہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے چودہ اونٹوں پر لدا ہوا غلہ خریدا اور نو اونٹ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیے۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں کے چہروں پر خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی، اور منافقوں کے چہروں پر غم و اندوہ کے بادل چھا گئے، اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس اٹھائے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی دعا مانگی کہ اس سے پہلے کسی کے لیے ایسی دعا میں نے نہیں سنی۔ (طبرانی)

اس سے بے خوف نہ رہنا

حضرت عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور حضور ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ مجھے مال دے کر ابوسفیان کے پاس مکہ مکرمہ بھیجیں تا کہ وہ فتح کے بعد قریش میں اسے تقسیم کر دیں۔ میں سفر میں اپنے رفیق کا متلاشی تھا۔ چنانچہ میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آیا اور اس نے مجھ سے کہا:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتے ہو تو میں تمہارا رفیق سفر رہوں گا۔"

میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم اس کی قوم کے علاقہ میں اترو تو اس سے بے خوف نہ رہنا۔''

چنانچہ ہم روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب ہم منزل ابواء میں آئے تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا:

''مجھے اپنی قوم سے کچھ کام ہے تو تم میرا انتظار کرنا۔''

میں نے کہا:

''ضرور جاؤ۔''

جب وہ چلا گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی ہدایت یاد آ گئی، اور میں نے اپنے اونٹ کو تیار کیا میں اسے تیز دوڑا کے دوڑ لے گیا۔ یہاں تک کہ جب میں منزل اصافر میں تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ میرے تعاقب میں آ رہا ہے۔ میں نے اپنا اونٹ خوب تیز دوڑایا اور میں آگے نکل گیا۔ جب اس کی قوم نے دیکھا کہ میں ان کے قابو سے باہر ہو گیا ہوں تو وہ پلٹ کر چلے گئے، اور وہ تنہا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا:

''مجھے اپنی قوم سے ایک کام تھا۔''

میں نے کہا:

''ہو گا۔''

اور ہم سفر طے کر کے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ (الخصائص الکبریٰ)

دنیا تمہاری طرف اُمنڈ کر آئے گی

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

''تم لوگ بہت جلد ایسے زمانوں کو پاؤ گے کہ تم میں سے ہر ایک

کے پاس صبح کو ایک کھانا اور شام کو دوسرا کھانا آئے گا اور تم ایسا لباس پہنو گے جیسے خانہ کعبہ کا غلاف۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

"یارسول اللہ ﷺ! ہم آج خیر پر ہیں یا اس وقت ہوں گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نہیں، بلکہ تم خیر پر ہو اور آج تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو اور اس وقت تم ایک دوسرے سے بغض رکھو گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔"

حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو ایک دعوت پر مدعو کیا گیا جب وہ اس گھر میں آئے تو انہوں نے دیواروں پر پردے لٹکے ہوئے دیکھے تو وہ باہر بیٹھ کر رونے لگے، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دنیا تمہاری طرف اُمنڈ کر آئے گی اور یہ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا تم آج اچھے ہو۔ اس وقت سے جب کہ تمہارے سامنے صبح کو ایک کھانا آئے گا اور شام کو دوسرا کھانا اور تم میں سے کوئی صبح کو ایک لباس پہنے گا اور شام کو دوسرا، اور تمہارے گھر کی دیواروں پر ایسے پردے پڑے ہوں گے جیسے خانہ کعبہ پر پردے پڑے ہیں۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"پھر میں کیوں نہ روؤں۔" (ابونعیم)

ہاں وہ تمہارے لیے ہے

حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف اس وقت ہجرت کی جب آپ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا:

"یہ حیرہ بیضا ہے جسے میرے سامنے لایا گیا ہے، اور یہ شیما بنت نفیلہ ازدیہ اپنے خچر شہبا پر کالا دوپٹہ اوڑھے موجود ہے۔"

میں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم حیرہ میں داخل ہوں اور میں ایسا ہی پاؤں جیسا کہ آپ ﷺ نے بیان کیا تو کیا وہ میرے لیے ہوگی۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"ہاں وہ تمہارے لیے ہے۔"

چنانچہ جب حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا اور ہم مسیلمہ کذاب سے جنگ کر کے فارغ ہوئے تو حیرہ کی طرف متوجہ ہوئے ہمارے داخل ہونے کے بعد جو عورت سب سے پہلے ہمیں ملی وہ شیما بنت نفیلہ تھی اور وہ اسی حال میں تھی جس حالت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی یعنی وہ اپنے خچر شہبا پر سوار کالا دوپٹہ اوڑھے تھی اور میں اس کے ساتھ ہو لیا اور میں نے کہا:

"یہی وہ عورت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا تھا"

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس پر مجھ سے شہادت طلب فرمائی میں نے محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشر انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت دلوائی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے میرے حوالے کر دیا۔" (تاریخ بخاری)

تم بیت المقدس میں رہنا

ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہنے کی مصیبت میں رہا تو آپ ﷺ مجھے کہاں رہنے کا حکم فرماتے ہیں؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم بیت المقدس میں رہنا، ممکن ہے کہ اللہ رب العزت تم سے ایسی اولاد پیدا کرے جو صبح و شام مسجد میں جا کر اسے آباد کرے۔'' (ابن سعد)

جب تم مصر کو فتح کرو

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

''جب تم مصر کو فتح کرو تو قبطیوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا ان کی میرے ساتھ قرابت داری بھی ہے۔''

مطلب یہ کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا انہی میں سے تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماریہ قبطیہ تھیں۔

(بیہقی، ابونعیم)

وہ اپنی قوم کے لوگوں پر بادشاہ ہوں گے

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ام حرام رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں کچھ دیر نیند کی۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ تبسم فرما رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا:

"یا رسول اللہ ﷺ! تبسم کی کیا وجہ ہے؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میرے سامنے میری امت کے ایسے لوگ پیش کیے گئے جو دریا میں سوار ہو کر راہ خدا میں جہاد کریں گے اور وہ اپنی قوم کے لوگوں پر بادشاہ ہوں گے۔"

میں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! اللہ رب العزت سے دعا کیجیے کہ مجھے ان میں سے کر دے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم ان کے اول لوگوں میں سے ہو گی۔"

چنانچہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا اپنے شوہر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دریائی جہاد میں غازیہ تھیں۔ جب وہ لوگ اپنے جہاد سے واپس ہو رہے تھے تو ام حرام رضی اللہ عنہا کے قریب سواری لائی گئی تاکہ وہ اس پر سوار ہوں مگر سواری نے انہیں گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔ (شیخین)

اللہ رب العزت شام کو ضرور تم پر فتح کر دے گا

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے لباس کی کمی، مفلسی اور قلت اشیا کی شکایت کی۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

"تمہیں بشارت ہو۔ خدا کی قسم! بلا شبہ میں کثرتِ اشیا کے ساتھ اس کی کمی کی شکایت سے زیادہ تم پر خوف رکھتا ہوں اور یہ مال کی

کثرت تم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گی حتیٰ کہ اللہ رب العزت تمہارے لیے سرزمین فارس اور روم اور حمیر کے علاقہ کو فتح کرائے گا، اور تم لوگ تین لشکروں میں منقسم ہو جاؤ گے۔ ایک لشکر شام کی طرف' ایک لشکر عراق کی طرف اور ایک لشکر یمن کی طرف جائے گا اور مال کی فراوانی اتنی ہوگی کہ ایک شخص کو سو درہم دیے جائیں گے تو وہ اس سے ناراض ہوگا۔''

میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! شام پر حملہ کرنے کی کس میں طاقت ہے؟ کیونکہ وہاں بڑے بڑے رومی سردار ہیں؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ رب العزت شام کو ضرور تم پر فتح کر دے گا اور تم کو ضرور وہاں کی حکومت دے گا اور یہاں تک ہوگا کہ ان میں سے گورے رنگ کی ایک جماعت تم میں سے کالے رنگ اور سر منڈے شخص کی سواری کے گرد کھڑے ہوں گے اور وہ شخص ان کو جو حکم دے گا' اسے وہ لوگ کریں گے۔''

عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ نے جو صفت بیان فرمائی آپ ﷺ کے اصحاب میں یہ صفت جز بن سہیل سلمی رضی اللہ عنہ میں پہچانی جاتی۔ وہ اس زمانہ میں عجمیوں پر حاکم تھے اور ان کا حال یہ تھا کہ جب وہ مسجد کی طرف جاتے تو لوگ انہیں دیکھتے اور ان کے پاس ان کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہوتے اور ان کے بارے میں

رسول اللہ ﷺ نے جو صفت بیان فرمائی، اس پر وہ تعجب کرتے تھے۔" (بیہقی، ابونعیم)

اللہ فارس و روم کو ضرور فتح کرائے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اللہ رب العزت فارس و روم کو ضرور فتح کرائے گا اور غلہ کی اتنی کثرت ہوگی کہ لوگ کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں گے۔"

❀

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ کے اس خزانے کو کھولے گی جو سفید محل میں محفوظ ہے۔"

جن لوگوں نے اس خزانے کو کھولا، ان میں میں اور میرے والد تھے اور ہم سب کو اس میں سے ایک ایک ہزار درہم ملے۔ (مسلم، بیہقی)

❀

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا:

"کسریٰ کے کنگن پہنتے وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟"

راوی نے کہا کہ جب کسریٰ کے کنگن دربارِ فاروقی میں لائے گئے تو حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر پہنایا اور کہا:

"اللہ رب العزت کی حمد ہے جس نے کسریٰ بن ہرمز سے ان کنگنوں کو چھین کر سراقہ رضی اللہ عنہ اعرابی کو پہنایا۔" (بیہقی)

بعد قیامت آنے تک جھوٹے لوگ خروج کرتے رہیں گے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"دین قائم رہے گا۔ جب تک قریش کے بارہ خلیفہ ہوں گے۔ اس کے بعد قیامت آنے تک جھوٹے لوگ خروج کرتے رہیں گے۔" (مسلم)

میرے بعد اسی ترتیب سے خلفاء ہوں گے

جب رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی تو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ پتھر لائے۔ آپ ﷺ نے اسے رکھا۔ پھر حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ پتھر لائے۔ آپ ﷺ نے اسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پتھر لائے اور آپ ﷺ نے اسے رکھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

"میرے بعد اسی ترتیب سے خلفاء ہوں گے۔" (ابویعلی، ابن حبان)

میں تم سے سیڑھی کے ڈھائی ڈنڈے اوپر چڑھ گیا ہوں

رسول اللہ ﷺ نے ایک خواب دیکھا اور اس خواب کو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اے ابوبکر! میں نے دیکھا کہ میں اور تم دونوں ایک سیڑھی کی طرف دوڑ رہے ہیں مگر میں تم سے سیڑھی کے ڈھائی ڈنڈے اوپر چڑھ گیا ہوں۔"

یہ سن کر حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! اللہ رب العزت آپ ﷺ کو اپنی رحمت میں

مغفرت کی جانب بلا لے گا اور میں آپ ﷺ کے بعد اڑھائی

سال زندہ رہوں گا۔'' (ابن سعد)

میری امت میرے اس فرزند کو شہید کر دے گی

حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن میں امام حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے انہیں آپ ﷺ کی آغوش میں دے دیا۔ کچھ دیر بعد میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کی چشمان مبارک آنسوؤں سے تر ہو رہی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو شہید کر دے گی اور میرے پاس ان کے مقتل کی سرخ مٹی لائے۔'' (حاکم، بیہقی)

وہ بتوں کی پوجا کریں گے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بہت سے قبیلے مشرکوں کے ساتھ مل جائیں گے اور وہ بتوں کی پوجا کریں گے۔'' (مسلم شریف)

تم ضرور زندہ رہو گے

حضرت اقرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری بیماری کے زمانہ میں تشریف لائے۔ اس وقت میں نے عرض کیا:

''میرا گمان یہی ہے کہ میں اپنے اس مرض سے جانبر نہ ہو سکوں گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہرگز نہیں۔تم ضرور زندہ رہو گے اور سرزمین شام کی طرف ضرور ہجرت کرو گے اور وہاں فوت ہو کر فلسطین کے ٹیلہ پر دفن ہو گے۔''

چنانچہ وہ حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں فوت ہوئے اور رملہ میں مدفون ہوئے۔(تاریخ ابن عساکر، ابن مسکن)

تمہارے لیے جنت واجب کردے گا

رسول اللہ ﷺ کے دربار میں ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا:

''آپ ﷺ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت سے قریب کردے اور دوزخ سے دور کردے۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''عدل وانصاف سے بولو اور بچا ہوا مال لوگوں کو دیا کرو۔''

اس نے عرض کیا:

''خدا کی قسم میں اس کی قدرت نہیں رکھتا کہ ہر لحظہ عدل وانصاف سے بولوں اور نہ اس کی ہی قدرت رکھتا ہوں کہ بچا ہوا مال لوگوں کو دے سکوں۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''تم کھانا کھلایا کرو اور بکثرت لوگوں کو سلام کیا کرو۔''

اس نے کہا:

''یہ بھی دشوار ہے۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟''

اس نے کہا:

"ہاں!"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے اونٹ اور اپنے مشکیزہ کا دھیان رکھو اور ان گھروں میں جایا کرو جو ایک دن کے بعد پانی پیتے ہیں اور انہیں پانی پلایا کرو۔ توقع ہے کہ اللہ رب العزت تمہارے اونٹ کو نہ مارے گا اور تمہارے مشکیزے کو نہ پھاڑے گا۔ یہاں تک کہ تمہارے لیے جنت واجب کر دے گا یعنی جلد ہی تم شہادت کا رتبہ پاؤ گے۔"

چنانچہ وہ اعرابی گیا۔ ابھی نہ اس کا مشکیزہ پھٹا تھا اور نہ اس کا اونٹ مرا تھا وہ شہید ہو گیا۔ (ابن خزیمہ، بیہقی، طبرانی)

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہوں۔ ان میں سے مسیلمہ، عنسی، اور مختار ہے۔" (ابن عدی، ابو یعلی)

میرا یہ فرزند سردار ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بابت فرمایا:

"میرا یہ فرزند سردار ہے اور توقع ہے کہ اللہ رب العزت مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان اس کے ذریعہ صلح کرائے گا۔"

چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں جنگ عظیم

کے بعد صلح انہوں نے ہی کرائی۔ (بخاری)

میرے بعد تم سے ایک بچہ پیدا ہوگا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میرے بعد تم سے ایک بچہ پیدا ہوگا۔ اس کا نام میرے نام اور اس کی کنیت میری کنیت پر تم رکھو گے۔" (بیہقی)

آؤ شہیدہ کی زیارت کریں

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بدر گئے میں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! مجھے غزوہ بدر میں اپنی معیت میں جانے کی اجازت دیجئے۔ ممکن ہے کہ اللہ رب العزت مجھے شہادت نصیب فرمائے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ اللہ رب العزت تمہیں شہادت نصیب فرمائے گا۔"

تو ان کو لوگ شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے۔

ان کی شہادت کا واقعہ یہ ہوا کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہی تھیں ان کے ایک غلام اور باندی نے رات کے وقت ایک چادر سے ان کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئیں۔ یہ واقعہ حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان دونوں کو حکم دیا اور دونوں کو سولی دی گئی۔ یہ دونوں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے سولی چڑھنے والے تھے۔

ان کے شہید ہونے کے بعد حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا' آؤ شہیدہ کی زیارت کریں۔"

(ابوداؤد، ابن راہویہ، ابونعیم، ابن سعد)

مگر تم ان میں سے نہیں ہو

حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا بہت سے لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائیں گے۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"ٹھیک سنا ہے۔ مگر تم ان میں سے نہیں ہو۔"

چنانچہ حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ (بیہقی، ابونعیم)

جندب بھی کتنا عجیب جندب ہے

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر جا رہے تھے اور فرما رہے تھے:

"جندب بھی کتنا عجیب جندب ہے اور زید کتنا اقطع خیر ہے۔"

ان دونوں کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا تو فرمایا:

"سنو! جندب ایک ضرب ایسی لگائے گا کہ وہ اس ضرب میں ایک امت ہو گا اور زید میری امت کا ایسا شخص ہو گا جس کا ہاتھ اس کے پورے جسم سے ایک عرصہ پہلے جنت میں جائے گا۔"

چنانچہ جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ میں والی مقرر

ہوا تو اس نے ایک شخص کو بٹھایا جو جادو کرتا اور لوگوں کو زندہ مردہ کرتا تھا اس وقت

حضرت جندب رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر آئے اور جادوگر کی گردن اڑا کر فرمایا:

''اب اپنے آپ کو زندہ کر کے دکھا۔''

اور زید بن صومان رضی اللہ عنہ کا واقعہ یہ ہے کہ جنگ قادسیہ میں ان کا ہاتھ کٹ گیا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے تھے۔ (الخصائص الکبریٰ)

میرے جید صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس حرہ میں قتل کیے جائیں گے

حضور ﷺ ایک سفر میں تشریف لے چلے جب حرہ زہرہ میں پہنچے تو آپ ﷺ نے ٹھہر کر انا للہ پڑھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا:

''میرے جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حرہ میں قتل کیے جائیں گے۔''

یہ واقعہ 60ھ میں ہوا۔ (بیہقی)

آج سے سو سال کے بعد تم میں سے کوئی شخص زندہ باقی نہ رہے گا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کی آخری عشاء کی نماز ہمیں پڑھائی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر فرمایا:

''کیا تم لوگ آج کی اس رات کو دیکھ رہے ہو۔ آج کی رات سے صدی کا آغاز ہو رہا ہے۔ روئے زمین پر آج سے سو سال کے بعد تم میں سے کوئی شخص زندہ باقی نہ رہے گا۔'' (شیخین)

میں اس زمین کو پہچانتا ہوں جس کا نام بصرہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں اس زمین کو پہچانتا ہوں جس کا نام بصرہ ہے وہ باعتبار قبلہ زیادہ صحیح ہے۔ وہاں بکثرت مسجدیں ہوں گی اور کثرت کے ساتھ اذانیں دی جائیں گی وہاں سے اتنی بلائیں دور کی جائیں گی کہ اتنی تمام شہروں سے دور نہ کی جائیں گی۔" (ابونعیم)

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پیشین گوئی

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

"ہجرت مدینہ سے قبل رسول اللہ (ﷺ) نے مجھے دعوت اسلام دی۔ میں نے کہا حیرت ہے آپ (ﷺ) مجھ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کی اتباع کرلوں گا۔ آبائی اور موروثی دین کو چھوڑ کر آپ (ﷺ) کا نیا دین قبول کرلوں گا۔"

زمانہ جاہلیت میں دوشنبہ اور پنج شنبہ کو کعبہ طواف کے لیے کھولا جاتا تھا۔ ان دنوں کے علاوہ ایک روز آپ (ﷺ) تشریف لائے اور کعبۃ اللہ میں داخل ہونا چاہا۔ مگر میں نے سختی سے روک دیا۔ آپ (ﷺ) نے تحمل و برداشت سے کام لیا اور فرمایا:

"اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! یاد رکھو وہ وقت کچھ دور نہیں ہے کہ خانہ کعبہ کی چابی ایک صاحب اختیار کی حیثیت سے میرے پاس ہوگی اور میں جسے چاہوں گا چابی عطا کروں گا۔"

میں نے کہا تھا:

"اے محمد (ﷺ) کیا اس وقت قریش مر چکے ہوں گے یا پھر وہ ذلت ورسوائی کو برداشت کرلیں گے؟"

آپ (ﷺ) نے جواب میں فرمایا تھا:

''عثمان (رضی اللہ عنہ)! ایسا نہیں ہے، اس دن قریش کو عزت اور معافی ملے گی۔''

یہ فرما کر آپ (ﷺ) کعبہ میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں آپ (ﷺ) کو کعبہ کے اندر داخلہ سے نہ روک سکا، لیکن آپ (ﷺ) کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئی تھیں۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ حضور ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے، وہ ہو کر رہے گا پھر میں نے مسلمان ہو جانے کا ارادہ کیا تو میری قوم نے مجھے جھڑکا اور سختی کے ساتھ خائف کر دیا۔

فتح مکہ کے روز حضور ﷺ نے کعبۃ اللہ کی چابی مجھ سے طلب فرمائی، میں نے چابی دی اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں لے کر پھر مجھ ہی کو عطا فرما دی اور کہا:

''یہ چابی ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی۔ تم سے کسی کا چابی لینا دراصل ظلم سے چھین لینے کے مترادف ہو گا۔''

میں حضور ﷺ سے جدا ہو کر چند قدم چلا تھا تو مجھے آواز دی، میں پلٹ کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے تبسم فرماتے ہوئے پوچھا:

''عثمان (رضی اللہ عنہ)! کیا وہ بات پوری نہ ہوئی جو میں نے تم سے کہی۔''

فوراً مجھے آپ ﷺ کا وہ فرمان یاد آ گیا جو آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں مجھ سے فرمایا تھا، یہ سن کر میں نے عرض کیا:

''آپ ﷺ نے جو فرمایا وہ بالکل صحیح ثابت ہوا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ رب العزت کے رسول ہیں۔'' (ابن سعد)

اہلِ روم کی اہلِ فارس پر غالب ہونے کی پیشین گوئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمان چاہتے تھے کہ اہل روم، اہل

فارس پر غالب رہیں اس لیے کہ رومی اہل کتاب اور فارسی اصنام پرست یا آتش پرست تھے۔ لوگوں نے اس کا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عنقریب رومی، ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔"

یہ بات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشرکین سے کہہ دی۔ مشرکین نے کہا:

"اس بارے میں کوئی مدت معین کرو۔"

تو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے پانچ سال کی معیاد مقرر کر دی۔"

جب اس بات کی خبر حضرت محمد ﷺ کو ہوئی تو فرمایا:

"دس سال کی مدت مقرر کرنا بہتر ہوتا۔"

اس کے بعد رومی، ایرانیوں پر بدر کے دن غالب ہوئے۔

(مسند احمد، بیہقی، ابونعیم)

یہ بچہ ایک صدی تک زندہ رہے گا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس ان کے سر پر رکھا اور فرمایا:

"یہ بچہ ایک صدی تک زندہ رہے گا۔"

تو وہ 100ھ تک زندہ رہے اور ان کے چہرے پر مہاسہ تھا حضور ﷺ نے فرمایا:

"یہ بچہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک یہ مہاسہ اس کے چہرے سے دور نہ ہو جائے۔"

تو وہ فوت نہ ہوئے جب تک وہ مہاسہ دور نہ ہوا۔ (حاکم، بیہقی)

ممکن ہے اسی سال تم خود مختار ہو جاؤ اور تمہیں کوئی روکنے والا نہ رہے

حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں جہاد کرنے کے ارادہ سے مدینہ منورہ آئے مگر ان کے باپ نے ان کو مدینہ منورہ میں پکڑ لیا اور حضور ﷺ سے التجا کی:

''یا نبی اللہ ﷺ! اس کے سوا میرا کوئی فرزند نہیں ہے۔ یہی میرے مال، میری زمین اور میرے گھربار کا انتظام کرتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس کے ساتھ واپس کر دیا، اور فرمایا:

''ممکن ہے اسی سال تم خود مختار ہو جاؤ اور تمہیں کوئی روکنے والا نہ رہے۔ لہٰذا اے حبیب تم اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ۔''

تو آپ چلے گئے اور مسلمہ رضی اللہ عنہ اسی سال فوت ہو گئے۔ پھر اسی سال حبیب رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا۔ (ابونعیم، ابن عساکر)

تم میں جو آخر میں مرے گا اس کی موت آگ میں ہے

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور ایک شخص سے فرمایا:

''تم میں جو آخر میں مرے گا اس کی موت آگ میں ہے۔''

چنانچہ وہ شخص تو ان دونوں سے پہلے فوت ہوا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ زندہ رہے۔ یہ خبر سنتے ہی وہ بے ہوش ہو جاتے اور چیخیں مارنے لگتے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے فوت ہو گئے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ ہے کہ ان کو شدید لرزہ لاحق ہوا اور کسی طرح گرمی نہ پاتے تھے۔ انہوں نے بڑی دیگ میں پانی بھرنے کا حکم دیا اور اس کے نیچے

آگ جلائی گئی اور اس کے اوپر انہیں بٹھایا گیا تو اس کی بھاپ ان کی سردی کو کچھ کم کرتی تھی اور وہ اسی حال میں تھے کہ اچانک دیگ میں گر پڑے اور جل گئے۔

(الخصائص الکبریٰ)

میری امت پر وہ سب آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت پر وہ سب آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا اور جوتی جوتی کے برابر ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ نکاح کیا تھا تو میری امت میں بھی اس کی مانند ہوگا۔ بلاشبہ بنی اسرائیل اکہتر ملتوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جو سب کے سب ناری ہیں۔ بجز ایک ملت کے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

''وہ جنتی ملت کون سی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نجات پانے والی آج جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں وہی ملت ہے۔'' (بیہقی، ترمذی، حاکم)

قبیلہ حمیر کے سرداروں کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عیاش ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مکتوب گرامی قبیلہ حمیر کے سرداروں کے نام بھیجا اور روانگی کے وقت ہدایت فرمائی:

"جب تم ان کی سرزمین پر پہنچو تو رات کے وقت داخل نہ ہونا جب تک کہ صبح نہ ہو جائے۔ پھر تم طہارت کر کے خوب اچھی طرح پاک وصاف ہونا اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ رب العزت سے حاجت روائی کی دعا مانگنا اور اللہ رب العزت سے پناہ چاہنا اور اپنے داہنے ہاتھ میں مکتوب گرامی لے کر ان سرداروں کے بھی دائیں ہاتھ میں دینا کیونکہ دایاں ہاتھ قبولیت کا ہے اور ان کے اوپر

لم یکن الذین کفرو من اھل الکتاب والمشرکین منفکین۔ (البینۃ ۱۵)

پڑھنا اور جب تم اسے پڑھ چکو تو "امنت بمحمد و انا اول المومینن" کہنا۔ تمہارے سامنے جو حجت آئے گی وہ باطل ہو جائے گی اور نہ ایسی کتاب آئے گی جو بظاہر مزین وخوبصورت ہو مگر یہ کہ اس کا نور جاتا رہے گا اور وہ لوگ تم پر کچھ پڑھیں گے۔ جب وہ تم پر کچھ پڑھیں تو تم کہنا کہ اس کا ترجمہ کرو اور یہ دعا پڑھنا:

حسبی اللّٰہ امنت بما انزل اللّٰہ من کتاب و امرت لا عدل بینکم اللہ ربنا و ربکم لنا اعمالنا و لکم اعمالکم لا حجتہ بیننا و بینکم اللہ یجمع بیننا و الیہ المصیر۔

"میرے لیے اللہ ہی کافی ہے میں ایمان لایا اس پر جو نازل کیا گیا اور مجھے تمہارے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا گیا، اور اللہ رب العزت ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے لیے ہمارے اور تمہارے لیے تمہارے عمل ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان

کوئی جھگڑا نہیں اور اللہ ہمیں جمع فرمانے والا ہے اور اس کی طرف پلٹنا ہے۔

اور جب وہ اسلام لے آئیں تو ان سے ان کی تین شاخوں کی بابت دریافت کرنا کہ جب انہیں لایا جاتا ہے تو وہ اسے سجدہ کرتے ہیں اور وہ شاخیں درخت اٹل کی ہیں۔ ایک شاخ سفیدی اور زردی سے رنگی ہوئی ہے اور ایک شاخ ایسی ہے جس میں گرہیں ہیں گویا وہ خیزران ہے اور تیسری شاخ بہت سیاہ ہے گویا وہ آبنوس کی شاخ ہے۔ پھر ان شاخوں کو برآمد کرا کے انہیں ان کے بازار میں جلا ڈالنا۔"

حضرت عیاش ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"میں گیا اور جیسا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا ویسا ہی عمل کیا تو انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق کیا۔"

(ابن سعد)

یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس وقت تم کیا کرو گے جب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی تمام جہنمی ہوں گے۔"

میں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب رذیلوں کی کثرت ہوگی اور باندی مالک ہوں گی اور بوجھ اٹھانے والے (جاہل و بے علم) منبروں پر بیٹھیں گے اور قرآن کو مزامیر بنایا جائے گا مسجدیں نقش و نگار سے آراستہ ہوں گی۔ اونچے اونچے منبر ہوں گے۔ مال غنیمت کو دولت بنا لیا جائے گا، اور زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھ لیا جائے گا اور امانت غنیمت ٹھہرائی جائے گی اور دین میں غور و خوص غیر خدا کی خوشنودی کے لیے ہوگا اس کے دوست کمینے و ذلیل ہوں گے اس امت کے بعد والے لوگ اپنے پہلوں پر لعنت کریں گے۔ قبیلہ کا سرداران کا فاسق ہوگا۔ قوم کا مدبران کا ذلیل شخص ہوگا آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے گی۔ جس دن یہ باتیں ہوں گی اس وقت یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے اور لوگ شام کی طرف بے چینی سے بھاگیں گے۔''

میں نے عرض کیا:

''کیا شام فتح ہو جائے گا؟''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''شام تو عنقریب فتح ہو جائے گا۔ اس کے فتح کے بعد فتنوں کا ظہور واقع ہوگا۔'' (طبرانی)

میں مکہ مکرمہ میں فوت نہ ہوں گی

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں بیمار ہوئیں تو انہوں نے فرمایا:

''مجھے مکہ مکرمہ سے باہر لے جاؤ کیونکہ میری وفات مکہ مکرمہ میں

نہیں ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں فوت نہ ہوں گی۔"

تو لوگ لے کے چلے یہاں تک کہ جب مقام سرف میں اس جگہ پہنچیں جس درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے ان سے عقد کیا تھا وہ رحلت فرما گئیں۔

(ابن ابی شیبہ، بیہقی)

قریب ہے کہ ارض حجاز سے ایک آگ نکلے گی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ پھر جب ہم واپس آئے تو لوگوں نے مدینہ منورہ میں داخل ہونے میں جلدی کی اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قریب ہے کہ تم لوگ مدینہ کو جس حالت میں پہلے تھا اس سے بہتر حالت پر چھوڑو۔ قریب ہے کہ ارض حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔" (حاکم)

معرکہ دومۃ الجندل اور حضور ﷺ کی پیشین گوئی

دومۃ الجندل کا حکمران اکیدر بن عبدالملک کندی عیسائی تھا۔ یہ قیصر روم کا حلیف تھا۔ یہ پہاڑی گائے کے شکار کا بہت شوقین تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیس ہزار جانثاروں کی تبوک میں موجودگی سے کسی کو مسلمانوں کا سامنا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پانچ سو سواروں کے ساتھ اکیدر کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے بہت تھوڑے لوگوں کے ساتھ دشمن کے علاقہ میں بھیج رہے ہیں۔ وہاں زیادہ تعداد کی

ضرورت ہے۔"

عالم الغیب نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا:

"تم اکیدر کو پہاڑوں اور جنگلوں میں گائے کا شکار کھیلتا پاؤ گے اور جنگ کی زحمت اٹھائے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ تمہارے قابو میں آجائے گا۔"

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان پاک سن کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے پانچ سو سواروں کے ساتھ تیزی کے ساتھ دومتہ الجندل کی طرف روانہ ہوئے اور راتوں رات اکیدر کے قلعہ تک جا پہنچے۔ چاندنی رات تھی۔ اس وقت اکیدر اپنی بیوی رباب کے ساتھ لہو و لعب اور شراب نوشی میں مصروف تھا اور ایک طوائف رقص و سرود سے ان کا دل بہلا رہی تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ٹیلہ کے پیچھے چھپے اکیدر کو دیکھ رہے تھے اور موقع کی تلاش میں تھے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ پہاڑی گائیں اچھلتی کودتی قلعہ کے دروازہ پر آگئیں اور اپنے سینگوں کو قلعہ کے دروازہ پر زور زور سے مارنے لگیں۔ اکیدر بڑا حیران ہوا اور اپنی بیوی رباب سے کہنے لگا:

"پہلے کبھی ایسا ہوا ہے۔"

رباب کہنے لگی:

"کبھی نہیں۔"

اکیدر بولا:

"جب شکار خود دروازہ پر آجائے تو ایسا شکار کون ہاتھ سے جانے دیتا ہے۔"

چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا بھائی حسان اور کئی دوسرے لوگ بھی پہاڑی گائے کے شکار کے لیے قلعہ سے باہر نکل آئے اور پہاڑی گائیوں کا شکار کرنے لگے۔ چاند کی چاندنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان حرف بہ

حرف سچ ثابت ہوا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے موقع پا کر اکیدر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ اکیدر کا بھائی دوران مزاحمت قتل ہو گیا اور اکیدر کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ باقی لوگ بھاگ کر قلعہ بند ہو گئے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قلعہ کے دروازہ پر پہنچے اور شہر کے لوگوں سے فرمایا:

"شہر کے دروازے کھول دیے جائیں ورنہ اکیدر کو قتل کر دیا جائے گا۔"

شہر کے لوگوں نے اپنے بادشاہ کی جان بچانے کے لیے شہر کے دروازے کھول دیے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل شہر سے دو ہزار اونٹ، آٹھ سو بکریاں، چار سو وسق گندم اور چار سو زرہیں بطور غنیمت وصول کیں اور اکیدر کو قید کر کے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق مدینہ منورہ لے آئے۔ وہاں اس کو اسلام کی دعوت دی گئی جو اس نے قبول کی اور مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دوبارہ دومۃ الجندل پر حکمران مقرر فرمایا۔

(معجزاتِ رسول کا انسائیکلوپیڈیا)

لوگ اپنے امام کو قتل کریں گے

10ھ کے ماہ محرم میں نخع کا وفد آیا۔ ان کے امیر زرارہ ابن عمرو تھے زرارہ نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! میں نے راستہ میں ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے ڈرا دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے پیچھے میری بیوی سے بکری کا بچہ پیدا ہوا ہے۔ سرخی مائل کالے رنگ کا، اور میں نے دیکھا کہ زمین سے ایک آگ نکلی ہے جو میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ نعمان بن منذر کے جسم پر دو شاک دو بازو بند اور دو مندرے

ہیں اور میں نے ایک بوڑھی سیاہ وسفید بالوں والی عورت کو دیکھا جو زمین سے نکلی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کیا تم نے اپنی باندی کو حاملہ چھوڑا ہے۔“

انہوں نے کہا:

”ہاں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس نے ایک بچہ جنا ہے جو تمہارا لڑکا ہے۔“

زرارہ نے پوچھا:

”وہ بکری کا شکل اور سیاہ سرخی مائل کیا چیز ہے؟“

حضور ﷺ نے فرمایا:

”میرے قریب ہو۔“

تو وہ قریب ہوا۔ حضور ﷺ نے پوچھا:

”کیا تمہارے جسم میں برص کا داغ ہے جسے تم چھپاتے ہو؟“

انہوں نے کہا:

”ہاں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی مخلوق کو اس کا علم نہیں ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”وہ رنگ وہی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"وہ آگ جو تم نے دیکھی ہے وہ فتنہ ہے جو میرے بعد رونما ہوگا۔"

زرارہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

"وہ فتنہ کیا ہے؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگ اپنے امام کو قتل کریں گے اور خونریزی کریں گے۔ یہاں تک مسلمان کا خون پانی پینے سے زیادہ شیریں ہوجائے گا۔ اب اگر تم فوت ہوگئے تو وہ فتنہ تمہارے بیٹے کو پائے گا اور اگر تم زندہ رہے تو وہ تمہیں پہنچے گا۔"

زرارہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ فتنہ مجھے نہ پائے۔"

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی۔

راوی کا بیان ہے:

"ان کا بیٹا یعنی عمرو بن زرارہ لوگوں میں وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے خلع کیا۔"

تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تھے اس وقت پہاڑ ہلنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم اقدس مار کر فرمایا:

"ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔"

تو وہ ساکن ہو گیا۔ (شیخین)

میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کے مالک نہ رہ سکو گے

حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار سو مسلمانوں کے لشکر میں تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں ایسی جگہ اتارا جہاں پانی نہ تھا لوگوں کو تشنگی نے بے چین کر دیا۔ اچانک ایک بھیڑ سامنے آئی۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچی۔ اس کے سینگ بڑے بڑے اور تیز تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوہا اور تمام لشکر اس سے سیراب ہو گیا پھر فرمایا:

"اے نافع! اس کے مالک بن جاؤ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کے مالک نہ رہ سکو گے۔"

میں نے ایک لکڑی لی اور اسے زمین میں گاڑا اور رسی لے کر اس بھیڑ کو اس سے مضبوطی سے باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے آرام فرمایا اور تمام لوگ سو گئے اور میں بھی سو گیا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ رسی کھلی پڑی ہے اور بھیڑ موجود نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حال عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں نے تم سے نہ فرمایا تھا کہ تم اس کے مالک نہ رہ سکو گے۔ کیونکہ جس نے اسے بھیجا تھا وہی اسے لے گیا ہے۔"

(ابن سعد، بیہقی، ابو نعیم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دینا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! تم اس حال میں شہید کیے جاؤ گے کہ تم سورہ

بقرہ کی تلاوت کر رہے ہوگے اور تمہارے خون کا قطرہ آیت کریمہ

"فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ" پر گرے گا۔" (حاکم)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دینا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہیں اس جگہ اور اس جگہ ضرب لگائی جائے گی۔"

اور حضور ﷺ نے دونوں کنپٹیوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

"ان دونوں زخموں سے خون بہہ کر تمہاری داڑھی کو رنگین کر دے گا۔" (حاکم)

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر دینا

امیر المومنین حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا:

"اہل یمن کا ایک شخص تمہارے پاس آئے گا اور یمن میں صرف اپنی والدہ کو ہی چھوڑ کر آئے گا۔ اس کے جسم پر سفیدی تھی تو اس نے اللہ رب العزت سے اسے دور کرنے کی دعا کی تو وہ سفیدی اس سے جاتی رہی۔ صرف ایک دینار کے برابر سفیدی باقی ہے۔ اس کا نام اویس ہے تو تم میں سے جو کوئی اس سے ملاقات کرے تو اسے چاہئے کہ اس سے مغفرت کی دعا کی درخواست کرے۔" (مسلم)

حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کی خبر دینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں تھا تو کسی آنے

والے نے دستک دی تو حضور ﷺ نے فرمایا:

"اے انس! جاؤ دروازہ کھول کر اسے جنت کی بشارت دے کر میرے بعد خلافت کی بشارت دے دو۔"

میں نے دیکھا کہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر کسی شخص نے دستک دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اے انس! جاؤ انہیں جنت اور میرے بعد خلافت کی بشارت دو۔"

میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کے بعد پھر کسی نے دستک دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"دروازہ کھول کر انہیں جنت اور میرے بعد خلافت کی بشارت دے دو کیونکہ وہ شہید کیے جائیں گے۔"

میں نے دیکھا کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ (ابویعلی، بزار، ابونعیم)

پھر وہ شہید ہو کر جنت میں داخل ہوگا

ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی اور اس نے عرض کیا:

"میرے اس بیٹے کو ایسی ایسی بیماری لاحق ہوگئی ہے کہ وہ جیسا ہے آپ ﷺ اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ ﷺ اللہ رب العزت سے دعا کیجئے کہ اسے موت دے دے۔"

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ رب العزت اسے شفا دے گا اور یہ جوان ہوگا اور مرد صالح بن کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا پھر وہ شہید ہو کر جنت میں

داخل ہوگا۔"

حضور ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور اللہ رب العزت نے اسے شفا بخشی اور وہ خدا کی راہ میں جہاد کر کے شہید ہوا۔ (بیہقی)

تم نابینا ہو جاؤ گے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

"اس بیماری کا تمہیں اندیشہ نہیں ہے لیکن اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب میرے بعد زندہ رہو گے اور تم نابینا ہو جاؤ گے۔"

انہوں نے عرض کیا:

"اس وقت میں ثواب کی امید پر صبر کروں گا۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"اس وقت تم بغیر حساب کے جنت میں جاؤ گے۔"

چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے رحلت کے بعد نابینا ہو گئے۔ اس کے بعد اللہ رب العزت نے ان کی بینائی لوٹا دی پھر وہ فوت ہوئے۔ (بیہقی)

میرا خیال ہے شاید تم اسے نہ پاؤ گے

انصار کی ایک بستی میں کوئی شخص آیا اور اس نے کہا:

"رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم میں جو فلاں عورت ہے اس کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔"

حالانکہ حضور ﷺ نے اس آدمی کو نہ بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جب یہ اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت علی و زبیر رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ فرمایا:

”تم دونوں جاؤ اگر تمہیں وہ ملے تو اسے قتل کر دینا۔ میرا خیال ہے شاید تم اسے نہ پاؤ گے۔“

وہ گئے اور اسے اس حال میں پایا کہ اسے سانپ نے کاٹ لیا تھا، اور زہر کے اثر سے وہ مر گیا۔ (مصنف عبدالرزاق، بیہقی)

باب دوم

یہ باب آپ ﷺ کی اُن پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے جو قیامت کے متعلق ہیں۔ آپ ﷺ کی پیشین گوئیوں کا زیادہ حصہ قیامت ہی کے متعلق پایا جاتا ہے۔

اس باب کے تین حصے ہیں، پہلا حصہ قیامت کی اُن نشانیوں پر مشتمل ہے جو ظاہر ہو کر ختم ہو چکی ہیں۔

دوسرا حصہ اُن نشانیوں پر مشتمل ہے جو موجودہ دور میں پائی جاتی ہیں۔

تیسرا حصہ اُن نشانیوں پر مشتمل ہے جو قیامت کے بالکل قریب واقع ہوں گی۔

پہلا حصہ

وہ بڑی نشانیاں جو ظاہر ہو کر ختم ہو گئیں اور یہ بھی بکثرت ہیں

یہ فتنے کے (دروازہ کا) قفل ہیں

حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب فرمایا۔ عرض کی کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ کا وہاں سے گزر ہوا تو حضرت سرور عالم ﷺ نے فرمایا:

هذا اغلق الفتنة

"یہ فتنے کے (دروازہ کا) قفل ہیں۔"

یعنی جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ رہیں گے تمہارے اور فتنہ کے درمیان شدید بند دروازے کی مانند رہیں گے۔ (رواہ البزاز)

شہادت امیر المؤمنین سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سید عالم رضی اللہ عنہ نے یوم فتح مکہ میں ایک شخص کو قتل کر کے فرمایا کہ آج کے بعد کوئی قریشی قتل نہ کیا جائے گا سوائے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے، ان کے قاتل کو قتل کرو اگر تم اسے قتل نہ کر سکے تو پھر تم بھیڑ بکریوں کی طرح قتل کئے جاؤ گے۔ (رواہ البزار والطبرانی)

عنقریب تم ان پر خروج کرو گے

حضرت علی و حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو یا نہیں؟ یاد رکھو کہ عنقریب تم ان پر خروج کرو گے اور اس وقت تم ان کیلئے ظلم کرنے والے ہو گے۔ (رواہ الحاکم)

غزوہ صفین

صحیح حدیث میں ہے کہ دو بڑے گروہ جنگ کریں گے اور ان کے درمیان بہت بڑا اقتال ہو گا حالانکہ دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہو گا۔

حضرت امیر معاویہ بادشاہ رضی اللہ عنہ بنیں گے

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ دن اور راتیں نہیں گذریں گی یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بادشاہ بنیں گے۔ (رواہ الدیلمی)

بنو امیہ کی حکومت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب بنو امیہ چالیس مرد ہو جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اپنا تابعدار (غلام) بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو نحل (عطیہ اور غنیمت) اور کتاب اللہ کو مال جمع کرنے کا ذریعہ بنالیں گے۔

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور نعیم نے روایت کیا ہے۔

مدینہ پاک میں جنگ ہو گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے

مدینہ پاک میں جنگ ہوگی وہ حالقہ ہے یہ میں نہیں کہتا کہ وہ سر مونڈنے والی ہے بلکہ دین کو مٹانے والی۔ اسی لئے تم مدینہ پاک سے نکل جانا اگرچہ ایک برید کے فاصلہ پر۔" (رواہ ابن شیبہ)

خلفائے بنوالعباس کی دولت وحکومت کی خبر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

"جب اولاد عباس رضی اللہ عنہ کے جھنڈے خراسان کے اوپر سے اٹھیں تو سمجھو کہ وہ اسلام پر رونے کی خبر لائے ہیں جو ان کے جھنڈے تلے آئے گا اسے قیامت میں میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔" (رواہ ابونعیم فی الحلیہ)

ترک کے ساتھ جنگ اور فتنہ

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم مسلمان ایک ایسی قوم سے جنگ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور یہاں تک کہ تم لوگ ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سُرخ اور ناکیں پست ہوں گی گویا ان کے چہرے تہ بہ تہ کھال چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں گے۔ (رواہ الستۃ الا النسائی)

ان کے جوتے بال کے ہوں گے سے مراد ہے کہ ان کے ظاہری حصہ پر بال ہوں گے۔ اس میں دو احتمال ہیں:

1- اور لوگ ایسے جوتے پہنیں گے جن پر بال ہوں گے یعنی نہ رنگے ہوئے چمڑوں کے جوتے پہنیں گے۔

2- ان کے اتنے بڑے بال ہوں گے جو ان کے قدموں کو چھوئیں گے۔

ترک سے یہاں تاتار مراد ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۷۶ھ نے فرمایا کہ ترکوں سے بارہا مسلم افواج کی جنگ ہو چکی ہے۔

خوز وکرمان کے ساتھ جنگ

ایک روایت بخاری شریف میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم مسلمان خوز وکرمان کے ساتھ جنگ کرو گے یہ عجمی قومیں ہیں سرخ چہروں والے، ان کی روایت کے ایک لفظ میں ہے کہ وہ چوڑے چہروں والے، جن کی ناکیں پست ہوں گی، جن کی آنکھیں چھوٹی گویا ان کے چہرے تہ بہ تہ کھال چڑھائی ہوئی ڈھال ہوں گے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ قیامت کی یہ نشانی معرض وجود میں آچکی ہے اس لئے کہ خوارج میں سے ایک برادری رے کی طرف سے نکلی اور اہل اسلام نے ان سے جنگ لڑی۔ (ذکرہ السیوطی فی الخصائص الکبریٰ)

سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو مقام بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔" (رواہ البخاری والحاکم فی المستدرک)

اسی طرح صحیحین کے الفاظ ہیں:

لَایَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَظْهَرَ نَارُ الْحِجَازِ۔

"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک حجاز کی آگ ظاہر نہ ہو"۔

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ المتوفی ۱۰۵۲ھ جذب القلوب الی دیار المحبوب (تاریخ مدینہ منورہ) میں لکھتے ہیں کہ واقعہ نار حجاز بھی اس شہر مبارک کی کرامت پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے وقوع کی ایک حکمت یہ تھی کہ یہ سرزمین رحمت وشفاعت کی جگہ ہے۔ باوجود یہ کہ ظاہر ہوئی اور بجھ گئی اور ظاہر اس لئے ہوئی کہ اس دور میں شریر لوگوں نے لڑائیاں اور دنگا فساد برپا کر رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عبرت دلانے کیلئے ایسا کیا تاکہ وہ اپنی شرارتوں اور فسادات سے باز آجائیں اور رحمت بھی ظاہر ہے کہ باوجود ہمہ گیر عذاب بن جانے کہ اہل مدینہ بلکہ حرم مدینہ کیلئے امن وسلامتی والی تھی۔

حجاز کی آگ کا قصہ کچھ یوں ہے کہ ابتداً زلزلہ مدینہ پاک میں یکم جمادی الآخرۃ ۶۵۴ھ میں ہوا یعنی مستعصم کے قتل اور بغداد کی تباہی کے دو سال قبل پہلے معمولی جھٹکے تھے باوجود یہ کہ بار بار آتے لیکن ایک دوسرے تک نہیں پہنچے تھے پھر منگل کے دن شدت اختیار کرلی یہاں تک کہ ان کا کامل ظہور ہوگیا پھر تیسری تاریخ بدھ کی رات کو تہائی شب کے سخت جھٹکے لگے جس سے لوگ گھبرا گئے اور پھر اسی رات سے مسلسل جمعہ تک جاری رہے۔ ان کی آواز بادل کی گرج سے بھی سخت تھی اور زمین گھومتی تھی اور در و دیوار ہلتے تھے یہاں تک کہ ایک دن میں اٹھارہ بار جھٹکے لگے جیسا کہ قطب قسطلانی نے اپنی ایک کتاب میں بیان کیا جب کہ اس نار کے لیے ایک مستقل کتاب ''جمل الا یجاذفی الاعجاز بنار الحجاز'' لکھی ہے اور وہ اس مکہ معظمہ میں تھے۔ ابوشامہ نے یہ واقعہ قاضی مدینہ سنان کی کتاب سے ان کا مشاہدہ نقل کیا۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۶۸ھ نے فرمایا کہ بدھ کی شب تیسری جمادی الآخرۃ جمعہ کی چاشت تک مدینہ منورہ میں بڑے بڑے زلزلے آئے پھر تھم گئے تین ماہ

کے بعد آگ حجاز کی طرف سے ظاہر ہوئی۔ گویا ایک برج دار قلعہ یا وسیع شہر کی مانند تھی جیسے آدمیوں کی جماعت اس کو کھینچ رہی ہے جس پہاڑ سے گزرتی اسے راکھ کر دیتی۔ رانگ کی طرح پگھلاتی، بادل کی طرح گرجتی، دریا کی طرح جوش مارتی اور گویا اس سے سرخ اور نیلی نہریں نکلتی ہیں اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچتی ہے اور اس کے ساتھ ایک ٹھنڈی ہوا بھی مدینے کی طرف آتی ہے۔

مطری فرماتے ہیں آگ، پتھروں اور پہاڑوں کو ہڑپ کر جاتی لیکن درختوں کو چھوڑ دیتی تھی۔ اس سے میری سمجھ میں یہ آیا ہے کہ آگ کو حرم مصطفی ﷺ کا احترام تھا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا احترام مخلوق کے ہر ذرہ پر فرض ہے۔

روافض کی خبر دینا

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوالحسن! رضی اللہ عنہ یہ بیشک ہے کہ آپ کے تابعدار جنت میں ہوں گے لیکن ایک ایسی قوم پیدا ہوگی۔ جو آپ سے محبت کا دم بھریں گے لیکن اسلام کی تحقیر کریں گے بلکہ اسے چھوڑ دیں گے اور پھینک دیں گے دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے ان کا لقب ''الرافضۃ'' ہوگا اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جنگ لڑو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ (رواہ الدار قطنی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح مروی ہے اس میں اضافہ فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان کی کیا نشانی ہے؟ فرمایا جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آتے اور نہ نماز جماعت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور وہ سلف اوّل صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ (رواہ الدار قطنی)

30 دجالوں کی خبر دینا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
''میری امت میں تیس دجال پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا
کہ وہ نبی ہے۔'' (رواہ ابوداؤد و ترمذی صححہ ابن حبان و مسلم)

فتح المدائن

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ سفید محل فتح نہ ہو جو مدائن
میں ہے، اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اونٹنی پر سوار عورت
حجاز سے عراق تک امن سے سفر کرے گی اسے کسی سے کسی قسم کا
خوف وخطرہ نہ ہوگا''

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے پہلی دو نشانیاں دیکھ لیں جن کا ظہور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔

کثرت المال اور دنیا کی ریل پیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''مال بہت ہو جائیں گے اور دولت کی ریل پیل ہوگی یہاں تک
کہ مالدار چاہے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے یہاں تک کہ جسے بھی
مال پیش کرے گا وہ کہے گا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

(رواہ الشیخان)

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہو چکا ہے کہ فتوحات بکثرت ہوئیں
مال غنیمت تقسیم ہوا، فارس وروم کی جائداد تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح حضرت عمر بن

عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھا کہ کوئی صدقہ کا مال لے کر تقسیم کرنے جاتا تو کوئی ایسا نہ ملتا جسے وہ صدقہ دے۔

پہاڑوں کا اپنے اصلی جگہوں سے ہٹنا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹ نہ جائیں۔" (رواہ الطبرانی)

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے فرمایا کہ ۲۴۲ھ میں متوکل خلیفہ عباسی کے دور خلافت میں پہاڑ دائیں جانب چل پڑا اس پر لوگوں کے کھیت تھے دوسرے کھیتوں پر جا کھڑا ہوا اور ۳۰۰ھ میں المقتدر عباسی کے دور خلافت میں پہاڑ دینور کے علاقہ میں زمین میں دھنس گیا پھر اس کے نیچے سے پانی ابلنے لگا جس نے کئی دیہات غرق کر دیئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فقدان

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے صحابہ میں سے صرف ایک کو تلاش کیا جائے گا جیسے گمشدہ چیز تلاش کی جاتی ہے تو وہ نہیں ملتی۔" (ایسے ہی میرا کوئی صحابی تلاش کرنے کے باوجود کہیں نہیں ملے گا۔) (رواہ احمد)

تین خسوف کا وقوع

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا:

''میرے بعد تین خسوف آئیں گے۔ (i) مشرق میں۔ (ii) مغرب میں۔ (iii) جزیرہ عرب میں۔''

عرض کی گئی:

''صالحین (اللہ والے) بھی ہوں گے اور خسوف بھی واقع ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں جب برائیاں بڑھ جائیں گی۔'' (رواہ الطبرانی)

یہ تینوں خسوف واقع ہو چکے۔

1- سلیمان بن عبدالملک کے دورِ خلافت میں واقع ہوا۔ ابن ہبیرہ نے خلیفہ کو خط لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک کڑک دار آواز آسمان سے سنائی دی اور رعد کی سخت گرج کی طرح گرج بھی۔ آسمان سے حوامل (موٹے موٹے اولے) گرائے گئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ آسمان میں ایک بڑا سوراخ ہوا۔ اس سے چند اشخاص ایسے اترے جن کے سر آسمان میں ہیں اور پاؤں زمین پر۔ اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اے زمین والو! آسمان والوں سے عبرت حاصل کرو، یہ صفوائیل فرشتہ ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اس پر اسے عذاب دیا جا رہا ہے دن کو لوگ اسی جگہ پر آئے تو ایک عظیم خسوف دیکھا اور وہ جگہ خوب متحرک تھی اور دھنسی ہوئی جگہ سے سیاہ دھواں اٹھ رہا تھا۔

اس واقعہ کے متعلق چالیس نیک آدمیوں نے بخارا کے قاضی کو ثبوت بہم پہنچایا۔ (کذا فی السکردان)

2- ۲۰۸ھ میں ملک مغرب میں تیرہ دیہات دھنس گئے۔

3- ۸۴۴ھ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ آیا اس میں متعدد مکانات دھنس گئے

قلعہ کا بعض حصہ بھی منہدم ہوا۔ (انباء الغمر)

4- المطیع (خلیفۂ عباسی) کے دورِ حکومت میں ۳۴۶ھ میں رے اور اس کے گرد ونواح میں بڑے بڑے زلزلے آئے۔

5- بلدۂ طالقان میں خسف ہوا جس میں تمام آبادی سے صرف تیس آدمی بچے۔

6- رے کے ایک سو پچاس گاؤں دھنس گئے اور یہ سلسلہ جبل حلوان تک چلا گیا اس میں سے بھی بہت زیادہ دیہات دھنس گئے اور بہت سے مردوں کی ہڈیاں زمین سے باہر پھینکی گئیں اور زمین سے پانی ابلا اور رے میں پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا دوپہر تک لوگ آدھا دن زمین و آسمان کے درمیان لٹکے رہے پھر زمین میں دھنس گئے زمین کا بہت سا حصہ پھٹ گیا اس میں بدبودار پانی اور بہت بڑا دھواں نکلا۔ (کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی)

7- ۵۹۷ھ میں بُصریٰ علاقہ کی ایک بستی زمین میں دھنس گئی۔

8- ۵۳۳ھ شہر بحیرہ دھنس گیا اور شہر کے مکانات کی جگہ پر سیاہ پانی نکلا۔

9- آذربیجان و خراسان وغیرہ دیارِ عجم میں چند مکانات زمین میں دھنس گئے اور اس قسم کے خسوفات ان گنت ہیں۔

زلزلوں کی کثرت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”قیامت قائم نہ ہوگی جب تک علم (اسلامی) قبض نہ کیا جائے اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو۔ اور وقت سکڑ جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور قتل بہت زیادہ ہوں گے۔“ (رواہ البخاری و ابن ماجہ)

اور ابن عساکر کے نزدیک عروہ بن رویم سے روایت ہے، وہ انصاری سے

روایت کرتے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

"میری اُمت میں زلزلہ آئے گا جس میں دس، بیس، تیس ہزار جانیں تلف ہوں گی۔ اسے اللہ تعالیٰ متقین کیلئے نصیحت اور اہل ایمان کیلئے رحمت اور کافروں کیلئے عذاب بنائے گا۔"

(رواہ ابن عساکر)

مسخ وقذف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ (حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا:)

"میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) ومسخ (شکلوں کا تبدیل ہونا) وقذف (پتھراؤ) ہوگا۔" (رواہ احمد، مسلم والحاکم)

۲۴۷ھ میں خلیفہ متوکل (چھٹا خلیفہ) کے دور حکومت میں ایک خط حلب سے پہنچا کہ ایک شخص امام نماز پڑھا رہا تھا تو ایک آدمی اس سے اس کی نماز کی حالت میں ہنسی مذاق کرتا کبھی اسے پکڑ کر جھنجھوڑتا (مثلاً) وہ امام اپنی نماز میں مشغول رہا مذاق کرنے والے کو کچھ نہ کہا جب وہ نماز سے فارغ ہوا، سلام پھیرا تو دیکھا اس کے ساتھ مذاق کرنے والے کی شکل خنزیر جیسی ہوگئی وہ اسی حالت میں جنگل کی طرف بھاگا اسی وقت خط لکھ کر خلیفہ وقت کے پاس بھیجا گیا۔ (ذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء)

المتوکل عباسیہ حکومت کی طرف سے مصر میں چھٹا خلیفہ تھا۔

۲۸۵ھ میں بصرہ کی ایک بستی پر آسمان سے قذف سفید وسیاہ پتھر گرے اور ژالہ باری ہوئی اس میں ایک ژالہ ڈیڑھ (۱۵۰) درم کے وزن کے برابر تھا۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی)

۲۴۳ھ میں السویداء بستی پر آسمان سے پتھر برسے ہر پتھر کا وزن دس رطل تھا۔ المقتدر باللہ عباسی خلیفہ کے دور حکومت ۴۷۸ھ میں بغداد میں کالی آندھی آئی اور گرج و برق سخت تھی آسمان سے بارش کی طرح ریت اور مٹی برسی۔

سرخ آندھی اس کے علاوہ اور بڑے بڑے ہولناک امور کی خبر

سیدنا علی المرتضٰی اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب دیکھو کہ لوگ مال غنیمت کو اپنی دولت اور امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان بنالیں اور علم کو دین کے سوا دوسرے دنیوی مقصد کے لئے پڑھیں اور انسان اپنی بیوی کا فرمانبردار اور اپنی ماں کا نافرمان ہو۔ اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کرے اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں اور قبیلہ کا سرداران میں سے فاسق آدمی ہو اور قوم کا رہنما ور ہبر سب سے زیادہ کمینہ (بدمعاش) ہو اور کسی کی تعظیم اس کے شر وفساد کے خوف سے کی جائے اور گانے والیوں اور باجوں کا ہر طرف چرچا ہو۔ شراب پینے لگیں، اس امت کا آخری آدمی پہلے (نیک) لوگوں کو لعنت کرے تو تم لوگ اس وقت سرخ آندھی اور زلزلہ اور زمین میں دھنس جانے اور شکلیں بگڑ جانے اور پتھروں کی بارش کا انتظار کرو۔ اس وقت قیامت کی نشانیاں ایک کے بعد دوسری لگاتار اس طرح ظاہر ہونے لگیں گی جیسے موتی کی لڑی (یا تسبیح کے دانوں) کا دھاگہ کاٹ دیا جائے تو موتیوں (اور تسبیح) کے دانے

ایک کے بعد دوسرے لگاتار گرنے لگ جاتے ہیں۔"

(رواہ الترمذی و مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ)

مذکورہ بالا امور میں سے دور حاضرہ میں کونسی کمی باقی رہ گئی ہے۔

اگر اس خلافت سے (جو بیت القدس میں داخل ہو) حکومت بنوامیہ مراد ہو تو پھر ان امور عظیمہ سے وہ امور مراد ہیں جنہیں ہم عنقریب بیان کریں گے، اگر اس سے امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہے تو اس وقت امور عظیمہ سے وہ امور مراد ہیں جو ان کی خلافت کے بعد واقع ہوں گے جو قیامت سے زیادہ قریب ہیں جیسے دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ۔

خلیفہ المتوکل عباسی کے دور حکومت ۲۴۲ھ کے اوائل میں عراق میں سخت زہریلی ہوا چلی جو اس سے پہلے سنی اور دیکھی نہیں گئی تھی اس سے کوفہ، بصرہ، بغداد کی کھیتیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور بے شمار مسافر مرے اور یہ ہوا پچاس دن تک چلتی رہی اور ہمدان تک پہنچی وہاں کی کھیتیاں اور جانور جلا دیئے پھر موصل و سنجار پہنچی اسی دوران لوگ کاروبار کیلئے بازاروں میں نہیں جا سکے اور نہ ہی سفر کر سکتے تھے معاش تنگ ہو گئی تھی۔ بہت سی خلق خدا اس آندھی سے ماری گئی تھی۔

شوال ۲۸۰ھ میں المعتضد باللہ (خلیفہ عباسی) کے دور حکومت میں ساری دنیا تا عصر تاریکی میں ڈوب گئی۔ پھر کالی آندھی (ہوا) تہائی رات دن تک چلی اس کے فوراً بعد بہت بڑا زلزلہ آیا جس نے دیبل شہر کے اکثر حصہ کو مٹا دیا۔

اسی المعتضد کے دورِ خلافت ۲۸۸ھ میں بصرہ میں سرخ ہوا (آندھی) چلی پھر وہ سبز ہو گئی پھر سیاہ ہو گئی پھر تمام شہروں میں پھیل گئی۔

المقتدر باللہ (خلیفہ عباسی) کے دور میں بغداد میں سیاہ آندھی آئی پھر ایسی سخت گرج و برق سنی اور دیکھی گئی کہ جس سے قیامت قائم ہو جانے کا گمان ہوتا تھا۔

المستظهر باللہ (خلیفہ عباسی) کے دور خلافت میں مصر میں ایسی کالی اندھیری چلی کہ انسان کو اپنا ہاتھ بھی نظر نہیں آتا تھا اور لوگوں پر ریت برسی لوگوں کو یقین ہو گیا اب ہم زندہ بچ کر نہ نکل سکیں گے تھوڑی دیر روشنی پھیلی تو پھر وہ زرد رنگ کی آندھی چلی۔

۵۲۴ھ میں شہر موصل پر ایک بادل نمودار ہو کر آگ برسانے لگا جس شے پر وہ آگ برسی وہ جل کر راکھ ہو گئی۔ بغداد میں اڑنے والے بچھو برسے جنہوں نے بڑی مخلوق کو تباہ و ہلاک کیا۔ (تذکرہ ابن ابی حجلۃ)

۵۹۶ھ میں سخت سیاہ آندھی مکہ معظمہ میں چلی پھر تمام دنیا میں پھیل گئی۔ لوگوں پر سرخ ریت برسی اسی دوران رکن یمانی کا ایک ٹکڑا کٹ گیا۔

۸۲۶ھ ملک اشرف برسبائی (بادشاہ) کی سلطنت کے دوران مصر میں مقام رقہ میں آندھی چلی وہ زرد مٹی اٹھا کر سرخ رنگ میں پھونک مارتی یہ غروب الشمس سے پہلے ہوا اس پر افق السماء (آسمان کا کنارہ) بہت زیادہ سرخ ہو گیا واقعہ سے بے خبر آدمی دیکھ کر سمجھتا اس کا قرب و جوار آگ سے جل گیا ہے اور تمام گھر بہت زیادہ مٹی سے بھر گئے مٹی کی گرد لوگوں کے ناک اور گھر کے اسباب میں داخل ہو جاتی پھر افق سماء سرخی سے سیاہی کے ساتھ تبدیل ہو گیا اس کے بعد ہوا چل پڑی لیکن وہ اوپر رہی اگر زمین پر ہوتی تو ہولناک ہوتی۔ اس پر لوگ گھروں اور بازاروں میں رو رو کر ذکر الٰہی اور دعا و استغفار میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ اللہ کا لطف و کرم ہوا کہ بارش ہو گئی بعد میں ایسی آندھی تیس سال تک نہیں چلی۔ وہی آندھی پھر اہرام و جزیرہ اور دریا کی طرف نکل گئی لیکن ایسی تیز تھی جس سے گمان ہوتا تھا کہ ہر شے کو تباہ کر ڈالے گی۔ اور مسلسل اس رات دن تا عصر چلتی رہی اس آندھی سے کھیتیاں وغیرہ متاثر ہوئیں۔

(ذکرہ الحافظ ابن حجر فی انباء الغمر)

سخت قحط سالی کئی بار آئی مثلاً:

المستنصر العُبید ی (بادشاہ) کے دور حکومت میں مصر میں قحط سالی واقع ہوئی سالوں تک مسلسل رہی یہاں تک کہ آدمی ایک دوسرے کو کھانے لگے۔ ایک اردب گندم کا ایک سو دینار میں بکا، ''اردب'' نبوی صاع کے مقابلہ میں چالیس صاع اور اس کے اوپر کچھ اور پیمانہ تھا اس قحط میں ایک کتا پانچ دینار میں ایک بلی تین دینار میں بکتی تھی۔

۴۴۵ھ خلافت المقتفی العباسی کے دور حکومت میں یمن کی جانب سے بارش آئی اس میں خون برساتھا اور تمام زمین خون سے تر بتر ہوگئی اس کا نشان لوگوں کے لباس پر صاف نظر آتا تھا۔

۴۵۸ھ میں ایک ستارہ نمودار ہوا گویا چاند گھوم رہا تھا تمام رات بڑے عظیم شعاع سے چمکتا رہا اور لوگ یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئے وہ دس راتیں چمکتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کی روشنی مدھم پڑ گئی پھر وہ غائب ہوگیا۔

قائم باللہ (خلیفہ عباسی) کے دور حکومت ۴۶۰ھ میں شہر رملہ کے بے شمار لوگ پانی میں غرق ہوئے۔

۴۶۶ھ میں اسی قائم باللہ کے دور میں بغداد میں سخت غرقابی ہوئی دریائے دجلہ تیس ہاتھ بڑھ گیا ایسا وہ کبھی نہیں ہوا تھا اس غرقابی میں بہت سے اموال اور انسانی جانیں اور جانور مرے لوگوں نے کشتیوں پر سوار ہو کر جان بچائی اور نماز جمعہ بھی سمندر کی لہروں میں التیار میں دوبار ادا کی گئی یعنی دو جمعہ اسی حالت میں گذرے اور بغداد میں اس دوران دریائے دجلہ کی اس سخت طغیانی سے ایک لاکھ مکانات مسمار ہوئے۔

حاجیوں کا حرمین شریفین تک کے راستے کا کٹ جانا اور حجر اسود کا

کعبہ شریف سے اٹھ جانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔''

(رواہ الحاکم وصحہ وبزار وابویعلی وابن حبان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رکن (حجر اسود) کو اس کی جگہ سے اٹھالیا جائے گا۔'' (رواہ البخاری)

یہ دونوں واقعات ہو چکے ہیں۔

۳۲۰ھ میں فتنہ قرامطہ کی وجہ سے بغداد سے لوگ ۳۲۷ھ تک حج کے لئے نہ جا سکے۔

۳۴۹ھ میں مصری حاجی مکہ معظمہ کو حج کے لئے آئے اور کسی وادی میں اترے انہیں سیلاب بہا کر لے گیا یہاں تک کہ سمندر میں جا گرایا وہ سارے حاجی شہید ہو گئے۔

۵۵ھ بنو سلیم کے لوگوں نے مصری حاجیوں پر ڈاکہ ڈالا ان سے بیس ہزار اونٹ سامان سمیت چھین لئے حاجی بیچارے جنگلوں میں بھٹکتے پھرتے رہے یہاں تک کہ اکثر مر گئے۔

اور اس طرح کے بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

المقتدر (خلیفہ عباسی) کے دور حکومت میں حجر اسود کو اٹھا کر لے جایا گیا۔ منقول ہے کہ المقتدر نے حجاج کرام کو منصور دیلمی کے تحت مکہ معظمہ تک بخیر و امان پہنچایا لیکن آٹھویں ذوالحج کو ابوقرمطی اللہ تعالیٰ کے دشمن نے ان کو گھیر لیا اور حرم محترم

یعنی مسجد الحرام میں بے تحاشا حجاج کرام کو تہ تیغ کر کے زمزم شریف کے کنوئیں میں پھینکوا دیا اور حجرِ اسود پر گرز مار کر اسے توڑ دیا پھر اسے اکھیڑ کر گیارہ دن تک اپنے پاس رکھا پھر اسے اپنے علاقہ میں لے گیا بیس سال تک حجرِ اسود اس خبیث کے قبضہ میں رہا حجرِ اسود واپس کرنے کے لئے پچاس ہزار دینار کی پیشکش کی گئی لیکن نہ مانا۔ بالآخر المطیع کے دورِ خلافت میں واپس لا کر اپنی جگہ پر لگوایا گیا۔

اس کے بعد ابو طاہر قرمطی فلاح نہ پا سکا بالآخر چیچک کی بیماری سے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

کعبہ کا بالکل گرایا جانا اور حج کا بالکل انقطاع آخری زمانہ میں ہو گا۔

آسمان کے ستاروں سے لوگوں کے سر کچلے جائیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

''قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ بعض لوگوں کے سر آسمانی ستاروں سے کچلے جائیں گے ان کے عمل لواطت کو حلال سمجھنے کی وجہ سے۔'' (رواہ الدیلمی)

۵۹۳ھ میں ایک بہت بڑا ستارہ ٹوٹا۔ اس کے ٹوٹنے کی ہولناک آواز سنی گئی اس سے کئی گھر اور مکانات ہل گئے۔ لوگوں نے فریاد کی اور دعا و استغفار کا اعلان کیا انہیں یقین ہوا کہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

۲۴۱ھ میں آسمان کے ستارے گردش میں آ گئے اور رات کے اکثر حصہ میں ستارے ٹڈیوں کی طرح گرتے رہے اور یہ منظر بڑا ہولناک تھا ایسا واقعہ کبھی سننے، دیکھنے میں نہیں آیا۔

۳۲۳ھ خلیفہ عباسی راضی باللہ کے دورِ خلافت میں رات بھر ستارے ٹوٹ

ٹوٹ کر آسمان سے نیچے زمین پر گرتے رہے اس کے بعد بھی کئی بار شہاب ثاقب (روشن چنگاریاں) گرتے رہے بہت سے لوگوں کے سر کچلے گئے اور وہ موت کے گھاٹ اترتے رہے۔

دُمدار ستارے کا ظہور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے سلمان! (فارسی رضی اللہ عنہ) جب بادشاہوں کا حج سیر و تفریح اور دولت مندوں کا تجارت کے لئے اور مساکین و فقرا کا گداگری کے لئے اور قراء، علماء و حفاظ وغیرہ کا ریاء و شہرت کیلئے ہو تو اس وقت دُمدار ظاہر ہوگا۔'' (رواہ ابن مردویہ)

دمدار ستارہ بارہا نمودار ہوا۔

جمادی الاولیٰ ۱۰۷۵ھ میں ظاہر ہوا ایک ماہ یا اس سے زائد دن رہا وہ چاند کی رفتار پر چلتا تھا۔

دُمدار ستارہ بلاد نصاریٰ سے بلاد بنی عثمان کی طرف (جمادی الاولیٰ ۱۰۷۷ھ) میں آیا۔ الاشاعة لاشراط الساعة کے مصنف علامہ محمد عبدالرسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں ''ادرنہ'' میں تھا ایک۔ کتاب دیکھی اس میں ایک جانور کی فوٹو تھی جس کا طول بیس ہاتھ اور عرض پانچ ہاتھ اس کا جسم مچھلی جیسا تھا اس کے چار پاؤں تھے اور اس کے دونوں ہاتھوں میں پانچ پانچ شیر جیسی انگلیاں تھی۔ اس کے پہلو میں متصلاً ایک اور شے نصف انسان ننگے کے برابر تھی جس کے چار ہاتھ تھے ہر ہاتھ میں پانچ انگلیاں تھیں اس کی دو سیاہ زلفیں اور داڑھی تھی اور اس کے عورت کے پستانوں جیسے دو پستان تھے۔

یہ جانور جبال الافرنج میں ۵۷۴ھ میں پایا گیا جب دمدار ستارہ ظاہر ہوا اس کے جسم پر اس ستارہ کی فوٹو ظاہر ہوگئی اس وقت زمین کے بتیس (۳۲) ہزار آدمی اور بے شمار جانور ہلاک ہوئے لوگوں نے اس جانور پر فلاخنوں کے ذریعے تیر پھینکے لیکن اس پر اثر نہ ہوا۔ ایک مدت کے بعد اس جانور سے وہ تری جو اس ستارہ کے ذریعہ سے اس کے جسم پر تھی، دفع ہوئی تو پھر اس پر فلاخن (منجنیق) کے ذریعہ تیر پھینکے گئے تو اس کے قتل کرنے میں کامیابی ہوئی اس کی خبر تمام شہروں کو بھجوائی گئی۔

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دمدار ستارے پر مکتوبات شریف میں تحقیقی مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ دیکھئے: مکاتب شریف، ج۲، ص۱۱۸ مکتوب نمبر ۶۸۔

دُم دار ستارے کے متعلق روزنامہ جنگ، کراچی کی یہ تحقیق پڑھیے:

دُم دار ستارے ہمیشہ سے خوف، استعجاب اور اوہام کا باعث ہیں۔ پہلے پہل جب انسان نے دم دار ستارے کو دیکھا تو بے حد خوف زدہ ہوا، اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ شفاف شعلے کی طرح ایک لکیر جو رات ستاروں کے ساتھ تھی، کسی مقصد کے بغیر کیوں تھی اور عام لوگوں کے لئے کوئی علامت کیوں نہیں تھی؟ لہٰذا یہ خیال پیدا ہوا کہ دُم دار ستارے تباہی کی علامت ہیں۔ غیظ و غضب کی پیش گوئی ہیں اور شہزادوں کی موت اور مملکتوں کے زوال کا پیش خیمہ ہیں، بابل کے لوگ دُم دار ستاروں کو مقدس داڑھیاں، یونان کے لوگ مقدس زلفوں اور اہلِ عرب انہیں آتشیں شمشیر سے تعبیر کرتے تھے، بطلیموس کے زمانے میں دُم دار ستارے اپنی مختلف اشکال کے لحاظ سے مختلف قسم کے خصوصی ناموں مثلاً شعاعوں، نقاروں اور مرتبانوں سے منسوب تھے۔ بطلیموس کا خیال تھا کہ دم دار ستارے جنگوں، گرم موسموں اور پریشان کن حالات کے نقیب ہیں، قرون وسطیٰ میں دم دار ستاروں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ وہ

پرواز کرتی ہوئی صلیبوں کی شکل میں دکھائے گئے ہیں لیکن انہیں کن علامتوں کے طور پر استعمال کیا گیا ہے؟ یہ واضح نہیں ہے۔

ایک گرجا گھر کے منتظم اور پادری، آندریاس سلقیاس نے ۱۵۷۰ء میں دم دار ستاروں پر ایک مضمون تحریر کیا جس کا عنوان تھا "نیا دُم دار ستارہ...... ایک دینی انتباہ" یہ مضمون اپنے زمانے کے اس نقطہ نظر کو پیش کرتا تھا کہ دم دار ستارہ انسانی گناہوں کا کثیف دھواں ہے۔ تاہم اس خیال پر لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ اگر دم دار ستارے گناہ کا کثیف دھواں ہیں تو پھر افلاک کو مستقل شعلہ فشاں رہنا چاہیے۔

دم دار ستارے نظر آنے کا قدیم ترین حوالہ سب سے پہلے ۱۰۵۷ء قبل مسیح میں چین کے شہزادے ہوائے نان کی کتاب میں ملتا ہے۔ بعد ازاں ۶۶ بعد از مسیح میں "ہیلے" نامی دم دار ستارے کا ظہور ہوا۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ دمدار ستارے کسی نہ کسی بادشاہت کے زوال کا پیش خیمہ ہیں، لہٰذا اس بار اس ستارے کی آمد فاتح اعظم ولیم کو قبل از وقت فتح انگلستان پر اکسانے کا موجب بنی ۱۳۰۱ء میں جدید مصوری کے بانیوں میں سے ایک گاؤٹو نے ہیلے کے دم دار ستارے کی ایک جھلک دیکھی اور اسے اپنی ایک تصویر "میلاد مسیح" کے ایک منظر کا حصہ بنا دیا۔ ۱۴۶۶ء میں ہیلے کا دم دار ستارہ پھر نظر آیا، جس نے مسیحی یورپ کو بوکھلاہٹ میں مبتلا کر دیا۔ عسائیوں کو ڈر تھا کہ خدا جو یہ دم دار ستارے بھیجتا ہے ترکوں کا مددگار ہے۔ جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے قسطنطنیہ پر قبضہ کیا تھا۔ ۱۸۴۳ء میں ایک دم دار ستارہ یورپ پر سے گزرا اس وقت فرانس میں شاہ لوئی اول حکمران تھا وہ اس سے اس قدر خوف زدہ ہوا کہ اس نے فوراً اپنے مشیران خاص اور شاہی نجومیوں کو طلب کیا اور ان سے پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہیے؟ انہوں نے شاہ لوئی کو مشورہ دیا کہ پورے ملک میں عبادت گاہیں تعمیر کی جائیں اور شاہ خود بھی عبادت میں مصروف رہے چنانچہ شاہ لوئی نے فوری طور پر ملک

کے طول وعرض میں وسیع پیمانے پر عبادت گاہوں کی تعمیر کا حکم دیا اور خود توبہ واستغفار میں لگ گیا۔

سولھویں اور سترھویں صدی کے نمایاں ہیئت دان دمدار ستاروں سے بے حد دلچسپی رکھتے تھے، یہاں تک کہ نیوٹن بھی ان کے سحر میں مبتلا تھا۔ جوہانس کیپلر کے مطابق دمدار ستارے خلاء میں کچھ اس طرح تیرتے تھے جیسے ''مچھلیاں سمندر میں'' لیکن وہ سورج کی روشنی سے دور بھاگتے ہیں، جس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کی دم ہمیشہ سورج کی مخالف سمت میں اشارہ کر رہی ہوتی ہے۔ ڈیوڈ ہوم کا خیال تھا کہ ستارے نظام سیارگان کے پیداوار تسلسل کے خلیے یا نطفے ہیں اور سیارے کسی قسم کے بین السیاری جنسی عمل سے جنم لیتے ہیں۔ عکسی دوربین کی ایجاد سے قبل نیوٹن جب طالب علم تھا، لگا تار کئی راتیں جاگ کر فلک پر دمدار ستاروں کو تلاش کرتا تھا۔ ٹاکو براہے اور جانس کیپلر کے بعد آئزک نیوٹن نے بھی یہ نتیجہ نکالا کہ ارسطو اور دوسرے افراد کے خیال کے برخلاف زمین سے نظر آنے والے دم دار ستارے ہمارے فضائی کرّے میں داخل نہیں ہوتے بلکہ وہ چاند سے بھی زیادہ دور ہیں۔ تاہم مشتری کے مقابلے میں زیادہ قریب ہیں اور وہ سیاروں کی طرح سورج کی منعکس روشنی سے چمکتے ہیں۔ اس نے لوگوں کے اس خیال کو غلط قرار دیا کہ دم دار ستارے بے حس وحرکت ستاروں کی طرح دور ہیں کیوں کہ اگر ایسا ہوتا تو وہ سورج کی روشنی سے روشن نہ ہوتے۔ اس نے یہ ثابت کیا کہ دم دار ستارے بھی سیاروں کی طرح بیضوی مدار میں سفر کر رہے ہیں اور وہ ایک قسم کے سیارے ہیں۔

دم دار ستارہ ہر دور ہر زمانے میں لوگوں میں خوف وہراس پھیلاتا رہا، ہمیشہ سے لوگوں کا خیال رہا کہ دم دار ستارے کے نمودار ہونے سے بڑے پیمانے پر تباہی اور بربادی آتی ہیں، دم دار ستارے کے ساتھ نحوست کا یہ تصور ۱۷۵۸ء تک بہت راسخ

رہا۔ ان دنوں نیوٹن کے ہم عصر ماہر فلکیات ایڈمنڈ ہیلے نے ان دم دار ستاروں کا باقاعدہ مشاہدہ شروع کیا اور ان کے نمودار ہونے کے بارے میں سائنسی دلیل پیش کی اور بتایا کہ دمدار ستارے دراصل خلاء میں چکر لگانے والے مختلف شہاب ثاقب کا مجموعہ ہیں اور ان کا نحوست، زمین پر ہلاکت اور تباہی و بربادی سے کوئی تعلق نہیں، فضا میں بہت سے دم دار ستارے گردش میں ہیں ان میں سے بڑا اور نمایاں نظر آنے والا "ہیلے" ہے۔ اس کا نام ایڈمنڈ ہیلے کے نام پر ہی رکھا گیا ہے۔

گزشتہ صدی میں ۱۹۱۰ء میں "ہیلے" ستارہ دیکھا گیا۔ اس کے بعد ۱۹۸۹ء میں بھی ماہر فلکیات نے اسے دیکھ کر تحقیقی مواد اکٹھا کیا۔ ۲۰۱۶ء میں یہ ستارہ دوبارہ نمودار ہوگا۔

دم دار ستاروں کے بارے میں عام سائنسی نظریہ یہ ہے کہ یہ تباہ شدہ خلائی چٹانوں پر مشتمل یا ٹوٹے پھوٹے سیاروں کے ملبے کے بڑے بڑے ٹکڑے ہیں۔ زیادہ تر دم دار ستارے برف پر مشتمل ہیں۔ آبی برف تھوڑی سی میتھن برف اور کچھ امونیا برف، زمینی فضا سے ٹکرا کر دم دار ستارے کا کوئی معمولی سا حصہ ایک چمک دار آتشیں گولا اور ایک بے حد طاقت ور جھٹکے کی لہر پیدا کر سکتا ہے، جو جنگلات کو نذر آتش کر سکتی ہے اور دنیا میں اس کی آواز بھی سنی جا سکتی ہے۔ دم دار ستارے بھی سورج کے گرد ہماری زمین اور دیگر سیاروں کی طرح اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں اور یہ ہمارے نظام شمسی کے آخری حصے تک پائے جاتے ہیں۔

ایک دم دار ستارہ تین اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے یا یوں کہیے کہ اس کے اعضاء جسمانی مرکزہ یعنی نیوکلیکس، سر اور دم ہوتے ہیں۔ دم دار ستارے کا سر عموماً مختلف خلائی اجزاء پتھروں چٹانوں اور منجمد گیسوں سے بنتا ہے جس کے نیچے اصل جسم یعنی مرکزہ ہوتا ہے جو کسی خلائی چٹان پر یا کسی سیارے کے ٹکڑے پر مشتمل ہوتا ہے جس پر

منجمد گیسوں، پتھروں وغیرہ کی تہہ چڑھی ہوتی ہے اس طرح اس کا سر اور جسم تشکیل پاتا ہے دم بھی اسی قسم کے اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے جو لاکھوں کلومیٹر طویل ہوتی ہے۔ ہیلے کے دم دار ستارے کی دم کا اوسطاً قطر ۱۵،۲ کلومیٹر اور لمبائی دو لاکھ کلومیٹر تک ہوتی ہے۔ اس کی دم کے اجزاء کے وزن کا اندازہ ۶۵ ارب ٹن لگایا گیا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ کسی دم دار ستارے کی عمر کا انحصار اس کی دم کی لمبائی پر ہوتا ہے کیوں کہ اس کی امتیازی علامت یہی ہے ورنہ وہ بھی ایک معمولی اور غیر اہم سا خلائی جسم رہ جائے گا۔ عام طور پر ایک دم دار ستارے کی اوسطاً عمر ۱۵۰ ملین سال ہوتی ہے اور وہ پانچ ارب سال میں اوسط درجے کا دم دار ستارہ بنتا ہے۔ اس بناء پر ماہرین کا خیال ہے کہ ہیلے کے ستارے کی عمر تقریباً ۷۱ ارب سال ہے۔

دم دار ستارہ اگر زمین کے نزدیک سے گزرے تو وہ موسم اور ماحول پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور ریڈیائی نشریات متاثر ہو سکتی ہیں۔ سمندر میں گرنے کی صورت میں بحری مخلوق کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور کسی حد تک مدوجزر آ سکتا ہے۔ اسی طرح خشکی پر زلزلے کی سی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ (روزنامہ جنگ میگزین، کراچی ۵ جنوری ۲۰۰۳ء)

کثرت الموت

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"قیامت سے پہلے چھ نشانیاں گن لے۔ (۱) میرا وصال (۲) فتح بیت المقدس (۳) موت کی کثرت جیسے بکریوں کا بیماری سے فوراً مر جانا۔" (الحدیث) (رواہ البخاری وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک)

مذکورہ بالا موت کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں طاعون عمواس کی ظرف ہے۔ اس کے بعد طاعون الجارف اور طاعون کی بہتات اور وباؤں کی کثرت کے واقعات دنیا میں متعدد بلکہ بکثرت ہیں۔

دوسرا حصہ

وہ درمیانی نشانیاں جو ظاہر ہو کر مسلسل (لگاتار) جاری ہیں

وہ درمیانی نشانیاں جو ظاہر ہو کر مسلسل (لگاتار) جاری ہیں بلکہ بڑھ رہی ہیں۔ یہاں تک کہ پایہ تکمیل تک پہنچیں بلکہ آنے والی نشانیوں سے جا ٹکرائیں گی۔

1- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے:

"قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سے زیادہ کمینہ، دنیا میں سب سے زیادہ خوشحال ہوگا۔" (رواہ احمد والترمذی والضیاء)

2- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر صبر کرنے والے کا حال ایسے ہوگا جیسے انگارہ ہاتھ میں رکھنے والے کا۔" (رواہ الترمذی)

اگر گراتا ہے تو دین جاتا ہے اگر رکھتا ہے تو ہاتھ جلتا ہے۔

یعنی دینی امور میں موافقت و معاونت کرنے والا نہ ملے گا تنہا دین کے لئے کوشاں ہوگا۔

3- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"آخری زمانہ میں عبادت گذار لوگ جاہل ہوں گے اور قراء و علماء فاسق ہوں گے۔" (رواہ ابونعیم والحاکم)

4- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ مساجد کے بارے میں فخر کریں گے۔“ (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان)

-5 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ بری بات کرنا، بدکلامی کرنا، قطع رحمی، امین کا خیانتی ہونا اور خیانتی کا امانت دار ہونا۔“

(رواہ الطبرانی)

-6 حضرت ابن مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

”قیامت کے قرب کی نشانی ہے چاندوں کا موٹا ہونا اور یہ کہ چاند کو دیکھا جائے تو دوسری تیسری رات کا محسوس ہو۔“

(رواہ الطبرانی)

-7 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مسجدیں راستے (سڑکیں) بنائی جائیں گی اور یہ کہ اچانک موت ظاہر ہوگی۔“ (رواہ الطبرانی)

-8 حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”قرب قیامت کی نشانی ہے بارش کی کثرت، کھیتیوں کی کمی، قراء (علماء وحفاظ) کی بہتات، قلت فقہا، کثرت امراء اور امانت داروں کی کمی۔“ (رواہ الطبرانی)

-9 حضرت مرداس الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”نیک لوگ ایک ایک ہو کر دنیا سے رخصت ہو جائیں گے پھر گھٹیا لوگ جو کی بھوسی یا ردی کھجور کی طرح بچ جائیں گے۔“

(رواہ احمد والبخاری)

-10 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زہد روایتی نہ ہو اور پرہیزگاری تصنع (بناوٹی) ہے۔'' (رواہ ابو نعیم فی الحلیہ)

-11 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی علامات اور نشانیوں سے ہے اولاد کا غلیظ ہونا اور بارش کی کثرت شرپسندوں اور شرارتیوں کی بھرمار۔'' (رواہ الطبرانی)

-12 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔'' (رواہ الطبرانی، مجمع الزوائد)

-13 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی علامات میں ہے کہ خائن (خیانت کرنے والا) کو امانت دار اور امین (سچا) کو خیانتی سمجھا جائے گا اور بیگانوں سے یاری دوستی اور قریبی رشتہ داروں سے بیگانگی اور قطع رحمی کا سلوک کیا جائے گا۔'' (رواہ الطبرانی)

-14 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ہر قبیلہ کا سردار منافق ہوگا اور بازاریں فاجروں اور فاسقوں سے بھری ہوں گی۔''

(رواہ الطبرانی)

-15 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ قبیلہ میں مومن کی حالت بکری کے چھوٹے اور ذلیل ترین بچے جیسی ہوگی۔'' (رواہ الطبرانی)

-16 علاماتِ قیامت میں سے ہے مسجدوں کی محرابیں خوبصورت رنگ برنگ بنائی جائیں گی اور قلوب ویران ہوں گے۔ (رواہ الطبرانی)

-17 قیامت کی علامت میں سے ہے مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں سے۔ (رواہ الطبرانی)

-18 قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مسجدیں مضبوط اور پختہ بنائی جائی گی اور منابر بہت زیادہ اونچے بنائے جائیں گے۔ (رواہ الطبرانی)

-19 حضرت محمد بن عطیۃ السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی علامت میں سے ہے کہ ویران شہروں کو آباد کیا جائے گا اور آباد شہروں کو ویران کیا جائے گا۔"

(رواہ الطبرانی وابن عساکر)

-20 قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لہو ولعب کے آلات ظاہر ہوں گے اور شرابیں بکثرت پائی جائیں گی۔ (رواہ الطبرانی)

-21 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ شُرط یعنی پولیس وغیرہ اور گلہ، غیبت کرنے والوں اور چغل خوروں اور منہ پر عیب بیان کرنے والوں کی کثرت ہو جائے گی اور اولاد الزنا (ولد الحرام) بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ (رواہ الطبرانی)

-22 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قیامت کی نشانیوں میں سے ہے:

(i) خاص لوگوں کو سلام کرنا

(ii) تجارتی امور کی بہتات یہاں تک کہ عورت اپنے مرد کی تجارتی امور میں ہاتھ

بتائے گی۔

(iii) قطع رحمی

(iv) جھوٹی گواہیوں کا ظہور

(v) شہادت حق کا کتمان (چھپانا)۔(رواہ احمد والبخاری والحاکم وصححہ)

-23 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ امت مصطفویہ

(i) شراب کو نبیذ سمجھنے لگے یعنی شراب کا نام نبیذ رکھ کر پئیں اور نبیذ سے بھی وہی مراد ہے یعنی شراب کیونکہ شراب کی تعریف یہی ہے کہ بہنے والی نشہ آور چیز۔

(ii) سود کو تجارت کا نام دے کر حلال قرار دیں گے یعنی حیلے بہانے سے سود کو تجارت قرار دے کر کاروبار چلائیں گے۔

(iii) رشوت کو ہدیہ کے طور پر کھائیں گے یعنی رشوت اور خالص حرام کھائیں گے اور اس کا نام ہدیہ رکھیں گے۔

(iv) زکوۃ سے تجارت کریں گے یعنی زکوۃ تجارت کے فروغ دینے کے طور دیں گے یا زکوۃ دے کر اس کا بدلہ لیں گے کہ کسی کو زکوۃ دے کر کوئی اپنا کام نکالیں گے۔

-24 جب عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے مستغنی (بے نیاز) ہو جائیں تو مشرق سے سرخ آندھی کا انتظار کرو اس سے بعض کی شکلیں بدل جائیں گی اور بعض ایک دوسرے سے دھنس جائیں گے ان کی نافرمانی کی وجہ سے جو کہ وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔(رواہ الدیلمی)

-25 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ جب مال غنیمت ذاتی دولت و مال سمجھا جائے۔"(رواہ الترمذی)

-26 قیامت کی نشانی ہے کہ امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور علم، دین کی بجائے کسی اور خواہش پر پڑھا جائے گا مثلاً ملازمت وغیرہم۔
(رواہ الترمذی)

-27 قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ انسان اپنی عورت کی اطاعت کرے گا اور ماں کی نافرمانی اور دوست کو اپنے قریب لائے گا اور باپ کو دور رکھے گا اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی۔ (رواہ الترمذی)

-28 قیامت کی علامت ہے کہ قبیلے (علاقہ) کا سردار اور قوم (برادری) کا کرتا دھرتا رذیل تر آدمی ہوگا اور کسی کی عزت کی جائے گی تو اس کے شر سے بچنے کیلئے۔ (رواہ الترمذی)

-29 قیامت کی نشانی ہے کہ جب گانے بجانے والی عورتیں منظر عام میں آجائیں۔ سرور و گانے باجے عورتوں کا مشغلہ بن جائے اور شراب عام پی جائے اور امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں۔ (رواہ الترمذی)

-30 حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قرب قیامت میں كَثُرَ لِبْسُ الطَّيَالسة یعنی ریشم پہننے کی کثرت اور تجارت بڑھ جائے گی اور مال کی فراوانی ہوگی اور صاحب مال کی مال کی وجہ سے تعظیم کی جائے گی اور پولیس اور فوج بہت زیادہ ہوگی اور بچوں کی حکومت ہوگی اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی اور بادشاہ (ملک کا سربراہ اور اس کے کارندے اور افسر وغیرہ) ظلم کریں گے اور پھر تول اور ناپ میں کمی کی جائے گی۔" (رواہ الطبرانی والحاکم)

-31 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قیامت کی نشانی ہے کہ شیطان انسان کی صورت میں شکل بدل کر لوگوں کے پاس آئے گا انہیں جھوٹی (باتیں) بیان کرے گا لوگ متفرق طور اس کی باتوں کو پھیلائیں گے ان میں سے ایک کہے گا میں نے ایسے آدمی سے سنا ہے جس کا چہرہ تو میرا جانا پہچانا ہے لیکن اس کا نام نہیں جانتا۔" (رواہ مسلم فی المقدمہ)

-32 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"سمندر میں شیاطین بندھے پڑے ہیں جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے باندھ رکھا تھا وہ سمندر سے نکل کر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنائیں گے یعنی دین کی باتیں کریں گے۔" (رواہ مسلم)

-33 حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قرب قیامت میں کتے کے چھوٹے بچے کو پالنا بہتر ہوگا اس سے کہ وہ اپنے بچے کو پالے (کیونکہ اوپر گزرا ہے کہ اولاد کو ماں باپ کی قدر نہ ہوگی لیکن یہ اکثریت کے لحاظ سے ہے ورنہ الحمد للہ نیک اولاد کی کمی نہ ہوگی) بڑوں کی عزت نہ کی جائے گی چھوٹوں پر رحم نہ کیا جائے گا۔ زنا کی اولاد (ولد الحرام) کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ مرد عورت سے شارع عام پر زنا کرے گا بھیڑ کے چمڑے کا لباس پہنیں گے یعنی نرمی سے باتیں کریں گے اور ریاء کے طور پر نیک عمل کر کے دکھائیں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیے جیسے ہوں گے۔" (رواہ الطبرانی والحاکم)

-34 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ جب تمہارے بڑوں میں برے کام

(زناوغیرہ) پائے جائیں چھوٹی عمر کے لوگوں کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور ہو علم تمہارے رذیل لوگوں میں ہو اور تمہارے اچھے لوگوں میں منافقت ہو۔" (رواہ احمد وابن ماجہ)

35- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے جب موت تقاریب زمان ہوگا میری امت کے نیک لوگوں کو صاف کردے گی (یعنی انہیں لقمہ اجل بنا لے گی) جیسا کہ تم میں سے ایک شخص طشتری میں سے رطب صاف کرتا ہے۔"

36- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ جب لوگ محلات (بہترین بنگلوں) میں فخر کریں گے ایک روایت میں ہے کہ جب تم ننگے پاؤں والوں اور ننگے جسم والوں اور بکریوں کے چرواہوں کو محلات (بہترین بنگلوں) میں فخر کرتے ہوئے دیکھو تو قیامت کا انتظار کرو۔"

(رواہ الشیخان)

37- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی علامت ہے کہ جب امور دنیا سونپے جائیں، ایک روایت میں ہے جب امور ان کے نااہل کو سپرد ہوں تو قیامت کا انتظار کرو۔" (رواہ البخاری)

38- حضرت سلامۃ بنت الحران رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اہل مسجد (نمازی) ایک دوسرے کے ذمہ لگاتے پھریں گے لیکن امام نہ ملے گا جو انہیں نماز

پڑھائے۔" (رواہ احمد و ابوداؤد)

39- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
"قیامت کی نشانی ہے کہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کسی قبر پر گذرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہو کر کہے گا کاش! میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا یہ اس کے دین کی وجہ سے نہیں نہ بلا و مصیبت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے۔" (رواہ مسلم وابن ماجہ)

40 قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم امام (امیر المومنین) کو قتل کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے سے تلواروں سے جنگ کرو گے اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے۔

41 حضرت ابی امیۃ الجمحی سے روایت ہے:
"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم چھوٹوں سے طلب کیا جائے گا۔" (رواہ الترمذی)

42- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی بھائی کو قتل کرے لیکن اسے معلوم نہ ہو کہ وہ اسے کیوں قتل کر رہا ہے۔"
(رواہ الحاکم فی تاریخہ)

43- قیامت کی نشانی ہے کہ ہر شے کا ایسا آدمی مالک ہوگا جو اس کے لائق نہیں ہوگا (نااہل ہوگا) اور کمینے کو فوقیت دی جائے گی اور بلند قدر کو گھٹایا جائے گا۔ (رواہ ابونعیم ابن حماد بن کثیر بن مرۃ مرسلاً)

44- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:
"قیامت کے قرب کی نشانی ہے کہ تمہارے منبروں کے خطیب

زیادہ ہوں گے اور علماء کا جھکاؤ امراء (مالداروں اور اربابِ حکومت) کی طرف ہوگا وہ ان کے لئے حرام کو حلال قرار دیں گے اور انہیں ان کی خواہش کے مطابق فتوے دیں گے۔"

(رواہ الدیلمی)

-45 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

"قیامت کے قرب کی نشانی ہے کہ علماء (مولوی) اس لئے علم پڑھیں گے تاکہ روپیہ پیسہ کمائیں اور تم لوگ قرآن کو تجارت بنالو گے۔" (رواہ الدیلمی)

-46 حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ امت اس وقت تک شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ یہ تین چیزیں ظاہر نہ ہوں:

(i) علم دنیا سے اٹھالیا جائے گا۔

(ii) اولاد الخبث۔ (ہیجڑوں کی کثرت)

(iii) ان میں سقارون (غیر مستحق لوگوں پر لعنت کرنے والا) ظاہر ہو جائیں عرض کی گئی: سقارون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ آخری زمانہ میں ہوں گے جو ملاقات کے وقت ایک دوسرے پر لعنت کریں گے اور السلام علیکم کے بجائے گالی گلوچ بکیں گے۔" (رواہ احمد والطبرانی والحاکم)

-47 حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ مرد نبطیہ (عام) عورت کی طرف مائل ہو کر اس سے نکاح کرے گا محض معاش کی طمع پر اور اپنی چچا زاد کو

چھوڑے رکھے گا دیکھے گا تک نہیں۔" (رواہ الطبرانی)

48- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ قطع رحمی عام ہو جائے گی۔ ناحق مال لیا جائے گا اور ناحق خون بہائے جائیں گے اور رشتہ دار رشتہ داروں کا بلاوجہ شکوہ شکایت کریں گے، حالانکہ درمیان میں کوئی بات نہ ہوگی اور سوالی (گداگر) چکر لگائیں گے اور انہیں ملے گا کچھ بھی نہیں۔" (رواہ ابن ابی شیبہ)

49- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مندرجہ ذیل ظاہر نہ ہوں:

"کتاب اللہ کو بیکار بنا دیا جائے گا۔ (یعنی اس پر عمل نہ ہوگا یا اسے عمل کے لائق نہ سمجھا جائے گا جیسے ہمارے دور میں بعض کم بخت کہہ رہے ہیں کہ قرآن فرسودہ کتاب ہے وغیرہ وغیرہ۔ (معاذ اللہ) اسلام غریب ہو جائے گا، کینہ و بغض لوگوں کے درمیان عام ہو جائے گا، علم اٹھا لیا جائے گا، زمانہ کمزور ہو جائے گا، آدمیوں کی عمر گھٹ جائے گی، مال و ثمرات کم ہو جائیں گے۔ متہم (تہمت یافتہ) لوگوں پر اعتماد ہوگا، اچھے لوگوں کو تہمت کا نشانہ بنایا جائے گا، سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا، خونریزی عام ہو جائے گی، اونچی بلڈنگیں بنائی جائیں گی، اولاد والے غمگین پھریں گے بوجہ اولاد کی نافرمانی کے، بانجھ عورتیں خوش ہوں گی، بغض و حسد اور بخل عام ہوگا، لوگ

درمیان معاملات میں اختلاف ہوگا، خواہشات نفسانی اور (بدمذہبی) کی پیروی کی جائے گی، علم کم ہو جائے گا اور جہالت کی کثرت ہوگی، بارشیں زیادہ ہوں گی پھلوں (کھیتوں) کی کمی ہوگی، اولاد میں غیظ وغضب ہوگا، سردی (موسم سرما) میں کمی ہوگی (اس کی تفسیر گزر چکی ہے)، فحشاء (زنا) عام ہوگا، زمین لپیٹ لی جائے گی (دور کے سفر آسان ہو جائیں گے جیسے آج کل ہوائی جہاز تیز رفتار گاڑیاں، بسیں، موٹریں وغیرہ)، خطباء (مقررین واعظین) جھوٹ بولیں گے اور پھر میرا حق شریر لوگوں کو دیں گے (شریعت کے خلاف کر کے عوام شرارتیوں کو خوش کریں گے) جو ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی باتوں پر رضامندی ظاہر کریں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔" (رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی وابونصر سجزی وابن عساکر)

-50 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک قوم پیدا ہوگی کہ اپنی زبانوں سے ایسے کھائیں گے جیسے گائے زبانوں سے کھاتی ہے۔" (رواہ احمد والخرائطی وغیرہما)

-51 حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ جانوروں کی طرح راستوں (سڑکوں) پر عورتوں سے زنا کریں گے۔" (رواہ الطبرانی)

-52 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عورت دن میں (کھلم کھلا)

زنا کراتی پائی جائے گی (یعنی راستہ وسڑک کے درمیان میں زنا کرائے گی) اور اسے کوئی برا بھی نہ سمجھے گا۔ اس زمانہ میں ان (زانیوں) جیسے انہیں کہیں گے کہ راستہ (سڑک) سے تھوڑا ہٹ کر یہ کام (زنا) کرتا تو کیا اچھا ہوتا۔ اس دور میں سیدنا ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) جیسے نیک لوگ بھی ہوں گے۔" (رواہ الحاکم)

53- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قلوب ایک دوسرے سے اجنبی ہو جائیں گے لوگوں کی باتیں مختلف ہو جائیں گی (کبھی کچھ کہیں گے کبھی اس کے برعکس) اور لوگ دین میں ماں وباپ کے خلاف ہوجائیں گے۔" (رواہ الدیلمی)

54- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ چھوکروں پر ایسے غیرت کریں گے جیسے اپنی بیویوں پر۔" (رواہ الدیلمی)

55- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تین چیزوں کی کمی کر دے گا:

(i) روپیہ پیسہ حلال کا۔

(ii) علم جس سے استفادہ ہو

(iii) اخوت فی سبیل اللہ۔" (رواہ الدیلمی)

56- عبداللہ بن زینب الجندی سے روایت ہے: قیامت کی نشانی ہے کہ

(i) جب دیکھو صدقہ چھپ گیا (مہنگا ہوگیا) یعنی صدقہ وخیرات

کی کمی ہو جائے گی۔

(ii) جنگ پر مزدور لئے جائیں گے۔

(iii) آبادیاں ویرانوں سے اور ویرانے آباد ہوں گے۔

(iv) جب دیکھو کہ آدمی امانت سے ایسے کھیلتا ہے جیسے اونٹ سے۔ تو اس وقت تم اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہو گے یعنی اس کا یقین کرو کہ قیامت آنے والی ہے۔"

(رواہ عبدالرزاق والطبرانی)

57- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ آئمہ (حکام) کا ظلم، نجوم کی تصدیق، قدر وقضاء (تقدیر) کی تکذیب۔" (رواہ البزار)

58- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ لوگ دنیا سے رخصت نہ ہوں گے یہاں تک کہ بعض لوگ کہیں گے کہ قرآن مخلوق ہے۔ یاد رکھو نہ خالق ہے نہ مخلوق ہاں وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اسی سے ابتدا اسی کی طرف لوٹے گا۔" (رواہ الالکائی والاصبهانی)

59- حضرت عبداللہ بشر الصحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ جب بیس آدمی یا اس سے کم وبیش جمع ہوں ان میں ایک بھی ایسا نہ ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ کیلئے عوام مرعوب نہ ہوں تو یقین کرلو کہ امرِ الٰہی (قیامت) آ گئی۔"

(رواہ البیہقی وابن عساکر)

60- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانی ہے کہ آدمی مسجد میں سے گزرے گا لیکن دو رکعت نہیں پڑھے گا۔'' (رواہ ابن ابی داؤد)

-61 روایت ہے کہ اس امت کے آخری زمانہ کے لوگوں کی گندی عادتیں قرب قیامت کی نشانی ہے۔

مثلاً اپنی عورت (منکوحہ) یا لونڈی کی دبر میں وطی کرنا یہ وہ قبیح فعل ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور اس فعل کو اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ سخت ناپسند کرتے ہیں۔

-62 مرد کا مرد سے وطی کرنا۔ (اسے اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے حرام کیا اور یہ فعل اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ ناپسند فرماتے ہیں۔)

-63 عورت کا عورت سے وطی کرنا۔ (اسے اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے حرام کیا اور یہ فعل اللہ تعالیٰ و رسول کو ناپسند ہے ان برے عمل والوں کی نماز قبول نہیں جب تک خالص توبہ نہ کریں۔) (رواہ الدارقطنی والبیہقی وابن النجار)

-64 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانی ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا یہ امور ان میں پائے جائیں گے۔ لونڈیوں (نوکرانیوں) سے مشورہ لینا، عورتوں کی حکمرانی (غلبہ پانا، مردوں پر سوار رہنا)، بیوقوفوں کی حکومت۔'' (رواہ ابن المنادی)

-65 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ

(i) صرف جان پہچان والے کو السلام علیکم کہتا ہوگا (جب کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سلام کرو جسے جانتے ہو اور جسے نہیں

جانتے۔)

(ii) (مسلمان) مسجدوں کو راستہ (سڑک) بنائے گا، پھر ان میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کرے گا۔

(iii) غلام شیخ کو دنیا کے دونوں کناروں پر پیغام رساں بنا کر بھیجے گا۔

(iv) تاجر دنیا کے دونوں کنارے چھان لے گا لیکن تجارت کا نفع نہ پائے گا۔" (رواہ الطبرانی)

-66 حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ شام کے شرارتی لوگ عراق کو منتقل ہوں گے اور عراق کے اچھے لوگ شام کی طرف منتقل ہوں گے۔" (رواہ ابن ابی شیبہ)

67 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی دین والے کا دین نہ بچ سکے گا سوائے اس کے جو ایک چوٹی پہاڑ سے دوسرے کی طرف نہ بھاگ جائے یا ایک پتھر سے دوسرے کی جانب نہ جائے اس لومڑی کی طرح جو اپنے بچوں کو لے کر بھاگ جاتی ہے (تب اس کی اور اس کے بچوں کی جان بچ جاتی ہے) یہ اس وقت ہوگا کہ معصیت سے بچیں گے تو غربت و افلاس گھیر لیں گے مجبوراً انہیں ایسا کرنا پڑے گا۔ نیز آخری زمانہ میں آدمی کی ہلاکت (قتل وغیرہ) ماں باپ کے ہاتھوں ہوگی ماں باپ نہ ہوں گے تو بیوی کے ذریعے ہوگی ورنہ رشتہ داروں

اور ہمسائیوں سے ہوگی جو اسے تنگی معاش کی عار دلائیں گے اور ایسے امور کے ارتکاب پر مجبور کریں گے جو اس کے بس سے باہر ہوں گے یہاں تک کہ وہ ایسی تباہیوں اور ہلاکتوں میں خود کو ڈالے گا جن سے وہ خود بخود ہلاک ہو جائے گا مثلاً خودکشی کرے گا۔" (رواہ ابونعیم والبیہقی والخلیلی)

-68 حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی کسی قوم کے ہاں بیٹھے گا (مقیم ہوگا) وہاں سے اٹھنا (چلے جانا) مشکل ہو جائے گا کیونکہ اسے خطرہ ہوگا کہ وہ اسے ہلاک نہ کر دیں۔" (رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

-69 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ میری امت پر آخر میں ایک مصیبت آئے گی جس سے کوئی بھی نجات نہ پا سکے گا سوائے اس کے جو دین الٰہی (اسلام) جانتا ہوگا جس سے وہ اپنی زبان اور دل سے جہاد کرے گا اور یہ وہی ہے جس کے لئے امور قضاء قدر نے سبقت کی اور وہ مرد نجات پا سکے گا جسے دین الٰہی (اسلام) کی معرفت نصیب ہوگی اور وہ اس کی تصدیق کرتا ہوگا اور بس۔"

(رواہ ابونصر سجزی)

70 حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ جب کہ دنیوی امور کی باتیں مسجدوں میں ہوں گی تم ان کے پاس نہ بیٹھو اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی

ضرورت نہیں۔" (رواہ البیہقی)

71 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں مومن لوگوں سے ایسے چھپتا پھرے گا جیسے تم سے منافق چھپتے رہتے ہیں۔" (رواہ ابن السنی)

-72 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جن کا مقصد ان کے پیٹ اور ان کا حرص مال و متاع ہوگا اور ان کا قبلہ ان کی عورتیں ہوں گی اور ان کا روپیہ پیسہ ہوگا وہ مخلوق میں شریر ترین لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا نصیب نہیں۔" (رواہ السلمی)

-73 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جو کاٹنے والا ہوگا دنیا دار لوگ ہر وہ شے کھا جائیں گے جو ان کے ہاتھ میں ہوگا۔" (رواہ احمد)

-74 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ علماء کرام کتوں کی طرح قتل کیے جائیں گے۔ کاش! اس وقت کے علماء بتکلف احمق ہو جائیں۔" (رواہ الدیلمی و ابن عساکر)

-75 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ علماء کرام پر ایک زمانہ آئے گا انہیں موت ایسی مرغوب ہوگی جیسا تمہیں سرخ سونا مرغوب ہے۔"

(رواہ ابو نعیم)

76- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانیاں ہے شب و روز گذریں گے یہاں تک کہ اس امت کے لوگوں کے سینوں میں قرآن مجید ایسے پرانا ہوگا جیسے کپڑے بوسیدہ ہوجاتے ہیں قرآن مجید کے سوا باقی باتیں ان کے ہاں مرغوب و پسندیدہ ہوں گی ان کا ہر کام طمع و لالچ پر مبنی ہوگا انہیں ذرہ برابر بھی خوف خدا نہ ہوگا اگر حقوق الٰہی میں اس سے کوتاہی ہوگی تو انہیں نفس خواہشات پر ابھارے گا اگر وہ اللہ تعالیٰ کی منہیات (منع کردہ امور) میں تجاوز کریں گے تو کہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرمائے گا یعنی معاف فرمادے گا ان کے لباس بھیڑ کے چمڑے کے ہوں گے بھیڑیوں کے قلوب پر یعنی نرم ہوں گی لیکن ان کے دل بھیڑیوں کی طرح اذیت رساں ہوں گے لوگوں میں افضل وہی سمجھا جائے گا جو پرلے درجہ کا منافق ہوگا نہ تو وہ حق بات کا امر کرے گا اور نہ ہی برائیوں سے روکے گا۔'' (رواہ ابونعیم)

77- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانی ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اس میں نہ علماء کی اتباع کی جائے گی نہ باہمت انسان بے حیاء و شرم اور نہ بڑوں کی توقیر اور نہ چھوٹوں پر رحم کیا جائے گا ایک دوسرے کو دنیوی امور میں قتل کریں گے ان کے قلوب عجمیوں جیسے اور زبانیں عربوں جیسی ہوں گی انہیں نیکی کا کوئی علم نہ ہوگا برائیوں سے کسی کو نہیں روکیں گے نیک آدمی ان سے چھپتا پھرے گا۔ وہ

مخلوق میں شریر ترین لوگ ہوں گے۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا۔" (رواہ الدیلمی)

78- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت میں مصحف (قرآن، مسجد، آل رسول ﷺ) آئیں گے۔ مصحف (قرآن) کہے گا یا رب! لوگوں نے مجھے جلایا اور ٹکڑے ٹکڑے کیا اور مسجد کہے گی اے پروردگار! انہوں نے مجھے ویران کیا اور بیکار چھوڑا اور ضائع کیا اور عترت کہے گی اے رب! انہوں نے ہمیں اپنے سے دور رکھا اور ہمیں شہید کیا اور ہمیں دھتکارا وہ میرے گھٹنوں میں خصوصیت کے لئے دو زانوں بیٹھ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ فیصلہ میرے ذمۂ کرم پر ہے اور اس فیصلہ کے لائق صرف میں ہی ہوں۔"

(رواہ الدیلمی واحمد والطبرانی)

یہ قیامت کی علامت ظاہر ہے کہ قرآن جلائے جا رہے ہیں جس کی آئے دن اخبار میں خبریں پڑھی جا رہی ہیں اور قرآن کی بے حرمتی کی داستانیں کسی سے مخفی نہیں۔ مسجدیں ویران ہیں اسی کو ڈاکٹر اقبال مرحوم نے بیان فرمایا:

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

اور عترت آل رسول ﷺ کی بے توقیری کربلا میں اور پھر مختلف زمانوں میں اور آج بھی ان کی بے حرمتی اور قتل وغیرہ میں کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑی جا رہی۔

اس میں اشارہ یہ بھی ہے کہ جو بنو امیہ اور ان کے بعد قتل اہل بیت رضی اللہ عنہم کے واقعات ہو گزرے۔ دور یزید میں مسجد نبوی شریف کو ویران کر کے چھوڑا گیا اور اس

میں گھوڑے باندھے گئے۔ اور ولید کے دور میں قرآن کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا (یا اس سے مراد اس پر عمل نہ کرنا مراد ہے اور یہ عام ہے اور دور حاضرہ میں بھی اس کی کمی نہیں۔

79- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ عنقریب تم وہ مکانات نہیں پاؤ گے جو تمہیں چھپاتے تھے یعنی جن میں رہتے تھے انہیں زلزلے بھونچال وغیرہ تباہ و برباد کردیں گے۔" (رواہ ابو نعیم)

80- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ جب تم مساجد کو منقش کرو گے (سنگارو گے) اور جب قرآن مجید کو سنوارو گے پس پھر تو تمہاری تباہی ہے۔" (رواہ الحکیم)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ امور ناجائز ہیں بلکہ نہ صرف جائز ہیں بلکہ ان میں اجر عظیم ہے اور ہلاکت و تباہی کا پیغام صرف عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے مثلاً مساجد دیہات میں ہوں یا شہروں میں خوب آراستہ پیراستہ ہیں لیکن نمازی نہیں یا مساجد کی شان کے لائق نہیں اور وہ بھی اکثر ریاء اور قال کے غازی اسی لئے ڈاکٹر اقبال مرحوم نے فرمایا:

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

اور قرآن کا سنوارنا (سبحان اللہ) ہر کمپنی دوسری کمپنی سے بازی جیتنے کی فکر میں لیکن عمل بالکل نہیں۔

81- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کے قرب کی علامت ہے کہ پچاس نمازی (مثلاً) نماز پڑھیں گے لیکن نماز کسی ایک کی بھی قبول نہ ہوگی۔'' (رواہ ابوالشیخ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازی نمازیں پڑھتے ہیں لیکن ان کی شرائط پوری نہیں کرتے اسی لئے کسی ایک کی نماز بھی صحیح نہیں ہوتی پھر وہ نماز منہ پہ نہ ماری جائے گی تو اور کیا ہوگا؟

82- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ میراث تقسیم نہ ہوگی (جس نے قبضہ کرلیا دوسرے کو محروم رکھا) اور مال غنیمت سے کوئی خوشی نہ ہوگی۔'' (رواہ مسلم)

83- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''قیامت کی نشانی ہے کہ بازار سمٹ جائیں گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ بازاروں کے سمٹنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا لوگ ایک دوسرے سے منافع کے کمی کا شکوہ کریں گے (جیسے آج کل ہے کہ تاجر کتنا ہی زیادہ نفع کماتا ہے تب بھی کہتا ہے کوئی خاص نفع نہیں ہوا۔) ولد الحرام بچوں کی کثرت ہوگی، غیبت و گلہ عام ہوجائے گا (جس محفل میں بیٹھو جس سے ملو خواہ وہ علماء ہوں یا مشائخ (الا ماشاء اللہ) دوسروں کے گلہ اور غیبت سنا کر گویا ہوں گے حالانکہ غیبت کا گناہ زنا سے بھی زیادہ ہے۔ مالداروں کی اس کے مال کی وجہ سے تعظیم کی جائے گی اور مسجدوں سے آوازیں اٹھیں گی اور برے لوگ ظاہر ہوں گے اور تعمیرات کی کثرت ہوگی۔'' (رواہ ابن مردویہ)

جیسے آج تعمیرات کا عوام وخواص پر بھوت سوار ہے کہ دیہات ہوں یا شہر تعمیرات ہی تعمیرات اور نت نئے ڈیزائن۔

-84 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”قیامت کی نشانی ہے کہ برے ہمسائے، قطع رحمی اور جہاد سے تلوار معطل ہو جائے گی اور دین کے عوض دنیا حاصل کی جائے گی۔“ (رواہ ابن مردویہ)

-85 حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”قیامت کی نشانی ہے کہ فحش اور بدکلامی (گالی گلاچ) اور بد خلقی اور بری ہمسائیگی عام ہو جائے گی۔“ (رواہ ابن ابی شیبہ)

-86 رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے:

”قیامت کی نشانی ہے کہ کھجور سے صرف ایک دانہ نکلے گا۔“ (رواہ ابن ابی شیبہ)

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے قلت ثمرہ اور بے برکتی مراد ہے۔

-87 قیامت کی نشانی ہے موت کی تیزی (بکثرت اموات) (رواہ ابن ابی شیبہ عن مجاہد) ایک روایت میں ہے کہ اچانک کی موت کی کثرت ہوگی۔ (رواہ الشعبی)

-88 قیامت کی نشانی ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ سواریوں پر سوار ہو کر مسجدوں کی طرف (نماز کے لئے) آئیں گے ان کی عورتیں لباس پہنے ہوں گی لیکن ہوں گی ننگی اور ان کے سر کمزور عربی اونٹ جیسے ہوں گے ان پر لعنت کرو کیونکہ یہ ملعون عورتیں ہیں اگر تمہارے علاوہ اور کوئی امت ہے تو ان کی تمہاری عورتیں خدمت کریں گی جیسے پہلی امت کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی تھیں۔

جنہوں نے حرمین طیبین کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ کتنے عربی حضرات اور مقیم حرمین کاروں موٹروں پر سوار ہو کر نماز کیلئے حرم میں حاضر ہوتے ہیں پھر اکثر کے گھریلو معاملات کیسے ہیں ویسے ہی ہیں جیسے حضور سرور عالم ﷺ نے صدیوں پہلے بتایا اور یہ صرف مثال کے طور پر عرض کیا ہے ورنہ بڑے بڑے ملکوں اور بڑے بڑے شہروں کی یہی کیفیت ہے۔

-89 نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری امت سے دو قسم کے لوگ دوزخی ہیں:

(i) ایک قوم جن کے پاس ڈنڈے ہوں گے بیلوں کے دم جیسے اس سے لوگوں کو ماریں گے۔

(ii) عورتیں لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن ننگی ہوں گی یعنی باریک لباس پہنیں گی مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور ان کی طرف مائل ہوں گی ان کے سر کمزور اونٹ کی کوہان جیسے ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی جنت کی ہوا سونگھیں گی جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے سونگھی جائے گی۔ (رواہ مسلم)

-90 حضرت ابی امامة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قیامت کی نشانی ہے کہ اس امت میں سے آخری زمانہ میں مرد نکلیں گے ان کے پاس بیل کے کانوں جیسے ڈنڈے ہوں گے صبح کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب میں شام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب ہیں۔" (رواہ احمد والحاکم وصححہ)

تقریر حجۃ الوداع اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سوالات اور رسول اکرم ﷺ کے جوابات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر باب الکعبہ کا حلقہ پکڑ کر فرمایا:

اے لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی نشانیاں نہ بتاؤں۔ یہ سن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے (اسے فقیر مکالمہ کے طور عرض کرتا ہے)

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: آپ ﷺ پر میرے باپ اور ماں قربان ہوں، یا رسول اللہ ﷺ ہمیں قیامت کی نشانیاں بتائیے۔

رسول اللہ ﷺ: نمازیں ضائع کرنا، خواہشات نفسانیہ کی طرف میلان امراء کی تعظیم وتکریم۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: یا رسول اللہ ﷺ کیا ایسے ہوگا؟

رسول اکرم ﷺ: ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اُس دور میں اے سلمان رضی اللہ عنہ زکوۃ تاوان اور مال فے غنیمت سمجھے جائیں گے جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا، خیانتی کو امین سمجھا جائے گا اور امین کو خیانتی اور الرویبضۃ بولے گا۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: الرویبضۃ کیا ہے؟

رسول اکرم ﷺ: عوام میں وہ بول پڑے گا جو پہلے کبھی نہیں بولتا تھا اور ان کے دسوں میں سے نو حق کا انکار کریں گے اسلام رخصت ہو جائے گا بس صرف اس کا نام رہ جائے گا یونہی قرآن دنیا سے رخصت

ہو جائے گا صرف رسمی طور باقی ہوگا اور قرآن کو سونے سے آراستہ کیا جائے گا میری امت کے مرد موٹے ہو جائیں گے مشورہ لونڈیوں سے لیا جائے گا، منبروں پر چھوکرے خطبہ دیں گے، (تقریریں کریں گے) عورتوں سے خطاب کیا جائے گا اس پر مساجد ایسے منقش (نقش و نگار) کی جائیں گی جیسے عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور منبر بڑے اونچے بنائے جائیں گے نماز کی صفیں بڑھ جائیں گی لیکن دلوں میں بغض بسایا ہوگا اور زبانیں مختلف ہوں گی اور بے شمار ہوائے نفسانی کی بہتات ہوگی (مذاہب باطلہ) بڑھ جائیں گے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: یارسول اللہ ﷺ کیا ایسے ہوگا؟

رسول اکرم ﷺ: ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اے سلمان رضی اللہ عنہ! اس وقت لوگوں میں امت کا ذلیل ترین انسان وہ ہوگا۔ جس کا دل سینہ میں ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے جب وہ برائیاں دیکھے گا تو ان کی اصلاح میں برائیوں کو روکنے کی طاقت نہ رکھے گا۔ مرد مردوں سے (لواطت کر کے) عورتوں سے مستغنی ہوں گے اور عورتیں عورتوں سے (برائی کر کے) مردوں سے مستغنی ہوں گی۔ حسین چھوکروں پر ایسی غیرت کی جائے گی جیسے باکرہ لونڈی سے۔ اس وقت اے سلمان رضی اللہ عنہ! امراء فاسق ہوں گے اور وزراء فاجر ہوں گے امانت دار خائن ہوں گے نمازیں ضائع کریں گے خواہشات نفسانی کی اتباع کریں گے۔ اے سلمان رضی اللہ عنہ اگر تم

لوگ یہ زمانہ پاؤ تو تم نمازیں اپنے وقت پر پڑھنا اس وقت اے سلمان رضی اللہ عنہ کچھ قیدی مشرق سے کچھ مغرب سے آئیں گے اجسام تو انسانوں جیسے لیکن ان کے قلوب شیاطین جیسے ہوں گے نہ وہ چھوٹوں پر رحم کریں گے نہ بڑوں کی عزت کریں گے اس وقت اے سلمان رضی اللہ عنہ! لوگ اس بیت اللہ (مسجد الحرام) کا حج کریں گے لیکن امراء تو محض سیر و تفریح کے طور اور دولت مند لوگ کاروبار و تجارت کے لئے۔ مساکین و فقراء گداگری (سوال کرنے) کیلئے اور قراء علماء حفاظ ریاء شہرت کیلئے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: یارسول اللہ ﷺ کیا ایسے ہوگا؟

رسول کریم ﷺ: ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اے سلمان رضی اللہ عنہ جھوٹ پھیل جائے گا اور دمدار ستارہ ظاہر ہوگا امور تجارت میں بیوی اپنے شوہر کا ہاتھ بٹائے گی اور بازار سمٹ جائیں گے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: بازاروں کے سمٹنے کا کیا مطلب؟

رسول کریم ﷺ: بازار کا مندا ہونا گاہکوں کی کمی کی وجہ سے رائج نہ ہونا اور منافع کی کمی پھر اس وقت اے سلمان! اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس میں زرد رنگ کے سانپ ہوں گے جو علماء کی کھوپڑیوں کو اچک کر لے جائیں گے اس لئے کہ وہ برائیوں کو دیکھتے تھے لیکن روکتے نہیں تھے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: یارسول اللہ ﷺ کیا ایسے ہوگا؟

رسول کریم ﷺ: ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی

جان ہے۔ (رواہ مردویہ)

92- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ ائمہ (خلفاء، شاہان مملکت وغیرہ) کے ظلم کے وقت (جیسے باب اول میں تفصیل گزری ہے اور ظلم ہو رہا ہے اور تا قیامت ختم ہونے کے امکانات کم ہیں) تقدیر کی تکذیب پر (اب بھی کمیونسٹ، دہریوں کے علاوہ منکرین حدیث اور نیچری قسم کے لوگ تقدیر کی تکذیب کر رہے ہیں زمانہ سابق میں فرقہ قدریہ وغیرہ کرتے رہے) اور ستاروں پر ایمان (نجومیوں وغیرہ سے حساب کرانے و دیگر عاملوں کے ہتھکنڈے وغیرہ) اور لوگ امانت کو مال غنیمت بنائیں گے اور زکوٰۃ کو تاوان اور فاحشہ کی ملاقات کو زیارت سے تعبیر کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الفاحشہ کی زیارت کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا! کہ وہ فاسقوں میں سے ایک کھانے پینے کا انتظام کرے گا دوسرا عورت کو لائے گا اور اسے کہے گا کہ اس سے جو تو کرتا تھا (زنا وغیرہ) اس طرح سے وہ ایک دوسرے کی ملاقات کریں گے جب ایسی صورت حال ہوگی تو اے ابن الخطاب! میری امت کی تباہی ہے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا والبزار)

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہتر (۷۲) عادات و خصلتیں قیامت کے قرب میں ہوں گے۔ جب تم دیکھو:

1- لوگ نمازیں نہیں پڑھتے۔

2- امانتیں ضائع کرتے ہیں۔

3- سود کھا رہے ہیں۔

4- جھوٹ کو حلال سمجھ رہے ہیں۔

5- خونریزی کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔

6- تعمیرات میں مست ہیں۔

7- دین کو دنیا کے عوض بیچ رہے ہیں۔

8- قطع رحمی کر رہے ہیں۔

9- فیصلہ میں کمزوری۔

10- جھوٹ کو سچ سمجھ رہے ہیں یا جھوٹ کو سچ ثابت کر رہے ہیں۔

11- ظلم عام ہو رہا ہے۔

12- کثرتِ طلاق۔

13- موت اچانک (پہلے باب میں گزرا۔ اب ہارٹ فیل عام ہو گیا)

14- خیانتی کو امین اور امین کو خیانتی سمجھا جا رہا ہے۔

15- جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جا رہا ہے۔

16- بہتان تراشی عام ہو رہی ہے۔

17- بارشوں کی کثرت۔

18- اسقاطِ حمل کی کثرت۔

19- کمینے زیادہ ہوں گے۔

20 اچھے لوگوں کی کمی۔

21 امراء فاجر و فاسق۔

22- وزراء جھوٹے۔

23- امانت دار خیانتی۔

24- قوم کے سردار ظالم۔

25- قراء (علماء وحفاظ) فاسق مقررین وواعظین کی کثرت ایسے لباس پہنیں گے گویا تمہیں بھیڑ، دنبہ مس کر رہے ہیں یعنی قیمتی لباس پہنیں گے ان کے قلوب مردار سے زیادہ بدبودار ہوں گے یعنی بدکردار اور بے عمل ہوں گے اور ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے یعنی بداخلاق اور بے مروت ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں فتنے میں مبتلا فرمائے گا اور یہود ظالموں کی طرح حیران وششدر رہوں گے۔

26- روپے پیسے کی ریل پیل۔

27- دنیا و دولت کی طلب۔

28- خطباء مقررین واعظین کی کثرت۔

29- امر بالمعروف کی کمی۔

30- قرآن مجید آراستہ کرنا۔

31- مسجدیں منقش (نقش ونگار) ہوں گی۔

32- مسجدوں کے لمبے لمبے منبر بنائے جائیں گے۔

33- دلوں میں فرق آجائے گا۔

34- شراب بکثرت پی جائے گی۔

35- حدود وتعزیرات شرعیہ معطل ہو جائیں گی یعنی ان کا اجراء نہ ہوگا۔

36- کنیزیں اپنے مالک جنیں گے۔

37- پاؤں ننگے، جسم ننگے لوگ بادشاہ (امیر) دولت مند ہو جائیں گے۔

38- امور تجارت میں عورت شوہر کا ہاتھ بٹائے گی۔

39- مرد عورتوں کی شکلوں میں ہوں گے عورتیں مردوں کی شکلوں میں۔

40- غیر اللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی۔

-41 مرد بغیر طلب کے گواہی دے گا۔

-42 السلام علیکم کہنا جان پہچان کی وجہ سے ہوگا۔

-43 علم حاصل کرنا دین کیلئے نہیں ہوگا بلکہ کاروبار وغیرہ کیلئے ہوگا۔

-44 عمل آخرت کے عوض دنیا و دولت حاصل کی جائے گی۔

-45 مال غنیمت ذاتی دولت بنائی جائے گی۔

-46 امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا۔

-47 زکوۃ کو تاوان (ٹیکس) سمجھا جائے گا۔

-48 قوم کا لیڈر رذیل ترین ہوگا۔

-49 مرد اپنے باپ کی نافرمانی کرے گا۔

-50 ماں پر ظلم کرے گا۔

-51 اپنے دوست سے احسان و مروت کرے گا۔

-52 بیوی کی اطاعت کرے گا۔

-53 فاسقوں، فاجروں کی مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی۔

-54 گانے بجانے والی لونڈیاں اور سرورو گانے راستوں (سڑکوں) پر عام ہوں گے۔

-55 راستوں پر کھلم کھلا شراب پی جائے گی۔

-56 فخریہ طور ظلم کیا جائے گا۔

-57 فیصلے بکیں گے۔

-58 پولیس و فوج وغیرہ بہت زیادہ رکھی جائیں گی۔

-59 قرآن سرورو گانے کی طرز پر پڑھا جائے گا۔

-60 شیخین وغیرہ پر لعن طعن کرنا۔

-61 ان امور کے ظہور کے بعد لوگ امور ذیل کا انتظار کریں گے۔

-62 سُرخ آندھی۔

-63 خسف (زمین کا دھنس جانا)

-64 مسخ (شکلیں تبدیل ہو جانا)

-65 آسمان سے پتھراؤ۔

-66 مختلف آیات وحوادث۔ (اخرجہ ابونعیم)

-93 جب قول ظاہر کو کیا جائے یعنی باتوں کے غازی اور نیک عمل چھپائے جائیں یعنی بے عملی ہی بے عملی ہو زبانوں سے اظہار محبت لیکن دلوں میں اختلاف (بغض وعداوت اور بغض وکینہ) ہو اس وقت ان پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے گا اور انہیں بہرا کر دے گا اور آنکھیں اندھی۔

(رواہ احمد وعبد بن حاتم عن سلمان موقوفا، والحسن بن سفیان والطبرانی وابن عساکر والدیلمی)

علم کے اظہار کا یہ عالم ہے کہ معمولی دینی، دنیوی تعلیم والے خود کو بڑا عالم اور تعلیم یافتہ ظاہر کرتا ہے۔ بے عملی کی حالت زبوں سے زبوں تر ہے۔ ظاہر میں محبت اور دل میں بغض وعداوت کا دور دورہ ہے۔

93- روایات امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

ہمیں چاہیے کہ اس باب کو ہم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت پر ختم کریں اکثر جو نشانیاں بیان ہو چکی ہیں اور کچھ مزید ہیں تبرک کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کی نشانی ہے جب تم دیکھو کہ:

-1 لوگ نمازیں ضائع کر رہے ہیں (نہیں پڑھتے یا لاپرواہی سے جس میں تعدیل ارکان وغیرہ نہیں ہوتے)

-2 امانتیں ضائع کر رہے ہیں۔

-3 کبیرہ گناہوں کو حلال سمجھ رہے ہیں۔

-4 سود کھا رہے ہیں۔

-5 رشوت کا بازار گرم ہے۔

-6 مضبوط عمارتیں بنا رہے ہیں۔

-7 خواہشات نفسانیہ کے بندے بن رہے ہیں۔

-8 دین دنیا کے عوض بیچ رہے ہیں۔

-9 قرآن مجید سرورو گانوں کے طرز پر پڑھ رہے ہیں۔

-10 درندوں کے چمڑوں سے گدی بنا کر استعمال کرتے ہیں۔

-11 مسجدوں کو راستے (سڑکیں) بنا رہے ہیں۔

-12 ریشمی لباس پہن رہے ہیں۔

-13 ظلم کی حد کر رہے ہیں۔

-14 زنا پھیل رہا ہے۔

-15 طلاق دینے کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔

-16 خیانتی کو امین اور امین کو خیانتی سمجھ رہے ہیں۔

-17 بارشوں کی کثرت ہو رہی ہے۔

-18 اولاد میں سخت غصہ ہے۔

-19 امراء فاجر و فاسق ہیں۔

-20 وزراء جھوٹے ہیں۔

-21 امین خیانتی ہیں۔

-22 لیڈر ظالم ہیں۔

23- علماء کی قلت ہے۔

24- قُراء کی کثرت ہے۔

25- فقہ دانوں کی کمی ہے۔

26- قرآن مجید کو آراستہ کیا جا رہا ہے۔

27- مسجدیں منقش (نقش ونگار) ہیں۔

28- لمبے لمبے منبر بنائے جا رہے ہیں۔

29- قلوب میں فساد آ گیا ہے۔

30- گانے بجانے والی لونڈیاں تیار کی جا رہی ہیں۔

31- سرور گانے حلال سمجھے جا رہے ہیں۔

32- شراب پی جا رہی ہے۔

33- حدود شرعیہ کو معطل کیا جا رہا ہے۔

34- مہینے گھٹ رہے ہیں (یعنی اوقات گزرنے میں دیر نہیں لگتی) عہد و پیمان توڑا جا رہا ہے۔

35- تجارت میں بیوی خاوند کا ہاتھ بٹا رہی ہے۔

36- عورتیں سواریوں کی سواری کر رہی ہیں۔ (یعنی انہیں خود چلاتی ہیں، موٹر، کار وغیرہ چلانا اسی میں شامل ہے جیسا کہ آج کل خواتین موٹر، کار وغیرہ چلاتی نظر آتی ہیں)

37- عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی شکلیں اختیار کر رہے ہیں۔

38- غیر اللہ کی قسمیں کھائی جا رہی ہیں۔

39- بن بلائے گواہی دی جا رہی ہے۔

40- زکوٰۃ کو تاوان (ٹیکس) سمجھا جا رہا ہے۔

41- امانت کو غنیمت سمجھا جا رہا ہے۔
42- مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرتا ہے۔
43- ماں کی نافرمانی کرتا ہے۔
44- دوست کو قریب لاتا ہے۔
45- باپ کو دور رکھتا ہے۔
46- حکومتیں و دیگر عہدے وارثت سمجھے جا رہے ہیں۔
47- اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں کو گالی دیتے ہیں۔
48- کسی کی عزت و احترام اِس کے شر سے بچنے کیلئے ہو۔
49- جاہل منبروں پر ہوں۔
50- مردوں کا تاج پہننا یعنی شاہی لباس یا امراء جیسی سج دھج کا شوق۔
51- پولیس و فوج کی کثرت۔
52- مضبوط عمارات۔
53- مردوں کا امردوں سے لواطت کی وجہ سے عورتوں سے مستغنی ہونا۔
54- عورتوں کا عورتوں سے برائی کی وجہ سے مردوں سے مستغنی ہونا۔
55- خطباء و علماء کا منبروں پر تقریروں کی کثرت۔
56- علماء کا شاہانِ وقت کی طرف جھکاؤ پھر جو وہ چاہیں گے ان کیلئے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کا فتویٰ دیں گے۔
57- علماء کا علم حاصل کرنا صرف روپیہ پیسہ کمانے کیلئے ہوگا۔
58- مال و دولت شریر لوگوں کے پاس ہوگا۔
59- قطع رحمی عام ہوگی۔
60- تم لوگ عام محفلوں میں شراب پیؤ گے۔

61- جوا کھیلنا۔

62- محتاجوں کو زکوٰۃ نہیں دو گے۔

63- زکوٰۃ کو تاوان (ٹیکس) سمجھو گے۔

64- بری الذمہ شخص کو قتل کر دینا تاکہ عوام کا غیظ و غضب بھڑک اٹھے۔

65- تمہاری مختلف خواہشات ہوں گی۔

66- عطیہ وغیرہ غلاموں (نوکروں) کو دیئے جائیں گے۔

67- ناپ و تول میں کمی کی جائے گی۔

68- تمہارے امور بیوقوفوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔ (رواہ ابوالشیخ، وعویس والدیلمی)

مقام کی مناسبت سے ہم چند احادیث یہاں درج کرتے ہیں:

1- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فتنہ و فساد کے دور میں عبادت کرنا ایسے ہے جسے میری طرف ہجرت کرنا۔" (رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ)

2- زبیر بن عدی سے مروی ہے کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے حجاج کی شکایت کی تو فرمایا:

"صبر کرو تم پر ہر آنے والا زمانہ پہلے زمانے سے بُرا ہوگا حتی کہ اپنے رب سے ملو۔ یہ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔"

(رواہ بخاری، ترمذی)

3- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں اپنے امتی پر ائمہ (خلفاء بادشاہ) گمراہ کرنیوالوں سے ڈرتا ہوں جب میری امت میں تلوار رکھی جائے گی (میدان میں آئے گی پھر تا قیامت نہیں اٹھائی جائے گی)" (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

4- حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے پیچھے صبر کے دن آ رہے ہیں اس میں صبر کرنے والا ایسے ہوگا جیسے آج تم (مرتبہ میں) ہو اور اسے تمہارے پچاس (صحابہ) جیسا اجر نصیب ہوگا۔'' (رواہ الطبرانی)

5- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تیرا کیا حال ہوگا جب تو گھٹیا لوگوں میں ہوگا ان کے معاہدے اور امانتیں فاسد ہوں گے اور آپس میں اختلاف کریں گے۔''

پھر آپ ﷺ نے انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرمایا یہ اختلاف کا اشارہ تھا۔ انہوں نے عرض کی:

''پھر میرے لئے کیا حکم ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے اہل وعیال کے ساتھ گھر میں بیٹھا رہ (گوشہ نشینی اختیار کر) اور زبان کو قابو میں رکھ جس امر کو تو جانتا ہے اسے لے جو نہیں جانتا اسے چھوڑ دے اپنے امور کی حفاظت کر دوسروں کے درپے نہ ہو۔'' (رواہ ابوداؤد والنسائی)

اسے ایک پنجابی شاعر نے یوں ادا کیا ہے:

6- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کے آخر میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

''یارسول اللہ ﷺ ہمیں کیا حکم ہے؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم اس وقت اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔" (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

7- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت پر آخری زمانہ میں سخت بلا و مصیبت آئے گی اس میں سے وہی نجات پائے گا جو اللہ تعالیٰ کے دین کی معرفت رکھ کر اپنی زبان اور قلب سے جہاد کرے پس وہ جس کیلئے سبقت کرنے والوں نے سبقت کی اور وہ مرد جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو پہچانا اور اس کی تصدیق کی۔" (رواہ ابونصر السجزی وابونعیم)

8- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی:

"یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد کوئی شر واقع ہوگا؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہیں جو ان کے بلاوے کا جواب دے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔"

کسی نے عرض کی:

"یا رسول ﷺ آپ ان کی نشانی بتایئے وہ کون لوگ ہیں؟"

فرمایا:

"وہ ہماری صورتوں اور شکلوں میں ہوں گے یعنی انسان ہوں گے وہ ہماری زبانوں کی باتیں کریں گے یعنی دین کی باتیں کریں گے لیکن ہوں گے دین کے دشمن۔"

میں نے عرض کی:

"اگر میں انہیں پاؤں یعنی ان سے ملاقات کروں تو ان کے متعلق ہمیں آپ کا کیا حکم ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اہل اسلام کی جماعت (اہل سنت) اوران کے امام (مقتداء و پیشوا) کولازم پکڑنا''

میں نے عرض کی:

''جماعت نہ ہواور نہ ہی امام تو پھر کیا کروں؟''

فرمایا:

''پھر ان تمام فرقوں (گمراہ پارٹیوں) سے علیحدہ رہنا اگرچہ درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑنا پڑے اوراسی تمہیں موت آجائے اورتم اسی حالت میں ہوتو نجات کی امید کی جاسکتی ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی (فی سنن الکبریٰ) حاکم، ابن حیان ابن ابی شیبہ، بزار، طیالسی، ابونعیم فی ''الحیلۃ'' ابوعوانہ طبرانی (''فی الاوسط'') اور نعیم (فی ''الفتن'') نے روایت کیا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ میرے بعد ائمہ (خلفاء بادشاہ) ہوں گے وہ میری سیرت پر نہ چلیں گے اور نہ ہی میری سنت پر عمل کریں گے ان میں بعض ایسے لوگ ہوں گے جن کے قلوب شیاطین کے قلوب کے مطابق ہوں گے اور ان کے اجسام انسانوں جیسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''یارسول اللہ ﷺ اگر انہیں میں پاؤں تو کیا کروں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''سننا اور امیر (حاکم وقت) کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تمہاری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے۔'' (رواہ مسلم)

9- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے ابوذر! تیرا حال کیسا ہوگا؟ جب تو بیکار لوگوں میں ہوگا۔''

اس پر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ملائیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''یارسول اللہ ﷺ مجھے اس وقت کیا کرنا چاہیے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''صبر کرنا، صبر کرنا لوگوں سے ان کی عادت کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ یعنی اخلاق سے پیش آنا لیکن ان کے غلط اعمال کے خلاف کرنا۔'' (رواہ الحاکم والبیہقی فی الزھد)

10- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب فتنہ جوش میں ہو تو اس کے قریب مت جانا، جب پیش آئے تو خود کو اس کے آگے نہ کرنا، جب تمہاری طرف رخ کرے تو اہل فتنہ کو خوب دبانا۔''

11- حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے خالد! میرے بعد بدعات (سیئہ) اور فتنے اٹھیں گے اور افتراق واختلاف ہوگا اگر استطاعت ہو تو مقتول ہونا منظور کرنا نہ کہ قاتل ہونا۔''

(رواہ احمد وابن ابی شیبہ ونعیم بن حماد والطبرانی والبغوی والباوردی وابن وقانع وابونعیم والحاکم)

12- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آخر زمانہ میں ظالموں کے حامی ومددگار (پولیس وفوج) ہوگی۔ وہ صبح کریں گے تو غضب خدا میں اور شام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، ان سے بچ کر رہنا کہ کہیں تم ان کے ہمراز

(ہم پیالہ وہم نوالہ) نہ ہونا۔"

13- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم ایسے دور میں ہو کہ تم میں سے کوئی دسویں حصہ پر عمل کرے جس کا وہ مامور ہے تو ہلاک ہوگا ایک زمانہ آئے گا اس میں دسویں حصہ پر اگر عمل کرے جس کا وہ مامور ہے تو وہ نجات پا جائے گا۔" (رواہ الترمذی)

14- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو شام کو (جیسے کہ ان کی عادت تھی کہ ہر جمعرات کو نصیحت فرماتے تھے) اپنے ساتھیوں کو فرماتے تھے:

"عنقریب زمانہ آئے گا اور ایک دوسرے پر بہت زیادہ لعنت کی جائے گی رشوت وزناء عام پھیل جائے گا آخرت دنیا کے بدلے میں بیچیں گے پس جب تو اسے دیکھے تو نجات نجات۔"

عرض کی گئی:

"نجات کیسے؟"

فرمایا:

"اپنے گھر کے کونوں میں سے ایک کونہ پکڑ لے اور اپنی زبان اور ہاتھ کو روک لے۔" (رواہ ابن ابی الدنیا)

15- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے میرے سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے ان میں سے ہر نبی علیہ السلام کے حواری اور اصحاب ہوتے جو اپنے نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے اور ان کی اقتداء کرتے۔ پھر ان کے بعد ان کی نالائق اولاد پیدا ہوئی جو وہ کہتے خود اس پر عمل

کرتے اور وہ عمل کرتے جس کے وہ مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان سے زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان سے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اس کے سوا جو بھی ہے اسے رائی برابر بھی ایمان نصیب نہیں۔"

(رواہ مسلم)

16- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے حلال کھایا اور میری سنت پر عمل کیا اور لوگوں کو اپنی تکالیف سے امن و سلامتی میں رکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

ایک مرد نے عرض کی:

"یا رسول اللہ ﷺ! ایسے لوگ (صحابہ) آج کل بہت زیادہ ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اور عنقریب میرے بعد کے زمانوں میں ہوگا۔" (رواہ الترمذی)

17- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

"بیٹے! اگر تمہیں قدرت ہے کہ صبح و شام میں تیرے دل میں کسی کے بارے میں معمولی بھی غل و غش نہ ہو تو ایسے کرنا پھر فرمایا بیٹا یہی میری سنت ہے جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔" (رواہ الترمذی)

18- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے فسادات کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا تو

اس کے لئے سو(۱۰۰)شہیدوں کا ثواب ہے۔" (رواہ بیہقی)

19- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"جس نے فسادات کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔" (طبرانی فی الاوسط)

❁❁❁❁

تیسرا حصہ

وہ بڑی نشانیاں جو بالکل قیامت کے قریب ہوں گی جن کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی

ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ

امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق احادیث وروایات بیشمار ہیں۔ حضرت محمد بن الحسن الاسنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "مناقب الشافعی" میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ وہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم سے ہیں۔

اکثر روایات میں آپ کا اسم گرامی محمد ہے امام احمد کی روایت میں آپ کا نام احمد ہے آپ کے والد گرامی کا نام عبداللہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے صحیح روایت میں یہی مروی ہے۔ (ابوداؤد والترمذی) اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا یعنی عبداللہ ہوگا۔

آپ کا لقب امام مہدی ہے۔ آپ کا یہ لقب اس لئے ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حق کی ہدایت بخشی دوسرا لقب جابر ہے اس لئے کہ آپ امت مصطفےٰ ﷺ کا جبر قلوب فرمائیں گے غلط اور ٹوٹے دلوں کو سنواریں گے یا اس لئے کہ جابر و ظالم لوگوں پر قہر وغضب فرمائیں گے اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے یعنی نیست و نابود

فرمائیں گے۔

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی۔

روایات مختلفہ مذکورہ کی تطبیق یوں ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین ہوں گے۔

آپ کی ولادت مدینہ شہر میں ہوگی۔ (رواہ ابونعیم) تذکرۃ القرطبی میں ہے آپ کا مولد بلاد مغرب ہے وہاں سے تشریف لائیں گے سمندر عبور کر کے (آئندہ کاروائی جاری فرمائیں گے) آپ کی بیعت مکہ شریف میں رکن و مقام کے درمیان عاشوراء کی شب میں ہوگی۔ ولادت گاہ سے ہجرت کر کے بیت المقدس تشریف لے جائیں گے۔ مدینہ پاک آپ کی ہجرت کے بعد ویران ہو جائے گا اور وہ جانوروں وحشیوں کا مرکز ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ کے ویران ہونے کے بعد بیت المقدس آباد ہوگا۔

حلیہ امام مہدی رضی اللہ عنہ

وہ گندمی رنگ والے، روشن پیشانی والے اور ناک ستون والے، اونچی بینی والے، ان کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا چمکتا چہرہ گویا وہ ایک روشن ستارہ ہے ان کا رنگ عربوں جیسا لیکن جسم اسرائیلی مردوں جیسا ہوگا، زبان میں ذرا ثقل ہوگا جب بولنے میں تکلف ہوگا تو اپنی بائیں ران پر دایاں ہاتھ ماریں گے، چالیس سالہ ہوں گے جب دعویٰ کریں گے بعض روایات میں تیس سے چالیس سال کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ کے لئے خشوع کرنے والے جیسے گدھ خشوع سے دونوں پر بچھاتی ہے ان پر دو بھاری قبائیں ہوں گی یعنی دو بھاری قبائیں پہنے ہوں گے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ متوفی ۹۱۱ھ نے احادیث سے یہ

الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

آپ سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کریں گے نیند والے کو نہ جگائیں گے اور نہ ناحق خون بہائیں گے کوئی سنت ایسی نہیں جسے زندہ نہ فرمائیں اور ہر بدعت سیئہ کو مٹائیں گے، آخری زمانہ میں دین کو زندہ کریں گے جیسے رسول اللہ ﷺ نے اول میں اسے قائم فرمایا تمام دنیا کے بادشاہ ہوں گے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین نے تمام سرزمین کی بادشاہی کی۔ صلیب توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے مسلمانوں کی طرف الفت ونعمت لوٹائیں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے جور وستم اور ظلم سے پُر تھی مال ودولت مٹھی بھر بھر کر دیں گے اس کی گنتی نہ کر سکے گا بہت سا مال برابری کے طور تقسیم کریں گے یعنی کسی کے لئے کوئی خاص رعایت نہ ہوگی ان سے آسمان وزمین کے ساکن راضی ہوں گے اور پرندے خلاء میں اور وحشی جنگلوں میں اور مچھلیاں دریاؤں میں۔ امت مصطفےٰ ﷺ کے قلوب کو غناء دولت سے بھرپور فرمادیں گے یہاں تک کہ اعلان ہوگا کہ کسی کو مال کی ضرورت ہو تو آئے جتنا جی چاہئے لے جائے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ امت مصطفےٰ ﷺ کو نعمتوں سے مال مالا فرمائیں گے نیک اور برے کے لئے نعمت کی کوئی تفریق نہ ہوگی اور ایسی نعمت امت پر کبھی نہ سنی گئی۔ آسمان سے اتنی بارش ہوگی کہ آسمان پر ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا اور زمین اپنی کوئی جگہ سبزی نہ چھوڑے گی مگر وہ تمام اُگا دے گی آپ کے زمانہ میں خوب جنگیں ہوں گی خزانے ظاہر ہوں گے مابین منافقین کے مدائن فتح ہوگا۔ شاہان ہند آپ کے پاس آئیں گے ان کے خزانوں سے بیت المقدس کو آراستہ کیا جائے گا عوام آپ کے پاس ایسے بھاگ کر آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پاس یہاں تک کہ لوگ پہلے (نبوی دور) کی طرح ہوں گے۔

تین ہزار ملائکہ کرام آپ کی مدد کیلئے حاضر ہوں گے جو آپ کے مخالفین کے چہروں اور دبروں (کولھوں) پر کوڑے ماریں گے۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی فوج کے مقدمۃ الجیش اور حضرت اسرافیل علیہ السلام آپ کی فوج کے ساقۃ ہوں گے۔

آپ کے زمانہ میں بکری اور بھیڑیا ایک جگہ چریں گے ننھے بچے سانپوں اور بچھوؤں سے کھلیں گے۔ انہیں وہ موذی ضرر نہ پہنچائیں گے، انسان ایک مدزمین میں بیج ڈالے گا تو سات سو پیداوار ہوگی (مد) ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار اہل حجاز کے نزدیک 3/1 اور اہل عراق کے نزدیک 2 رطل ہے۔ ربا، زنا، شراب خوری سب دنیا میں ختم ہو جائیں گے عمریں بڑی ہوں گی امانتیں ادا کی جائیں گی (خیانت کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا) شرارتی لوگ ہلاک ہو جائیں گے آل محمد ﷺ سے بغض رکھنے والے مٹ جائیں گے تمام مخلوق آل محمد ﷺ سے محبت کرنے والی ہوگی اور اللہ تعالیٰ امام مہدی کی برکت سے تمام اندھے فتنے مٹا دے گا۔ تمام روئے زمین امن کا گہوارہ ہوگی یہاں تک کہ پانچ اکیلی عورتیں حج کو جائیں گی اور ان کے ساتھ مرد ہوگا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔

مذکورہ بالا بعض امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی منسوب ہیں مثلاً صلیب توڑنا، خنزیر کا قتل تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ ہر دونوں ایسا کریں گے۔
(القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر)

وہ علامات جن سے امام مہدی رضی اللہ عنہ آسانی سے پہچانے جائیں گے

1- امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی قمیض مبارک اور تلوار، بے سلا مخملی سیاہی کی ملاوٹ کا جھنڈا، تہ بند جسے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ تک نہ کھولا گیا اور نہ پھیلایا گیا۔ اس جھنڈے پر لکھا

ہوگا: البیعة للّٰہ۔ ”اللہ تعالیٰ کیلئے بیعت“۔

2- آپ کے سر پر بادل ہوں گے جس میں سے منادی پکارے گا:

هٰذَا الْمَهْدِیُّ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ فَاتَّبِعُوْهُ۔

”یہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہیں ان کی اتباع کرو“۔

اور اس سے ایک ہاتھ ظاہر ہو کر امام مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا اشارہ کرتا ہوگا۔

3- خشک لکڑی خشک زمین میں بوئی جائے گی تو وہ سبز ٹہنی پتوں سمیت نمودار ہوگی۔

4- امام مہدی رضی اللہ عنہ سے ان علامات کا کوئی سوال کرے گا تو آپ ہوا میں اڑنے والے پرندے کو اشارہ کریں گے تو وہ پرندہ اڑ کر آپ کے ہاتھ پر بیٹھے گا۔

5- ایک لشکر جو آپ کے ہاں حاضری کا ارادہ رکھتا ہوگا تو وہ مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء میں دھنس جائے گا۔

6- آسمان پر منادی ندا کرے گا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے جابر، ظالم لوگوں اور منافقوں اور ان کے لشکروں کو جڑ سے نکال پھینکا ہے اور تم پر امت مصطفی ﷺ سے بہترین بزرگ والی مقرر کیا ہے مکہ شریف جاؤ وہیں مہدی ہیں ان کا نام محمد بن عبداللہ ہے ﷺ۔

7- زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے کے ستونوں کی طرح ظاہر کرے گی۔

8- عوام میں استغناء (بے نیازی) اور زمین کی برکات کی کثرت۔

9- کعبہ معظّمہ میں جو خزانہ مدفون ہے اسے امام مہدی رضی اللہ عنہ نکال کر فی سبیل اللہ تقسیم کریں گے۔ (رواہ ابو نعیم عن علی کرم اللہ وجہہ)

10- غار انطا کیہ سے بحیرہ طبریہ سے تابوت السکینہ نکال کر اٹھایا جائے گا اور بیت المقدس میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا پس جب یہودیوں نے انہیں دیکھا تو اسلام لے آئے مگر ان میں سے تھوڑے (یعنی

تھوڑے ایمان نہ لائے)

11- بنی اسرائیل کی طرح آپ کیلئے دریا پھٹ جائے گا۔

12- آپ کیلئے خراسان سے جھنڈے آئیں گے اور آپ بیعت کا پیام بھیجیں گے۔

13- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی آپس میں ملاقات ہو گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

14- آپ کے حلیہ میں لکھا گیا ہے کہ آپ سیرت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں گے اور آپ کی زبان میں ثقل ہو گا۔

وہ علامات جو آپ کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوں گی

1- دریائے فرات پھٹے گا پہاڑ سے سونا کھلم کھلا نظر آئے گا۔

2- پہلی رمضان شریف میں چاند گرہن ہو گا اسی دن دوپہر کو سورج گرہن ہو گا اور ایسا زمین و آسمان کی تخلیق سے اس وقت تک پہلے کبھی نہیں ہوا۔

3- ماہ رمضان میں دوبار چاند گرہن ہو گا اور یہ پہلے چاند گرہن کے منافی نہیں جیسا کہ واضح ہے۔

4- دمدار ستارہ چمکتا ہوا نمودار ہو گا۔

5- تین یا سات راتیں مشرق کی جانب تین یا سات راتیں بڑی آگ ظاہر ہو گی۔

6- آسمان پر تاریکی چھا جائے گی۔

7- آسمان میں سرخی ظاہر ہو کر تمام کناروں میں پھیل جائے گی لیکن یہ معروف سرخی جیسی نہیں ہو گی۔

8- ملک شام میں بستی حرستا زمین میں دھنس جائے گی۔

23- علماء کی قلت ہے۔

24- قُراء کی کثرت ہے۔

25- فقہ دانوں کی کمی ہے۔

26- قرآن مجید کو آراستہ کیا جا رہا ہے۔

27- مسجدیں منقش (نقش و نگار) ہیں۔

28- لمبے لمبے منبر بنائے جا رہے ہیں۔

29- قلوب میں فساد آ گیا ہے۔

30- گانے بجانے والی لونڈیاں تیار کی جا رہی ہیں۔

31- سرور گانے حلال سمجھے جا رہے ہیں۔

32- شراب پی جا رہی ہے۔

33- حدود شرعیہ کو معطل کیا جا رہا ہے۔

34- مہینے گھٹ رہے ہیں (یعنی اوقات گزرنے میں دیر نہیں لگتی) عہد و پیمان توڑا جا رہا ہے۔

35- تجارت میں بیوی خاوند کا ہاتھ بٹا رہی ہے۔

36- عورتیں سواریوں کی سواری کر رہی ہیں۔ (یعنی انہیں خود چلاتی ہیں، موٹر، کار وغیرہ چلانا اسی میں شامل ہے جیسا کہ آج کل خواتین موٹر، کار وغیرہ چلاتی نظر آتی ہیں)

37- عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی شکلیں اختیار کر رہے ہیں۔

38- غیر اللہ کی قسمیں کھائی جا رہی ہیں۔

39- بن بلائے گواہی دی جا رہی ہے۔

40- زکوٰۃ کو تاوان (ٹیکس) سمجھا جا رہا ہے۔

41- امانت کو غنیمت سمجھا جا رہا ہے۔

42- مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرتا ہے۔

43- ماں کی نافرمانی کرتا ہے۔

44- دوست کو قریب لاتا ہے۔

45- باپ کو دور رکھتا ہے۔

46- حکومتیں و دیگر عہدے وارثت سمجھے جا رہے ہیں۔

47- اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں کو گالی دیتے ہیں۔

48- کسی کی عزت و احترام اس کے شر سے بچنے کیلئے ہو۔

49- جاہل منبروں پر ہوں۔

50- مردوں کا تاج پہننا یعنی شاہی لباس یا امراء جیسی سج دھج کا شوق۔

51- پولیس و فوج کی کثرت۔

52- مضبوط عمارات۔

53- مردوں کا امردوں سے لواطت کی وجہ سے عورتوں سے مستغنی ہونا۔

54- عورتوں کا عورتوں سے برائی کی وجہ سے مردوں سے مستغنی ہونا۔

55- خطباء و علماء کا منبروں پر تقریروں کی کثرت۔

56- علماء کا شاہانِ وقت کی طرف جھکاؤ پھر جو وہ چاہیں گے ان کیلئے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کا فتویٰ دیں گے۔

57- علماء کا علم حاصل کرنا صرف روپیہ پیسہ کمانے کیلئے ہوگا۔

58- مال و دولت شریر لوگوں کے پاس ہوگا۔

59- قطع رحمی عام ہوگی۔

60- تم لوگ عام محفلوں میں شراب پیؤ گے۔

61- جوا کھیلنا۔

62- محتاجوں کو زکوۃ نہیں دو گے۔

63- زکوۃ کو تاوان (ٹیکس) سمجھو گے۔

64- بری الذمہ شخص کو قتل کر دینا تا کہ عوام کا غیظ و غضب بھڑک اٹھے۔

65- تمہاری مختلف خواہشات ہوں گی۔

66- عطیہ وغیرہ غلاموں (نوکروں) کو دیئے جائیں گے۔

67- ناپ و تول میں کمی کی جائے گی۔

68- تمہارے امور بیوقوفوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔ (رواہ ابوالشیخ، وعویس والدیلمی)

مقام کی مناسبت سے ہم چند احادیث یہاں درج کرتے ہیں:

1- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فتنہ و فساد کے دور میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔" (رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ)

2- زبیر بن عدی سے مروی ہے کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے حجاج کی شکایت کی تو فرمایا:

"صبر کرو تم پر ہر آنے والا زمانہ پہلے زمانے سے برا ہو گا حتی کہ اپنے رب سے ملو۔ یہ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔"

(رواہ بخاری، ترمذی)

3- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں اپنے امتی پر ائمہ (خلفاء بادشاہ) گمراہ کرنیوالوں سے ڈرتا ہوں جب میری امت میں تلوار رکھی جائے گی (میدان میں آئے گی پھر تا قیامت نہیں اٹھائی جائے گی)" (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

4- حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے پیچھے صبر کے دن آرہے ہیں اس میں صبر کرنے والا ایسے ہوگا جیسے آج تم (مرتبہ میں) ہو اور اسے تمہارے پچاس (صحابہ) جیسا اجر نصیب ہوگا۔" (رواہ الطبرانی)

5- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تیرا کیا حال ہوگا جب تو گھٹیا لوگوں میں ہوگا ان کے معاہدے اور امانتیں فاسد ہوں گے اور آپس میں اختلاف کریں گے۔"

پھر آپ ﷺ نے انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرمایا یہ اختلاف کا اشارہ تھا۔ انہوں نے عرض کی:

"پھر میرے لئے کیا حکم ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اپنے اہل و عیال کے ساتھ گھر میں بیٹھا رہ (گوشہ نشینی اختیار کر) اور زبان کو قابو میں رکھ جس امر کو تو جانتا ہے اسے لے جو نہیں جانتا اسے چھوڑ دے اپنے امور کی حفاظت کر دوسروں کے درپے نہ ہو۔" (رواہ ابوداؤد والنسائی)

اسے ایک پنجابی شاعر نے یوں ادا کیا ہے:

6- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کے آخر میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

"یارسول اللہ ﷺ ہمیں کیا حکم ہے؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم اس وقت اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔'' (رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

-7 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت پر آخری زمانہ میں سخت بلا و مصیبت آئے گی اس میں سے وہی نجات پائے گا جو اللہ تعالیٰ کے دین کی معرفت رکھ کر اپنی زبان اور قلب سے جہاد کرے پس وہ جس کیلئے سبقت کرنے والوں نے سبقت کی اور وہ مرد جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو پہنچانا اور اس کی تصدیق کی۔'' (رواہ ابونصر السجزی وابونعیم)

-8 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی:

''یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد کوئی شر واقع ہوگا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہیں جو ان کے بلاوے کا جواب دے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔''

کسی نے عرض کی:

''یا رسول ﷺ آپ ان کی نشانی بتایئے وہ کون لوگ ہیں؟''

فرمایا:

''وہ ہماری صورتوں اور شکلوں میں ہوں گے یعنی انسان ہوں گے وہ ہماری زبانوں کی باتیں کریں گے یعنی دین کی باتیں کریں گے لیکن ہوں گے دین کے دشمن۔''

میں نے عرض کی:

''اگر میں انہیں پاؤں یعنی ان سے ملاقات کروں تو ان کے متعلق ہمیں آپ کا کیا حکم ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اہل اسلام کی جماعت (اہل سنت) اوران کے امام (مقتداءو
پیشوا) کولازم پکڑنا۔"

میں نے عرض کی:

"جماعت نہ ہواورنہ ہی امام تو پھر کیا کروں؟"

فرمایا:

"پھر ان تمام فرقوں (گمراہ پارٹیوں) سے علیحدہ رہنا اگرچہ
درخت کی جڑ کودانتوں سے پکڑنا پڑے اوراسی تمہیں موت آجائے
اورتم اسی حالت میں ہوتو نجات کی امید کی جاسکتی ہے۔"

اس حدیث کوامام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی (فی سنن الکبریٰ) حاکم، ابن حیان ابن ابی شیبہ، بزار، طیالسی، ابونعیم فی "الحلیۃ" ابوعوانہ طبرانی ("فی الاوسط") اور نعیم (فی "الفتن") نے روایت کیا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کہ میرے بعد ائمہ (خلفاء بادشاہ) ہوں گے وہ میری سیرت پر نہ چلیں گے اورنہ ہی میری سنت پر عمل کریں گے ان میں بعض ایسے لوگ ہوں گے جن کے قلوب شیاطین کے قلوب کے مطابق ہوں گے اوران کے اجسام انسانوں جیسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

"یارسول اللہ ﷺ اگر انہیں میں پاؤں تو کیا کروں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"سننا اور امیر (حاکم وقت) کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تمہاری
پیٹھ پر مارے اورتیرا مال چھین لے۔" (رواہ مسلم)

9- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے ابوذر! تیرا حال کیسا ہوگا؟ جب تو بیکار لوگوں میں ہوگا۔"

اس پر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ملائیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

"یارسول اللہ ﷺ مجھے اس وقت کیا کرنا چاہیے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"صبر کرنا، صبر کرنا لوگوں سے ان کی عادت کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ یعنی اخلاق سے پیش آنا لیکن ان کے غلط اعمال کے خلاف کرنا۔" (رواہ الحاکم والبیہقی فی الزھد)

-10 حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب فتنہ جوش میں ہو تو اس کے قریب مت جانا، جب پیش آئے تو خود کو اس کے آگے نہ کرنا، جب تمہاری طرف رخ کرے تو اہل فتنہ کو خوب دبانا۔"

-11 حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے خالد! میرے بعد بدعات (سیئہ) اور فتنے اٹھیں گے اور افتراق واختلاف ہوگا اگر استطاعت ہو تو مقتول ہونا منظور کرنا نہ کہ قاتل ہونا۔"

(رواہ احمد وابن ابی شیبہ ونعیم بن حماد والطبرانی والبغوی والبارودی وابن وقانع وابونعیم والحاکم)

-12 حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"آخر زمانہ میں ظالموں کے حامی و مددگار (پولیس وفوج) ہوگی۔ وہ صبح کریں گے تو غضب خدا میں اور شام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، ان سے بچ کر رہنا کہ کہیں تم ان کے ہمراز

(ہم پیالہ وہم نوالہ) نہ ہونا۔"

13- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم ایسے دور میں ہو کہ تم میں سے کوئی دسویں حصہ پر عمل کرے جس کا وہ مامور ہے تو ہلاک ہوگا ایک زمانہ آئے گا اس میں دسویں حصہ پر اگر عمل کرے جس کا وہ مامور ہے تو وہ نجات پا جائے گا۔" (رواہ الترمذی)

14- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو شام کو (جیسے کہ ان کی عادت تھی کہ ہر جمعرات کو نصیحت فرماتے تھے) اپنے ساتھیوں کو فرماتے تھے:

"عنقریب زمانہ آئے گا اور ایک دوسرے پر بہت زیادہ لعنت کی جائے گی رشوت وزناء عام پھیل جائے گا آخرت دنیا کے بدلے میں بیچیں گے پس جب تو اسے دیکھے تو نجات نجات۔"

عرض کی گئی:

"نجات کیسے؟"

فرمایا:

"اپنے گھر کے کونوں میں سے ایک کونہ پکڑ لے اور اپنی زبان اور ہاتھ کو روک لے۔" (رواہ ابن ابی الدنیا)

15- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے میرے سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے ان میں سے ہر نبی علیہ السلام کے حواری اور اصحاب ہوتے جو اپنے نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے اور ان کی اقتداء کرتے۔ پھر ان کے بعد ان کی نالائق اولاد پیدا ہوئی جو وہ کہتے خود اس پر عمل

کرتے اور وہ عمل کرتے جس کے وہ مامور نہ ہوتے جوان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جوان سے زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جوان سے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اس کے سوا جو بھی ہے اسے رائی برابر بھی ایمان نصیب نہیں۔"

(رواہ مسلم)

16- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے حلال کھایا اور میری سنت پر عمل کیا اور لوگوں کو اپنی تکالیف سے امن وسلامتی میں رکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"
ایک مرد نے عرض کی:
"یا رسول اللہ ﷺ! ایسے لوگ (صحابہ) آج کل بہت زیادہ ہیں۔"
آپ ﷺ نے فرمایا:
"اور عنقریب میرے بعد کے زمانوں میں ہوگا۔" (رواہ الترمذی)

17- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:
"بیٹے! اگر تمہیں قدرت ہے کہ صبح وشام میں تیرے دل میں کسی کے بارے میں معمولی بھی غل وغش نہ ہو تو ایسے کرنا پھر فرمایا بیٹا یہی میری سنت ہے جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔" (رواہ الترمذی)

18- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے فسادات کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا تو

اس کے لئے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ہے۔" (رواہ بیہقی)

19- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"جس نے فسادات کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔" (طبرانی فی الاوسط)

تیسرا حصہ

وہ بڑی نشانیاں جو بالکل قیامت کے قریب ہوں گی جن کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی

ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ

امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق احادیث و روایات بیشمار ہیں۔ حضرت محمد بن الحسن الاسنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "مناقب الشافعی" میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ وہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم سے ہیں۔

اکثر روایات میں آپ کا اسم گرامی محمد ہے امام احمد کی روایت میں آپ کا نام احمد ہے آپ کے والد گرامی کا نام عبداللہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے صحیح روایت میں یہی مروی ہے۔ (ابوداؤد والترمذی) اور فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا یعنی عبداللہ ہوگا۔

آپ کا لقب امام مہدی ہے۔ آپ کا یہ لقب اس لئے ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حق کی ہدایت بخشی دوسرا لقب جابر ہے اس لئے کہ آپ امت مصطفےٰ ﷺ کا جبر قلوب فرمائیں گے غلط اور ٹوٹے دلوں کو سنواریں گے یا اس لئے کہ جابر و ظالم لوگوں پر قہر و غضب فرمائیں گے اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے یعنی نیست و نابود

فرمائیں گے۔

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی۔

روایات مختلفہ مذکورہ کی تطبیق یوں ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین ہوں گے۔

آپ کی ولادت مدینہ شہر میں ہوگی۔ (رواہ ابونعیم) تذکرۃ القرطبی میں ہے آپ کا مولد بلاد مغرب ہے وہاں سے تشریف لائیں گے سمندر عبور کر کے (آئندہ کاروائی جاری فرمائیں گے) آپ کی بیعت مکہ شریف میں رکن و مقام کے درمیان عاشوراء کی شب میں ہوگی۔ ولادت گاہ سے ہجرت کر کے بیت المقدس تشریف لے جائیں گے۔ مدینہ پاک آپ کی ہجرت کے بعد ویران ہو جائے گا اور وہ جانوروں وحشیوں کا مرکز ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ کے ویران ہونے کے بعد بیت المقدس آباد ہوگا۔

حلیہ امام مہدی رضی اللہ عنہ

وہ گندمی رنگ والے، روشن پیشانی والے اور ناک ستون والے، اونچی بینی والے، ان کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا چمکتا چہرہ گویا وہ ایک روشن ستارہ ہے ان کا رنگ عربوں جیسا لیکن جسم اسرائیلی مردوں جیسا ہوگا، زبان میں ذرا ثقل ہوگا جب بولنے میں تکلف ہوگا تو اپنی بائیں ران پر دایاں ہاتھ ماریں گے، چالیس سالہ ہوں گے جب دعویٰ کریں گے بعض روایات میں تیس سے چالیس سال کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ کے لئے خشوع کرنے والے جیسے گدھ خشوع سے دونوں پر بچھاتی ہے ان پر دو بھاری قبائیں ہوں گی یعنی دو بھاری قبائیں پہنے ہوں گے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ متوفی ۹۱۱ھ نے احادیث سے یہ

الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

آپ سنت مصطفی ﷺ پر عمل کریں گے نیند والے کو نہ جگائیں گے اور نہ ناحق خون بہائیں گے کوئی سنت ایسی نہیں جسے زندہ نہ فرمائیں اور ہر بدعت سیئہ کو مٹائیں گے، آخری زمانہ میں دین کو زندہ کریں گے جیسے رسول اللہ ﷺ نے اول میں اسے قائم فرمایا تمام دنیا کے بادشاہ ہوں گے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین نے تمام سرزمین کی بادشاہی کی۔ صلیب توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے مسلمانوں کی طرف الفت ونعمت لوٹائیں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے جور وستم اور ظلم سے پُر تھی مال ودولت مٹھی بھر بھر کر دیں گے اس کی گنتی نہ کر سکے گا بہت سا مال برابری کے طور تقسیم کریں گے یعنی کسی کے لئے کوئی خاص رعایت نہ ہوگی ان سے آسمان وزمین کے ساکن راضی ہوں گے اور پرندے خلاء میں اور وحشی جنگلوں میں اور مچھلیاں دریاؤں میں۔ امت مصطفے ﷺ کے قلوب کو غناء دولت سے بھر پور فرمادیں گے یہاں تک کہ اعلان ہوگا کہ کسی کو مال کی ضرورت ہو تو آئے جتنا جی چاہئے لے جائے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ امت مصطفے ﷺ کو نعمتوں سے مال مالا فرمائیں گے نیک اور برے کے لئے نعمت کی کوئی تفریق نہ ہوگی اور ایسی نعمت امت پر کبھی نہ سنی گئی۔ آسمان سے اتنی بارش ہوگی کہ آسمان پر ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا اور زمین اپنی کوئی جگہ سبزی نہ چھوڑے گی مگر وہ تمام اُگا دے گی آپ کے زمانہ میں خوب جنگیں ہوں گی خزانے ظاہر ہوں گے مابین منافقین کے مدائن فتح ہوگا۔ شاہان ہند آپ کے پاس آئیں گے ان کے خزانوں سے بیت المقدس کو آراستہ کیا جائے گا عوام آپ کے پاس ایسے بھاگ کر آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پاس یہاں تک کہ لوگ پہلے (نبوی دور) کی طرح ہوں گے۔

تین ہزار ملائکہ کرام آپ کی مدد کیلئے حاضر ہوں گے جو آپ کے مخالفین کے چہروں اور دبروں (کولھوں) پر کوڑے ماریں گے۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی فوج کے مقدمۃ الجیش اور حضرت اسرافیل علیہ السلام آپ کی فوج کے ساقۃ ہوں گے۔

آپ کے زمانہ میں بکری اور بھیڑیا ایک جگہ چریں گے ننھے بچے سانپوں اور بچھوؤں سے کھلیں گے۔ انہیں وہ موذی ضرر نہ پہنچائیں گے، انسان ایک مد زمین میں بیج ڈالے گا تو سات سو پیداوار ہوگی (مد) ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار اہل حجاز کے نزدیک 3/1 اور اہل عراق کے نزدیک 2 رطل ہے۔ ربا، زنا، شراب خوری سب دنیا میں ختم ہو جائیں گے عمریں بڑی ہوں گی امانتیں ادا کی جائیں گی (خیانت کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا) شرارتی لوگ ہلاک ہو جائیں گے آل محمد ﷺ سے بغض رکھنے والے مٹ جائیں گے تمام مخلوق آل محمد ﷺ سے محبت کرنے والی ہوگی اور اللہ تعالیٰ امام مہدی کی برکت سے تمام اندھے فتنے مٹا دے گا۔ تمام روئے زمین امن کا گہوارہ ہوگی یہاں تک کہ پانچ اکیلی عورتیں حج کو جائیں گی اور ان کے ساتھ مرد ہوگا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔

مذکورہ بالا بعض امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی منسوب ہیں مثلاً صلیب توڑنا، خنزیر کا قتل تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ ہر دونوں ایسا کریں گے۔
(القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر)

وہ علامات جن سے امام مہدی رضی اللہ عنہ آسانی سے پہچانے جائیں گے

1- امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی قمیض مبارک اور تلوار، بے سلا مخملی سیاہی کی ملاوٹ کا جھنڈا، تہ بند جسے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ تک نہ کھولا گیا اور نہ پھیلایا گیا۔ اس جھنڈے پر لکھا

ہوگا: البیعۃ للہ۔ ”اللہ تعالیٰ کیلئے بیعت“۔

-2 آپ کے سر پر بادل ہوں گے جس میں سے منادی پکارے گا:

هٰذَا الْمَهْدِیُّ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ فَاتَّبِعُوْهُ۔

”یہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہیں ان کی اتباع کرو“۔

اور اس سے ایک ہاتھ ظاہر ہو کر امام مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا اشارہ کرتا ہوگا۔

-3 خشک لکڑی خشک زمین میں بوئی جائے گی تو وہ سبز ٹہنی پتوں سمیت نمودار ہوگی۔

-4 امام مہدی رضی اللہ عنہ سے ان علامات کا کوئی سوال کرے گا تو آپ ہوا میں اڑنے والے پرندے کو اشارہ کریں گے تو وہ پرندہ اڑ کر آپ کے ہاتھ پر بیٹھے گا۔

-5 ایک لشکر جو آپ کے ہاں حاضری کا ارادہ رکھتا ہوگا تو وہ مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء میں دھنس جائے گا۔

-6 آسمان پر منادی ندا کرے گا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے جابر، ظالم لوگوں اور منافقوں اور ان کے لشکروں کو جڑ سے نکال پھینکا ہے اور تم پر امت مصطفیٰ ﷺ سے بہترین بزرگ والی مقرر کیا ہے مکہ شریف جاؤ وہیں مہدی ہیں ان کا نام محمد بن عبداللہ ہے ﷺ۔

-7 زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے کے ستونوں کی طرح ظاہر کرے گی۔

-8 عوام میں استغناء (بے نیازی) اور زمین کی برکات کی کثرت۔

-9 کعبہ معظّمہ میں جو خزانہ مدفون ہے اسے امام مہدی رضی اللہ عنہ نکال کر فی سبیل اللہ تقسیم کریں گے۔ (رواہ ابو نعیم عن علی کرم اللہ وجہہ)

-10 غار انطاکیہ سے بحیرہ طبریہ سے تابوت السکینہ نکال کر اٹھایا جائے گا اور بیت المقدس میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا پس جب یہودیوں نے انہیں دیکھا تو اسلام لے آئے مگر ان میں سے تھوڑے (یعنی

تھوڑے ایمان نہ لائے)

-11 بنی اسرائیل کی طرح آپ کیلئے دریا پھٹ جائے گا۔

-12 آپ کیلئے خراسان سے جھنڈے آئیں گے اور آپ بیعت کا پیام بھیجیں گے۔

-13 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی آپس میں ملاقات ہو گی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

-14 آپ کے حلیہ میں لکھا گیا ہے کہ آپ سیرت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں گے اور آپ کی زبان میں ثقل ہو گا۔

وہ علامات جو آپ کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوں گی

-1 دریائے فرات پھٹے گا پہاڑ سے سونا کھلم کھلا نظر آئے گا۔

-2 پہلی رمضان شریف میں چاند گرہن ہو گا اسی دن دوپہر کو سورج گرہن ہو گا اور ایسا زمین و آسمان کی تخلیق سے اس وقت تک پہلے کبھی نہیں ہوا۔

-3 ماہ رمضان میں دوبار چاند گرہن ہو گا اور یہ پہلے چاند گرہن کے منافی نہیں جیسا کہ واضح ہے۔

-4 دمدار ستارہ چمکتا ہوا نمودار ہو گا۔

-5 تین یا سات راتیں مشرق کی جانب تین یا سات راتیں بڑی آگ ظاہر ہو گی۔

-6 آسمان پر تاریکی چھا جائے گی۔

-7 آسمان میں سرخی ظاہر ہو کر تمام کناروں میں پھیل جائے گی لیکن یہ معروف سرخی جیسی نہیں ہو گی۔

-8 ملک شام میں بستی حرستا زمین میں دھنس جائے گی۔

9- آسمان سے منادی امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام لے کر پکارے گا اس پکار کو مشرق و مغرب میں ہر انسان سنے گا یہاں تک کہ کوئی سو رہا ہو گا تو وہ بھی اٹھ بیٹھے گا کوئی کھڑا ہو گا یا بیٹھا ہو گا ہر ایک سنے گا۔ یہ اس آواز کے سوا ہو گی جو آپ کے عین ظہور کے وقت سنائی دے گی۔

10- شوال میں عصابہ لشکروں کا اجتماع، ذوقعدہ میں معمہ جنگوں کا شور و غل سخت گرم دن یہاں فتنے مراد ہیں، ذوالحجہ میں حاجیوں سے لوٹ مار اور ان کا قتل کہ جمرۃ العقبہ کے قریب ان کا خون بہے گا۔

ان میں بعض علامات گذر چکی ہیں مثلاً دمدار ستارہ اور سرخی، سفیدی۔

11- بہت بڑے اختلافات اور زلزلے ہوں گے۔

12- آپ کے ظہور سے پہلے چند فتنے رونما ہوں گے۔

وہ فتنے جو امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے واقع ہوں گے

ہم انہیں آسان طریقے سے بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین کے فہم کے قریب اور فوائد سے بھرپور ہوں۔

1- دریائے فرات پہاڑ کی طرف سے پھٹے گا تو سونا ظاہر ہو گا لوگ بن کر دوڑ پڑیں گے تین ٹولیاں ہو جائیں گی ان تینوں کے سربراہ خلیفہ کی اولاد سے ہوں گے، آپ کے سامنے لڑائی کریں گے آپ کسی کی طرف داری نہیں کریں گے آپ کو مشورہ دیا جائے گا، کہ آپ سونے لے جانے کی عام اجازت دے دیں جو چاہے لے جائے جب سونا نہ ہو گا لڑائی نہ ہو گی عوام اس پر لڑ مریں گے ان ہر تینوں گروہوں کے ہر سو (۱۰۰) سے ننانوے (۹۹) قتل ہوں گے۔

صحیحین وغیرہا میں ہے کہ جو اس سونے کے نکلنے کے وقت موجود ہو وہ سونا لینے نہ جائے۔

2- خروج سفیانی۔

3- الابقع۔

4- الاصہب۔

5- الاعرج الکندی۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ ظہور کے سال بلا امیر حج ادا فرمائیں گے تمام لوگ طواف کر کے منیٰ میں پہنچیں گے قبائل کی جنگ چھڑ جائے گی حجاج کرام کے مال و اسباب لوٹیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اتنی بڑی خونریزی ہوگی کہ خون بہہ کر جمرۃ العقبی (بڑا شیطان) تک پہنچ جائے گا۔

سات وہ علماء جو مختلف ملکوں سے آئے ہوں گے وہ بیعت لیں گے مختلف لوگوں میں سے سات سو افراد ان کی بیعت کریں گے اس کے بعد وہ مکہ معظمہ میں آ کر کہیں گے اس بزرگ (مہدی رضی اللہ عنہ) کی تلاش کریں جن کے ہاتھ سے تمام فتنے ختم ہوں گے۔ قسطنطنیہ فتح ہوگا ہم اس کا اور اس کے باپ اور ماں کا نام جانتے ہیں۔

تلاش کیلئے مکہ معظمہ میں وہ ساتوں علماء پہنچ کر تلاش امام مہدی رضی اللہ عنہ میں لگ جائیں گے۔ بالآخر آپ کو پا لیں گے عرض کریں گے آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ آپ فرمائیں گے میں ایک انصاری ہوں وہ ان سے ہٹ کر کسی دوسری جگہ چلے جائیں گے لیکن وہ علماء ان لوگوں کو (جو امام مہدی رضی اللہ عنہ کے اوصاف سے واقف ہوں گے) بتائیں گے لوگ کہیں گے وہی تو ہیں امام مہدی رضی اللہ عنہ جن کی تمہیں تلاش ہے لیکن امام مہدی رضی اللہ عنہ تو مدینہ طیبہ پہنچ چکے ہوں گے یہ علماء انہیں مدینہ طیبہ جا کر ملیں گے آپ اس وقت بھی اپنے ظہور سے گریز کرتے ہوئے مکہ معظمہ واپس آ جائیں گے وہ علماء

بھی آپ کے پیچھے مکہ معظمہ آجائیں گے پھر آپ مدینہ طیبہ چلے جائیں گے اس طرح مکہ معظمہ و مدینہ پاک میں تین بار آنا جانا ہوگا۔

حاکم مدینہ کو معلوم ہوگا کہ لوگ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں ہیں اور وہ مکہ معظمہ میں ہیں لہٰذا ایک لشکر بھیجے گا اور حکم دے گا کہ تمام ہاشمیوں کو ملیں اور وہ ساتوں علماء بھی ان کے ساتھ ہولیں گے۔ تیسری بار ان کی امام مہدی رضی اللہ عنہ سے رکن (حجر اسود) کے ساتھ ملاقات ہوگی، عرض کریں گے ہمارا گناہ اور ہمارے خون آپ کی گردن پر ہوں گے اگر آپ ہاتھ بڑھا کر ہماری بیعت قبول نہیں فرماتے۔ دیکھئے سفیانی کا لشکر ہمارا پیچھا کر رہا ہے اگر بیعت قبول نہیں فرماتے تو لشکر کا ایک سخت آدمی ہے جو ہمیں قتل کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ (ہم سب مارے گئے تو پھر......)

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر ہاتھ بڑھا کر بیعت لینے کیلئے بیٹھ جائیں گے آپ کا ظہور نماز عشاء کے وقت ہوگا آپ کے پاس رسول اکرم ﷺ کا جھنڈا اور آپ کی تلوار مبارک ہوگی۔

جب حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز عشاء سے فراغت پائیں گے تو مقام ابراہیم میں دو رکعت پڑھ کر منبر پر رونق افروز ہوں گے اور بلند آواز سے طویل خطبہ دیں گے (تقریر فرمائیں گے) ''اے لوگو! تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ تم قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو گے۔'' اپنے خطبہ (تقریر) میں سنت کو زندہ کرنا اور بدعت کو مٹانا کی ترغیب دلائیں گے شہدائے بدر کی گنتی کے مطابق اور جالوت کے اس لشکر کے مطابق (جنہوں نے دریا عبور کیا تھا) تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد آپ کے لئے کھڑے ہوں گے۔

وہ ابدال شام وعصائب عراق اور نجائب مصر ہوں گے اور عرض کی کہ ہم بلا میعاد آپ کے ساتھ ہیں وہ یک لخت بہار کے بادل کی طرح سامنے آکر ظاہر ہو

جائیں گے وہ دن کو شیر بہادر اور رات کو عبادت گذار۔ مکہ میں حاکم مدینہ کا لشکر آ کر ان سے جنگ کرے گا یہ حضرات (تین سو تیرہ) لشکر اہل مدینہ کو شکست دے کر ان کا پیچھا کرتے ہوئے مدینہ طیبہ میں پہنچ کر مدینہ طیبہ ان کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں لے لیں گے۔

سفیانی کو امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کا علم ہوگا تو وہ کوفہ سے اپنا لشکر مقابلہ کیلئے بھیجے گا تو وہ مدینہ پاک پر تین دن تک فساد پھیلاتے رہیں گے اور حرہ میں لوگوں کو شہید کرتے رہیں گے ان کا مقصد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے شہید کرنے کا ہوگا وہ مدینہ پاک سے نکل کر بیداء (مقام) پر پہنچیں گے تو سارے کے سارے زمین میں دھنس جائیں گے صرف دو آدمی بچ جائیں گے ایک سفیانی کے لشکر کا جو سفیانی کو جا کر حالات سے آگاہ کرے گا دوسرا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا جو آپ کو لشکر سفیانی کے دھنس جانے کی نوید سنائے گا آپ سن کر فرمائیں گے اب دشمنوں سے مقابلہ کا وقت آ گیا ہے۔ آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ کر سب سے پہلے بنو ہاشم کے قیدیوں کو رہائی بخشیں گے اس کے بعد سرزمین حجاز پر آپ کو فتح نصیب ہوگی۔

ایک من وراء النہر سے خروج کرے گا نام الحارث یا الحراث ہوگا اس کے لشکر کے سپہ سالار کا نام المنصور ہوگا وہ آل محمد ﷺ (اہل بیت) کی حمایت کرے گا جیسے قریش نے رسول اکرم ﷺ کی حمایت کی اس وقت ہر مومن کو اس کی مدد واجب ہوگی یہ مرد ممکن ہے ہاشمی خاندان سے ہو جس کا لقب الحارث ہوگا جیسے امام مہدی رضی اللہ عنہ کا لقب الجابر ہے۔ ممکن ہے کوئی اور ہو اہل خراسان کی خراسانی کے ساتھ سخت جنگ ہوگی اور بار بار ہوگی۔

1- تونس میں۔

2- دولاب الری میں۔

3- تخوم الدر نج میں۔

جب ان میں جنگ طول پکڑے گی تو اہل اسلام ایک ہاشمی کی بیعت کریں گے اس کی علامت یہ ہوگی کہ اس کی دائیں ہتھیلی پر سیاہ تل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کیلئے کام آسان کردے گا وہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بھائی یا چچازاد ہوں گے وہ اس وقت مشرق کے آخر کونہ میں ہوں گے وہ اہل خراسان و طالقان سے مل کر سفیانی کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلیں گے ان کے پاس چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے ہوں گے یہ بنو العباس کے سیاہ جھنڈوں کے علاوہ ہیں اس لشکر کا سپہ سالار تمیم کا آزاد کردہ ایک مرد ہوگا درمیانہ قد، رنگ زرد، داڑھی کے بال کم اس کا نام شعیب بن صالح تمیمی ہوگا اس کے ساتھ پانچ ہزار کا لشکر ہوگا۔ اس کی خبر سفیانی کو پہنچے گی تو وہ بھی مقابلہ کیلئے آگے بڑھے گا اگر اس کے سامنے مضبوط اور بلند پہاڑ آجاتے تو انہیں مٹا دیتا لیکن یہ شعیب تو منجانب اللہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی فتح و نصرت کا پیش خیمہ بن کر آرہے تھے جیسے قریش حضور سرور عالم ﷺ کے لئے پیش خیمہ تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم دیکھو کہ سیاہ جھنڈے خراسان سے نمودار ہوئے ہیں تم
ان کے ہاں جاؤ اگر چہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے"۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر میں تالے سے بند شدہ صندوق میں بند کردیا جاؤں تو تالہ اور صندوق کو توڑ کر اس جنگ میں شامل ہو جاؤں۔

ایک روایت میں ہے کہ اس لشکر میں امام مہدی خلیفۃ اللہ رضی اللہ عنہ ہوں گے یعنی ان میں منجانب اللہ مدد پہنچے گی یہی مراد مناسب ہے اس لئے کہ اس وقت امام مہدی رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں ہوں گے۔

تمیمی رضی اللہ عنہ اور سفیانی کا مقابلہ شروع ہو جائے گا میدان اصطخر میں سخت اور

بہت بڑی جنگ ہوگی اور بے شمار لوگ قتل ہوں گے اور اس خونریزی کا یہ عالم ہوگا کہ گھوڑے خون میں دوڑیں گے اور خون ان کے پنڈلیوں تک پہنچے گا اسی دوران ایک بڑا لشکر سجستان سے نمودار ہوگا قبیلہ بنی عدی کا ایک مرد اس لشکر کی کمان سنبھالے ہوگا، پس اللہ تعالیٰ اس کے مددگاروں اور لشکر کو غالب کرے گا۔

اس کے بعد مدائن میں جنگ ہوگی اور عاقرقوقا میں سخت لڑائی ہوگی اس کی خبر وہی دیں گے جو اس سے نجات پائیں گے یعنی گھمسان کی جنگ ہوگی اور سیاہ (جھنڈے) پانی میں گریں گے۔

حدیث شریف میں اس طرح ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جھنڈے دریائے دجلہ میں گریں گے۔

جب سفیانی لشکر کوفہ سے سنے گا کہ ہاشمی لشکر کوفہ میں پہنچ رہا ہے تو وہ ڈر کے مارے وہاں سے بھاگے گا ہاشمی کوفہ میں سب سے پہلے بنو ہاشم کو رہائی دے گا ادھر کوفہ کے گرد و نواح سے لوگ کہیں گے کہ وہ اسلامی لشکر کوفہ میں پہنچ گیا ہے تو وہ چھوٹا سا لشکر لے کر آئے گا اس لشکر کا نام العصب ہوگا۔ لیکن ان کے پاس بہت تھوڑے ہوں گے ان میں بعض وہ بصری بھی ہوں گے جنہوں نے سفیانی کا ساتھ چھوڑ دیا۔

یہ سب پہلے ان مسلمانوں کو رہائی دلائیں گے جو کوفہ میں قیدی تھے اس کے بعد یہ اپنے سیاہ جھنڈے لے کر امام مہدی رضی اللہ عنہ سے بیعت کیلئے روانہ ہوں گے۔ ادھر امام مہدی رضی اللہ عنہ حجاز سے کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے اور سفیانی کوفہ سے روانہ ہوگا جب اس نے سنا تھا کہ اس کا لشکر بیداء (نواح مدینہ پاک) میں دھنس گیا ہے تو اس نے غصہ کھا کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کی ٹھانی اسے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لئے شام سے بلوائے گا۔ وہ لوگ جو بیعت کے لئے روانہ ہوئے وہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو حجاز میں ملیں گے بیعت کر کے سفیانی کے مقابلہ کے لئے

شام کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔

ایک روایت میں ہے وہ لشکر سفیانی جو شام سے آئے گا وہ دھنس جائے گا بعض روایت میں ہے وہ لشکر سفیانی عراق سے آئے گا لیکن اس میں کوئی منافات نہیں جیسا کہ ابن حجر نے فرمایا کیونکہ وہ دراصل شامی ہوں گے اسی لئے عراق سے آنے کے باوجود شام کی طرف منسوب ہوں گے۔

پھر سفیانی زمین میں فساد برپا کرے گا کفر ظاہر کرے گا کھلم کھلا عورت کے ساتھ گھومتا پھرے گا، جامع دمشق میں مجلس شراب جما کر جماع کرے گا یہاں تک کہ عورت سفیانی کی ران پر آ کر بیٹھے گی اور وہ مسجد کی محراب میں بیٹھا ہوگا یعنی بے حیائی کی انتہاء کر دے گا۔ یہ دیکھ کر ایک مسلمان کھڑے ہو کر کہے گا:

"تمہارے لئے افسوس ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہو۔ یہ کام جو تو کر رہا ہے بالکل حرام و ناجائز ہے۔"

سفیانی اٹھ کر اسے مسجد میں ہی شہید کر دے گا اور ان تمام لوگوں کو جو اس کے ساتھ آئے ہوں گے (وہ بھی شہید کر دیئے جائیں گے)۔ اس وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جابروں و منافقوں کو اور ان کے لشکر کو تباہ و برباد کر کے تمہارا حاکم امت مصطفےٰ ﷺ سے بہتر مقرر فرما چکا ہے اب تم مکہ معظمہ کو چلے جاؤ وہ مہدی ہیں ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ لشکر لے کر وادی القریٰ تک پہنچیں گے۔ وادی القریٰ یہ وادی شام کی جانب مدینہ طیبہ سے باہر دو مرحلوں کے سفر پر ہے۔ وہاں آپ کے چچازاد بارہ ہزار لشکر کے ساتھ ملیں گے اور کہیں گے بھئی اس امر (مہدویت) کا زیادہ مستحق میں ہوں میں ہی اولاد حسن سے ہوں اور میں مہدی ہوں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ فرمائیں گے:

"مہدی میں ہوں۔" حضرت عرض کریں گے آپ کوئی نشانی (کرامت) دکھایئے تاکہ بیعت کرلوں۔ آپ (مہدی رضی اللہ عنہ) ایک پرندے کو اشارہ فرمائیں گے وہ آپ کے ہاتھ پر آ کر بیٹھے گا آپ ایک خشک ٹہنی کو زمین میں گاڑ دیں گے وہ اسی وقت سرسبز ہو جائے گی اور اس پر پتے اُگ آئیں گے۔ حسنی عرض کریں گے بھائی واقعی اس امر کے مستحق آپ ہی ہیں۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سفیانی سے جنگ کے لئے روانہ ہو کر حد شام تک تشریف لائیں گے اس جگہ کا نام اُنفذ ہے یہ حجاز و شام کے درمیان واقع ہے۔ یہاں آگے جانے کو مناسب نہ سمجھیں گے فرمائیں گے میں اپنے چچازاد کو خط لکھتا ہوں اگر وہ میری اطاعت سے انکار کرے گا تو پھر میں تمہارے ساتھ ہوں جہاں چاہو لے جاؤ جب اس کے پاس خط پہنچے گا تو لوگ اسے کہیں گے کہ امام مہدی ظاہر ہو چکے وہ تجھے بیعت کا فرماتے ہیں اگر تو قبول کرے گا تو بہتر ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے وہ بیعت قبول کر کے بیت المقدس آ جائے گا حضرت امام مہدی شام سے آنے والوں کو اہل ذمہ کے سپرد کر دیں گے باقی لوگوں کو جہاد کیلئے فرمائیں گے پھر ایک مرد بنو کلب سے خروج کرے گا اسے کنانہ کہا جائے گا وہ اپنی قوم کو لے کر صحری یعنی امام مہدی کے چچازاد کے پاس آ کر کہے گا ہم نے تمہاری بیعت کی اور تمہارا ساتھ دیا اور تو نے بڑی شوکت حاصل کر لی اس کے باوجود تو نے مہدی کی بیعت کر لی اس پر اسے عار و ننگ دلا کر کہیں گے اللہ تعالیٰ نے تجھے خلافت کی قمیض پہنائی تو نے اسے اتار پھینکا وہ کہے گا اب کیا مشورہ ہے کیا میں بیعت توڑ دوں وہ کہیں گے ہاں۔ تمام لوگ تیرے ساتھ ہیں۔ کوئی بھی ایسا نہ رہے گا جو تیرا ساتھ نہ دے۔ ان کا مشورہ قبول کر لے تمام لوگ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ کے لئے چل پڑیں گے یہاں تک کہ تمام قبیلہ عامر کے لوگ اس کے ساتھ ہوں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ تین سال کے بعد عہد توڑ کر بیعت واپس لے لے گا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سے جنگ لڑنے کے لئے تیار ہو جائے گا ادھر ان کے مقابلہ کیلئے امام مہدی اپنے جھنڈے کا رخ اس کی طرف پھیر دیں گے دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوگا قبیلہ کلب کے لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے امام مہدی کا لشکر ان پر ٹوٹ پڑے گا بعض کو قتل کریں گے بعض کو قیدی بنائیں گے ان کی نوجوان کنواری لڑکیاں صرف آٹھ درم میں بکیں گی صحری یعنی سفیانی گرفتار ہو کر امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا جائے گا آپ اسے صخرہ پر کنیسہ کے قریب بطن وادی میں ایسے ذبح کریں گے جیسے بکری ذبح کی جاتی ہے۔

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ کلب کی غنیمت میں سے جو کوئی کچھ لے گا اگرچہ نکیل کی رسی تو وہ خائب و خاسر ہوگا۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ ان کے اموال غنیمت کیوں اور انہیں قیدی کیسے بنایا جائے گا جب کہ وہ مسلمان ہوں گے؟ فرمایا کہ ان کا کفر شراب و زنا کو حلال سمجھنے کی وجہ سے ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت رضی اللہ عنہم پر میرے بعد ایک بلا شدید واقع ہوگی یہاں تک کہ ایک قوم مشرق سے سیاہ جھنڈے لے کر ساتھ آئے گی وہ ان سے خیر و بھلائی کا سوال کریں گے لیکن وہ انہیں نہیں دیں گے پھر وہ ان سے جنگ کر کے فتح پائیں گے انہیں مال واسباب دیا جائے گا لیکن وہ قبول نہ کریں گے اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیں گے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ کیلئے تمام روئے زمین پر غلبہ آسان ہوگا اور ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا تمام روئے زمین کے بادشاہ آپ کی اطاعت قبول کریں گے آپ خطہ ہند کی طرف لشکر بھیجیں گے تو ہندوستان فتح ہوگا شاہان ہند آپ کی طرف تابع ہو کر حاضر ہوں گے ان کے تمام خزانے بیت المقدس کو منتقل کر کے انہیں کے

خزانے سے بیت المقدس کو آراستہ و پیراستہ کیا جائے گا۔ آپ بیت المقدس میں چند سال بسر فرمائیں گے۔

سفیانی کی موت کے بعد رومی لوگ امام مہدی رضی اللہ عنہ کو ہدایہ و تحائف بھیج کر امن و سلامتی اور صلح کا پیغام دیں گے۔ بعض روایات میں ہے کہ اس صلح و سلامتی کی کل مدت نو سال ہے پھر مسلمان ان سے جنگ کریں گے کیونکہ وہ در پردہ مسلمانوں کے دشمن ہوں گے مسلمان فتح یاب ہو کر مال غنیمت جمع کر کے ذی تلوم کی آبادی میں آ جائیں گے۔

فتح کے بعد عیسائی کہیں گے صلیب کی برکت سے فتح ہوئی مسلمان کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی یہ دونوں گروہ اسی کی رٹ لگاتے رہے گے یہاں تک کہ بعض مسلمان جذبہ سے مغلوب ہو کر صلیب پر ٹوٹ پڑیں گے جو ان کے نزدیک ہو گی وہ صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے عیسائی مذہبی غیرت سے صلیب کے توڑنے والوں کو قتل کر دیں گے اس پر مسلمان بپھر جائیں گے اسلحہ لے کر عیسائیوں سے لڑائی کریں گے اللہ تعالیٰ اس گروہ کو شہادت سے نوازے گا۔ اور وہ سارے شہید ہو جائیں گے۔

رومیوں نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ اہل عرب کے شر سے ہمیں نجات کیوں نہیں دلواتے؟ ہم ان کے تمام بڑوں کو قتل کر دیں گے اب انتظار کس بات کا ہے براہ کرم جلد اجازت دیجیے۔ عیسائی بادشاہ سے اجازت لے کر نو ماہ تک تیاری کرتے رہیں گے چنانچہ وہ میدان کارزار میں اسی طرح بڑے جھنڈے لہراتے ہوئے جمع ہوں گے۔

عیسائیوں کے جنگ کا ارادہ سن کر مدینہ پاک کے ممتاز لوگ ان کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے یہ حضرات امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ طیبہ سے آئے تھے۔ عیسائی کہیں گے ہمیں وہ عرب چاہیے جو ہماری قید میں ہیں یعنی ہمارے ساتھ

میں رہتے ہیں تم بیرون علاقہ کے لوگ ہو ہمارا تمہارے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں۔ مسلمان جواب دیں گے ہم انہیں تنہا نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ ہمارے اسلامی بھائی ہیں ہم ان کا ساتھ دیں گے۔

اس مقابلہ میں اسلامی لشکر تین حصوں میں بٹ جائے گا

1- ایک تہائی جنگ سے بھاگ جائیں گے ان کی توبہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے قبول فرمائے گا۔

2- ایک تہائی شہید ہو جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے۔

3- ایک تہائی فتح یاب ہوں گے اس کے بعد ہمیشہ کیلئے ہر فتنہ سے محفوظ ہو جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان تحفے اور صلح ہوگی یہاں تک کہ آپس میں جنگ کریں گے اور غنیمتیں تقسیم کریں گے۔ پھر رومی مسلمانوں سے جنگ خوب کریں گے قتل ہوں گے اور ان کے بچے قیدی بنائیں گے۔ رومی کہیں گے غنیمتیں ہمارے لئے تقسیم کرو جیسے تم نے آپس میں تقسیم کی ہیں اور مشرکین کے قیدی بھی۔ مسلمان کہیں گے کہ ہم مسلمان قیدی تمہیں نہیں دے سکتے۔ رومی کہیں گے تم نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ رومی قسطنطنیہ کے والی کے پاس شکایت کریں گے کہ مسلمانوں (عرب) نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ حالانکہ ہم گنتی میں ان سے زیادہ ہیں اور ساز وسامان کے اعتبار سے بھی مکمل ہیں اور طاقت اور قوت کے لحاظ سخت ہیں آپ ہماری مدد فرمایئے تاکہ ہم ان سے جنگ کریں میں ان سے دھوکہ تو نہیں کرتا لیکن وہ چونکہ ہم پر بڑے عرصہ سے غلبہ پا رہے ہیں اسی لئے ہم آپ لوگوں کی ضرور مدد کریں گے۔

پھر وہ صاحب رومیہ آ کر خبر دیں گے وہ اس ڈھارس کے سہارے اسی ۸۰ جھنڈے روانہ کریں گے ہر جھنڈے کے ہمراہ بارہ ہزار فوجی ہوں گے اور وہ کشتیوں کا سفر کر رہے ہوں گے اور انہیں کہے گا کہ جب تم سواحل شام کے کنارے لگ جاؤ تو کشتیاں جلا دینا تا کہ تمہیں واپسی کا خیال نہ آئے اور تمام شام کے ملک میں پھیل جاؤ جنگلوں اور دریاؤں میں ڈیرہ جمالو سوائے دمشق و معتق کے کسی جگہ کو نہ چھوڑو وہ بحکم والی رومیہ شام میں پہنچ کر بیت المقدس کو فتح کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ”دمشق وشام میں مسلمانوں کی کیا کیفیت ہوگی؟“ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! دمشق ان کے لئے اتنا وسیع ہو جائے گا جیسے ماں کا پیٹ بچے کیلئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ المعتق کیا ہے؟ فرمایا وہ حمص کا شام میں ایک پہاڑ ہے نہر کے کنارے اسکا نام الاریط ہے۔ (نعیم بن حماد)

مسلمانوں کے بچے معتق پہاڑ پر اور مسلمان نہر اریط پر ہوں گے رومیوں سے شب و روز صبح وشام جنگ میں مصروف ہوں گے جب صاحب قسطنطنیہ مسلمانوں کا حال دیکھے گا وہ تین لاکھ بری فوج قنسرین کی طرف بھیجے گا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس یمن کے ایک لاکھ آدمی آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو ایمان کی دولت سے نوازے گا ان کے ساتھ چالیس ہزار فوج حمیر قبیلہ کے ساتھ ہوں گے وہ بیت المقدس میں آ کر رومیوں سے جنگ کریں گے اور انہیں شکست دیں گے اور ان کے لشکروں کو شام سے نکالیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس (مادۃ الموالی) پہنچ جائیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول ﷺ مادۃ الموالی کون ہیں؟ فرمایا وہی تمہارے آزاد شدہ لوگ وہ تمہارے لئے ہوں گے وہ فارس کی جانب سے آئیں گے اور کہیں گے اے گروہ عرب! تم نے گروہ بندی کر رکھی ہے فریقین میں سے کوئی تمہارے ساتھ نہیں کیا تمہارا

کلمہ ایک نہیں ہوسکتا یعنی اتفاق کر کے کیوں نہیں لڑتے ہم نزار ہو کر جنگ کرتے ہیں اور ایک دن موالی جنگ کریں وہ دمشق کی طرف نکلیں گے اور مسلمان نہر پر ہوں گے اسے ایسے ایسے کہا جاتا ہے یعزی اور مشرکین نہر رقیہ پر اتریں گے یہ نہر اسود ہے وہ ان سے جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر اپنی مدد نازل فرمائے گا اور ان دونوں لشکروں پر صبر اور استقامت یہاں تک کہ ایک تہائی مسلمان جنگ کریں گے وہ شہید جائیں گے اور ایک تہائی بھاگ جائیں گے باقی صرف تہائی رہ جائیں گے۔

وہ جو شہید جو جائیں گے ان کا یہ مرتبہ کہ ان کا ایک شہید شہدائے بدر کے دس کے برابر ہے اور شہدائے بدر کا ایک ستر شہیدوں کے برابر شفاعت کرے گا۔ بہر حال یہ مسلمانوں کی فوج تین حصوں پر بٹ جائے گی:

1- رومیوں سے مل جائیں گے اور کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس دین اسلام سے کوئی غرض ہے تو اس کی خود مدد کرے

2- عرب مسلمان یہ جنگ سے نکل کر چلے گئے اور کہا ہمارا رومی کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ عربی جنگلوں کی طرف نکل گئے پھر عراق، یمن، حجاز میں پہنچے اور رومیوں سے نہ مدد طلب کی اور نہ ان کا ساتھ دیا۔

3- آپس میں مشورہ کیا کہ عصبیت اچھا کام نہیں مل جل کر کام کریں دشمن پر متفق ہو کر حملہ کریں اللہ تعالیٰ مدد کرے گا لیکن جب تک تعصب میں رہو گے کامیاب نہیں ہو گے یہ مشورہ کر کے متفق ہو کر دشمن سے لڑیں گے۔ یہاں تک کہ ان بھائیوں سے جا ملیں گے جو شہید ہوئے۔

جب رومی دیکھیں گے کہ کچھ لوگ مسلمانوں سے ان کے پاس آ گئے کچھ مارے گئے اب ان کی تعداد کم رہ گئی ہے اسی لئے دو صفوں کے درمیان جھنڈا لے کر جنگ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے اور جھنڈا پر صلیب کا نشان بنوا کر اعلان کریں گے

کہ صلیب نے غلبہ پایا اس کے مقابلہ میں ایک مسلمان دوصفوں کے درمیان جھنڈا لے کر اعلان کرے گا کہ انصار اللہ واولیاء اللہ نے غلبہ پایا ان پر ناراض ہو جو کہہ رہے ہیں کہ صلیب نے غلبہ پایا۔ اسی دوران سیدنا جبریل علیہ السلام دو لاکھ ملائکہ کو میدان میں لے کر اتریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''اے میکائیل! میرے بندوں کی مدد کر۔'' تو میکائیل علیہ السلام دو لاکھ فرشتے لے کر میدان میں اتریں گے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد فرمائے گا اور کفار پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا یہاں تک کہ بعض مارے جائیں گے بعض شکست کھا کر بھاگ جائیں گے۔ مسلمان فتح پا کر روم کے مقام عمورا پر آئیں گے تو دیکھیں گے عمورا میں بے شمار مخلوق موجود ہے مسلمان کہیں گے رومی اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ان گنت لوگوں کو ہم نے قتل کیا اور ان کے خون بہائے لیکن اس کے باوجود یہاں بھی بے شمار لوگ زندہ موجود ہیں۔ رومی کہیں گے ہمیں امان دو ہم جزیہ ادا کریں گے رومی امان لے کر جزیہ دینے پر متفق ہوں گے۔

دجال کی جھوٹی خبر:

اس کے بعد اطراف سے لوگ آئیں گے اور مسلمانوں کو کہیں گے دجال کا خروج ہو چکا اے گروہ عرب! وہ تو تمہاری اولاد کی مخالفت کر رہا ہے (اور تم یہاں زندگی گزار رہے ہو) حالانکہ یہ خبر غلط ہو گی رومی کہیں گے جو تم میں سے جانا چاہیں تو اسے خطرہ نہیں کیونکہ تم ہمیشہ غالب رہے اور نہ ہی مال اسباب لے جانے کی ضرورت ہے۔ عرب لوگ یہ خبر سن کر چل پڑیں گے لیکن وہ خبر جھوٹی ہو گی اور رومیوں نے بہانہ بنایا کہ یہ نکل جائیں گے تو بقایا مسلمانوں پر حملہ کر دیں گے چنانچہ ایسے ہی ہو گا کہ جھوٹی خبر سن کر اکثر عرب چلے جائیں گے جو باقی بچ جائیں گے ان پر رومی حملہ کر دیں

گے اور تمام بقایا مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیں گے یہاں تک کہ اب روم میں نہ کوئی مرد بچ سکے گا نہ عورتیں اور نہ بچے۔

مسلمانوں کی فتح:

ان مسلمانوں کو رومیوں کی خبر پہنچے گی جو یہاں سے چلے گئے تھے وہ لوٹیں گے اور رومیوں پر حملہ کر دیں گے اور ان کے بچوں کو قیدی بنائیں گے اور ان کے اموال بطور غنیمت سمیٹیں گے ان کی فتح کا یہ حال ہوگا کہ جس شہر یا قلعہ میں تین دن گزاریں گے اسے فتح کیے بغیر نہ جائیں گے یہاں تک کہ تمام روم فتح کر لیں گے۔ پھر وہ خلیج پر اتریں گے لیکن خلیج پانی سے لبریز ہو جائے گا اس پر عیسائی کہیں گے کہ صلیب نے ہماری دریا کے ذریعے مدد کی اور ہمارے حامی و ناصر مسیح علیہ السلام ہیں لیکن صبح کو اٹھیں گے تو خلیج خشک ہو چکا ہوگا تب بھی کہیں گے صلیب نے ہماری مدد کی ہے۔ لیکن مسلمان حمد و تسبیح و تکبیر کہتے ہوئے جمعہ کی شب کو عیسائیوں کو گھیر لیں گے۔ صبح تک یہ سلسلہ جاری رہے گا عیسائیوں کو وہاں سے نکلنے نہیں دیا جائے گا۔ چاہے کوئی نیند میں ہوگا یا بیدار سب مسلمانوں کے محاصرہ میں ہوں گے جب صبح ہوگی تو مسلمان یکجا نعرہ تکبیر بلند کریں گے، اس پر بُرجوں کا درمیانی حصہ گر پڑے گا۔ عیسائی کہیں گے پہلے ہم مسلمانوں سے جنگ کرتے تھے اب ہماری جنگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اس نے ہمارا شہر ان کے لئے گرا دیا اور ان کی خاطر ویران کر دیا پھر مسلمان ان کا سونا ہاتھوں میں لے کر ڈھالیں بھرتے رہیں گے اور ان کے بچوں کو قیدی بنا کر آپس میں تقسیم کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک ایک مجاہد کو تین تین سو نوجوان عورتیں حصہ میں آئیں گی اس کے بعد جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا مسلمان ان کے مال و اسباب و کنیزوں اور غلاموں سے نفع اٹھاتے رہیں گے۔ اس کے بعد حقیقتاً دجال کا خروج ہوگا۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام

حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ المتوفی ۶۳۸ ھ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دمشق کی جامع مسجد (اموی) کے شرقی مینارہ سفید میں آسمان سے زمین کی طرف نمازِ عصر کے وقت نازل ہوں گے اور لوگ اس وقت نماز شروع کر رہے ہوں گے اس وقت نماز کا امام پیچھے ہٹ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور پہلے ہو چکا ہوگا جسے تیس سال کا عرصہ گزرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی خلافت وحکومت کے دور میں تشریف لائیں گے اس وقت تیس سے چند سال اوپر کا وقت گزر چکا ہوگا، گویا امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے تیس اور اس پر چند سال کے بعد ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین میں تشریف لائیں گے اور احادیث میں وارد ہے کہ امام مہدی علیہ السلام دنیا میں چالیس سال رہیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام سات یا نو سال مل کر گزاریں گے ان کے علاوہ کی مدت افتراق کی ہے کہ چند سال امام مہدی رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے گزار چکے ہوں گے پھر آپ کے وصال کے بعد چند سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں بسر فرمائیں گے۔

سونے کے پہاڑ سے دریائے فرات کا کھل جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک فرات سونے کے پہاڑ سے کھل نہ جائے اور اس پر لوگوں کی خونریزی نہ ہو اس میں دس سے نو تہائی لوگ مارے جائیں گے۔'' (رواہ ابن ماجہ واحمد ومسلم)

اور اسی سے شیخین نے روایت کی اور ابوداؤد بھی مختصراً قریب ہے کہ دریائے

فرات خزانہ سے کھل جائے گا جو اس وقت موجود ہو چاہیے کہ وہ اس سے کچھ نہ لے۔

ایک روایت نعیم بن حماد میں ہے کہ اس وقت ہر نو میں سے سات آدمی قتل ہوں گے جب تم ایسا وقت پاؤ تو اس خزانہ اور جنگ و جدال کے قریب نہ جانا۔

نفس زکیہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

احادیث مبارکہ:

1- حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نفس زکیہ شہید کیا جائے گا تو قاتلین پر آسمان کے اور زمین کے لوگ پر غیظ و غضب کریں گے، پھر لوگ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر انہیں ایسے سنگاریں گے جیسے دلہن کو پہلی شب دولہا کے لیے سنگارا جاتا ہے۔ (رواہ ابن شیبہ)

2- عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب نفس زکیہ اور اس کا بھائی مکہ معظمہ میں بلا وجہ شہید کر دیئے جائیں گے تو ایک منادی آسمان سے ندا دے گا بے شک تمہارا امیر (حاکم) فلاں ہے اور وہ امام مہدی ہیں وہ زمین کو عدل و حق سے بھر دیں گے۔ (رواہ نعیم بن حماد)

خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈوں کا ظاہر ہونا

1- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سیاہ جھنڈے مشرق سے ظاہر ہوں گے وہ تمہارے ساتھ سخت سے سخت تر جنگ کریں گے ان جیسی تمہارے ساتھ کسی نے جنگ نہ کی ہوگی جب تم انہیں دیکھو تو ان کی بیعت کر لو اگرچہ گھٹنوں کے بل برف پر کیونکہ وہی اللہ کا خلیفہ مہدی

(رضی اللہ عنہ) ہو گا۔ (رواہ ابن ماجہ والحاکم وصحہ)

-2 حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم مشرق سے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ ابھرے گی وہ تم سے خیر کریں گے، خیر و بھلائی کے خواہاں ہوں گے تم انہیں نہیں دو گے تو وہ تمہارے ساتھ جنگ کریں گے تو وہ مدد لیے جائیں گے پھر تم انہیں وہی دو گے جس کا وہ مطالبہ کریں گے تو وہ قبول نہ کریں گے یہاں تک کہ وہ ایک مرد جو میرے اہلِ بیت سے ہوں گے کے سپرد کریں گے وہ مرد زمین کو عدل و انصاف سے معمور فرمائے گا جیسے انہوں نے اسے جور و ظلم سے بھرپور کیا ہو گا۔ تمہارے میں سے جو بھی اسے پائے تو وہ اس کے لشکر کے پاس جائے اگرچہ برف پر گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ (رواہ ابن ابی شیبہ وابن ماجہ)

زمین کا اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی کو باہر اگلنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک یہ دین (اسلام) مکمل ہو گا لیکن وہ نقصان (کمی) کی طرف مائل ہو گا اس کی چند نشانیاں ہیں:

-1 قطع رحمی عام ہو گی۔

-2 ناجائز طریقے سے مال لیا جائے گا۔

-3 ناحق خون بہایا جائے گا۔

-4 رشتہ دار اپنے اعزہ و اقارب کی شکایت کرتا ہوا نظر آئے گا باوجود شکایت کے رشتہ دار اس کی طرف مائل نہ ہو گا۔

-5 گداگر، سائل خوب چکر لگائے گا لیکن خالی ہاتھ رہ جائے گا۔

-6 وہ اس حال میں ہوں گے یعنی مذکورہ بالا نشانیاں بدستور موجود ہوں گی تو

اچانک زمین بیل جیسی آوازیں نکالے گی ہر کوئی یہی سمجھے گا کہ ہمارے ہاں سے آواز آرہی ہے۔

7- وہ اسی حال میں ہوں گے تو زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی سے اُگلے گی حالانکہ اس کی کوئی شئے لوگوں کو فائدہ نہ دے گی نہ سونا نہ چاندی۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

خزانے کے نزدیک لوگوں کا دھنس جانا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مختلف مقامات پر زمین سے خزانے نکلیں گے، ایک خزانہ حجاز کے قریب سے نکلے گا سب سے بڑا شریر اسے لینے آئے گا اسے لوگ فرعون کے نام سے موسوم کرتے ہوں گے وہ اس طرح اس خزانہ کو لوٹ رہے ہوں گے کہ اچانک سونا ظاہر ہوگا انہیں اس جگہ کا خزانہ خوب لبھائے گا وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ وہ فرعون اور دوسرے سونے کے طالب لوگ سب زمین میں دھنس جائیں گے۔ (رواہ الحاکم و صححہ)

بستی غوطہ کا دھنس جانا

حضرت خالد بن معدان نے فرمایا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور نہ ہوگا جب تک بستی غوطہ زمین میں دھنس نہ جائے اس کا دوسرا نام حرستا ہے۔ (رواہ ابن عساکر) یہ بستی دمشق کے غربی جانب واقع ہے۔

بیداء میں دھنسنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تعجب ہے کہ میری امت کے چند آدمی قریشی کے گھر میں آئیں گے وہ ایک شخص کے لیے وہاں پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے جس نے اس قریشی کے گھر میں پناہ لے رکھی ہوگی جب

مقام بیداء تک پہنچیں گے تو وہیں پر دھنس جائیں گے ان میں بعض وہ ہوں گے جوان کی مدد کیلئے آ رہے ہوں گے بعض مجبور ہو کر بعض مسافر۔ لیکن تمام وہیں پر ہلاک ہو جائیں گے لیکن ہر ایک کی اپنی مراد ہوگی اسی لیے قیامت میں اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیات پر اٹھائے گا۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ اس گھر (بیت اللہ شریف) کی جنگ سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر جنگ کے لیے آئے گا اور مقامِ بیداء میں دھنس جائے گا اوّل سے لے کر آخر تک سب زمین میں دھنس جائیں گے ان کا درمیانہ لشکر بھی بچ کر نہیں نکلے گا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ جو مجبور ہو کر آئے اس کا کیا ہوگا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیات پر اٹھائے گا۔ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ، ورواہ احمد ومسلم والطبرانی، عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا)

قرن ذوالسنین کا طلوع

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عباسی خراسان پہنچے گا تو مشرق سے ایک سینگ ذوسنین نکلے گا اور اس کا سب سے پہلے قوم نوح کی ہلاکت کے وقت طلوع ہوا جب انہیں اللہ تعالیٰ نے طوفان میں غرق کیا پھر اس وقت طلوع ہوا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا پھر جب فرعون مع قوم کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام شہید ہوئے۔ اے خدا کے بندو! جب اس کا طلوع دیکھو تو فتنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور اس سینگ کا طلوع سورج اور چاند گرہن کے بعد ہوگا پھر کچھ عرصہ نہ گزرے گا یہاں تک کہ ابقع مصر میں طلوع کرے گا۔ (رواہ نعیم بن حماد)

دُمدار ستارے کا طلوع

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے مشرق کی طرف دُمدار چمکیلے ستارے کا طلوع ہوگا۔ (اخرجہ نعیم)

رمضان میں چاند گرہن کا دوبار ہونا

حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے پہلے چاند گرہن رمضان میں دوبار ہوگا۔ (رواہ نعیم)

مشرق سے آگ کا نکلنا

1- حضرت ابوعبداللہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم آسمان سے بڑی آگ کی نشانی مشرق سے دیکھو کہ وہ رات کے وقت ابھری ہے، پس اس کے نزدیک لوگوں کیلئے کشادگی ہوگی یہی نشانی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے کا وقت ہے۔

2- حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم تین یا سات دن مشرق سے آگ دیکھو تو آلِ محمد ﷺ کی کشادگی کی امید رکھو۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

مدینہ شریف میں عظیم بارش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ پاک میں عظیم بارش ہوگی جو احجار الزیت (ایک مقام ہے) کو ڈبو دے گی حرہ (شرقیہ) اس میں ایسے نظر آئے گا جیسے ڈنڈا، پھر مدینہ شریف سے ازخود دو برید دور ہٹ جائے گی اس کے بعد امام مہدی رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوگی۔ (رواہ نعیم)

احجار الزیت مسجد شریف کے باب السلام کے قریب ہے باب السلام سے باہر نکل کر دائیں طرف مڑ جائیں تو تھوڑے سے فاصلے پر جو مکان ہے وہی احجار

الزیت ہے۔ (لیکن اب تو میدان ہی میدان ہے)

آسمان سے ندا آنا

-1 حضرت عاصم بن عمر البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان سے ایک آدمی کا نام لے کر پکارا جائے گا، اس کا انکار کسی دلیل سے نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کوئی دلیل اس کے وقوع سے مانع ہے۔

(رواہ ابن ابی شیبہ)

-2 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آسمان کا منادی ندا دے تو اس وقت یقیناً حق آل محمد ﷺ میں ہوگا اس وقت لوگوں کے منہ میں ہوگا کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا اور لوگ ان کی محبت سے سرشار ہوں گے اس وقت لوگوں میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا چرچا ہوگا۔ (رواہ نعیم)

-3 حضرت سعید بن المسیب (تابعی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دور میں فتنہ آئے گا اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے اوّل میں بچوں کا کھیل ہوگا وہ کھیل اس طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ آسمان سے تین بار منادی ندا دے گا، خبردار! فلاں امیر ہے اور وہ امیر حق ہے۔ (رواہ نعیم بن حماد)

-4 حضرت امام ابو جعفر باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آسمان سے منادی ندا دے گا کہ خبردار! حق آلِ محمد ﷺ میں ہے ایک منادی زمین سے ندا دے گا کہ خبردار! حق آل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام میں ہے یا فرمایا کہ حق آلِ عباس میں ہے، راوی کا شک ہے، زمین کی آواز شیطانی ہوگی اور آسمانی آواز رحمانی ہوگی اور یہی كَلِمَةُ اللّٰهِ الْعُلْيَاء ہے۔ (رواہ نعیم)

-5 انہی سے مروی ہے فرمایا کہ جب رمضان میں شب جمعہ آواز آئے کہ سنو!

اوراطاعت کرو! پھر شام کو ابلیس لعین کی آواز میں نداء دی جائے گی خبردار! فلاں مظلوم ہو کر شہید ہو گیا یہ اس لیے آواز دے گا تا کہ لوگ شک میں پڑ جائیں اور فتنہ میں مبتلا ہوں۔ اس دن بہت سے لوگ شک میں متحیر ہوں گے (اے امتیو!) جب تم رمضان میں شب جمعہ کی آواز سنو یعنی پہلی آواز میں شک نہ کرنا وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز ہوگی اس کی علامت یہ ہے کہ وہ حضرت امام مہدی اوران کے والدِ گرامی کا نام لے کر پکاریں گے۔

-6 حضرت اسحٰق بن یحییٰ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک فتنہ ایسا آئے گا جو لوگوں کو ہلاک کر دے گا اور اس فتنہ کا معاملہ تہ و بالا رہے گا یہاں تک کہ آسمان سے ندا آئے گی فلاں کو لازم پکڑو۔

(رواہ نعیم بن حماد)

-7 حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ محرم میں منادی ندا دے گا کہ خبردار! اللہ تعالیٰ کا منتخب بندہ فلاں ہے اس کی بات سنو۔ اور سنة الصوت (آواز کا سال) اور معمعة (بانس وغیرہ جلنے کی آواز لڑائی میں بہادروں کا شوروگرمی کی شدت۔ المنجد) (رواہ نعیم)

-8 پہلے گزرا ہے کہ یہ آواز نفس زکیہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت سنی جائے گی جیسا کہ عمار کی روایت میں ہے۔ عقد الدرر میں ہے کہ یہ نداء اہلِ زمین کو عام ہوگی جسے تمام اہلِ زبان اپنی اپنی زبانوں میں سنیں گے۔

-9 حضرت حکم بن نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب لوگ منیٰ و عرفات میں ہوں گے تو منادی ندا دے گا (اس وقت قبائل ایک دوسرے سے باہم جنگ میں مصروف ہوں گے) خبردار! بیشک وہ میرا حق سچ ہے۔

تکرار نداء کا کوئی حرج نہیں کہ ایک آواز رمضان شریف میں ہوگی، ایک

آواز ذوالحجہ میں، ایک آواز محرم میں، جیسا کہ روایات مختلفہ مذکور ہوئیں۔

آسمان سے جھاگ کا ظہور

1- حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مختلف فرقے اور لوگوں میں اختلافات ہیں یہاں تک کہ آسمان سے جھاگ نکلے گی اور منادی نداء کرے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے۔

2- حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس دن کی نشانی ہے کہ جھاگ آسمان سے نیچے لٹکے گی اسے لٹکتا ہوا لوگ دیکھیں گے۔ (رواہ نعیم بن حماد)

کعبہ معظّمہ کے خزانے کا نکالنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بخدا! مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ مَیں کعبہ کا خزانہ اور اس کے ہتھیار اور مال واسباب ساتھ لے جاؤں یا اسے راہِ خدا میں تقسیم کردوں۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے اس کی کوئی کارروائی نہیں کرنی اور نہ یہ آپ کے لائق ہے یہ کارروائی آخری زمانہ میں ہمارا ایک نوجوان قریشی کرے گا۔ وہی اس خزانہ وغیرہ کو راہِ خدا میں لٹائے گا۔

جنگِ عظیم

1- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اہلِ روم اعماق یا دابق میں نہ اُتریں ہوں ان کی طرف ایک لشکر مدینہ پاک سے آئے گا۔ (رواہ مسلم والحاکم وصححہ)

2- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنگِ

عظیم میں اہلِ اسلام کے خیمے غوطہ میں ہوں گے یہ غوطہ دمشق کی جانب ہے اور دمشق شام کے تمام شہروں سے بہتر ہے۔ (رواہ ابوداؤد والحاکم وصحہ)

غوطہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں پانی اور درخت بہت ہیں اس کو غوطہ دمشق بھی کہا جاتا ہے۔

3- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ نہ میراث تقسیم ہو سکے گی نہ غنیمت سے کسی کو خوشی ہوگی پھر فرمایا کہ لوگ اہلِ شام کیلئے جمع ہوں گے اور اہلِ شام اہلِ اسلام کیلئے جمع ہوں گے یعنی روم کیلئے یہاں تک کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ہلاکت نازل کرے گا وہ ایک دوسرے سے عظیم جنگ لڑیں گے اس جنگ جیسی جنگ دیکھی نہ سنی گئی ہوگی خون کی ندیاں بہہ جائیں گی اور ایسی خطرناک کہ پرندہ بھی وہاں سے گزرے تو بچ کر نہ نکلے کہ وہیں پر گر کر ڈھیر ہو جائے ایک باپ کے سو بیٹے ہوں گے اس جنگ میں سب کام آئیں گے صرف ایک بچ جائے گا۔

(رواہ مسلم)

غور فرمائیں اسے غنیمت سے خاک خوشی ہوگی اور میراث کیسے تقسیم ہوگی۔

4- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی چھ نشانیاں ہیں: (۱) میرا وصال (۲) فتح بیت المقدس (۳) یہاں تک فرمایا کہ روم دھوکہ کرے گا پھر تم ایک سو لشکر جھنڈے والے دیکھو گے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر۔ (رواہ احمد وابن ابی شیبہ وطبرانی)

5- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری امت! تمہارے میں قیامت کی چھ نشانیاں واقع ہوئیں پانچویں نشانی یہ بتائی کہ جنگ کے بعد تمہاری (مسلمانوں) کی اور بنی الأصفر

(گورے، عیسائیوں) کی صلح ہو جائے گی وہ تمہارے ساتھ عورت کے حمل کی مقدار نو ماہ متفق رہیں گے پھر وہ تمہارے ساتھ دھوکہ کریں گے۔

(رواہ احمد)

ایک مرد پچاس (۵۰) عورتوں کا منتظم ہوگا

میراث سے خوشی ہوگی نہ غنیمت سے

یہ دونوں جنگیں جنگِ عظیم ہوں گی، یہاں تک کہ ایک باپ کے سو بیٹوں میں سے صرف ایک بچے گا سب جنگ میں کام آجائیں گے (اسے غنیمت سے خاک خوشی ہوگی اور کس پر مال تقسیم کرے اور یہی ایک گھر کی پچاس عورتوں کا منتظم ہوگا۔

صحاح ستہ (سوائے ابوداؤد) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مرد کم ہوں گے عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا انتظام سنبھالنے والا ہوگا پہلے بار بار گزرا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال میراث تقسیم نہ ہوگا اور نہ ہی مال غنیمت سے خوشی ہوگی۔

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ عورتوں کی کثرت کا سبب فتون کی کثرت ہے، جو مردوں کے قتل کا موجب ہیں کیونکہ جنگ مرد لڑتے ہیں نہ کہ عورتیں اس حدیث پر جنگِ عظیم دلالت کرتی ہے لیکن امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۵۲ھ نے فتح الباری باب العلم میں فرمایا کہ ظاہر یہ ہے کہ حدیث شریف میں صرف علامت بتائی ہے کوئی اور سبب نہیں، بتایا بلکہ اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر سے آخری زمانہ میں اکثر عورتیں بانجھ ہوں گی یا یہ عورتیں نرینہ اولاد کم جنیں گی ان سے زیادہ بچیاں پیدا ہوں گی۔ اور فرمایا عورتوں کی کثرت ہونا علامات قیامت سے ہے جو جہالت کے ظہور اور علم کے اٹھ جانے کے وقت ذکر کیا جائے (مطلب یہ ہے کہ عورتوں کی کثرت سے

علم اٹھ جائے گا) ہم نے جنگ عظیم کی مناسبت سے یہ احتمال بھی ذکر کیا ہے۔

فتح قسطنطنیہ اور رومیہ

1- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے ایسا شہر سنا ہے جو ایک طرف سے جنگل میں دوسری طرف سے دریا میں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ستر ہزار بنواسحاق جنگ کریں گے۔ (رواہ مسلم والحاکم)

اور حاکم نے فرمایا یہ شہر قسطنطنیہ ہے۔

2- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے امتیو! تم میں قیامت کی چھ نشانیاں ہوں گی چھٹی کے متعلق فرمایا کہ فتح مدینہ۔ میں نے عرض کی: "کونسا مدینہ (شہر) یارسول اللہ ﷺ؟" فرمایا: "قسطنطنیہ۔"

3- حضرت کثیر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم بنوالاصفر (گورے یعنی نصاریٰ) سے جنگ کرو گے ان کی طرف بنوالاصفر (گوروں) کی طرف اہل حجاز سے مسلمانوں کا ایک کمزور گروہ نکلے گا ان سے جہاد کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ کے متعلق کسی ملامت گر کی ملامت نہ روک سکے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو فتح دے گا کہ وہ قسطنطنیہ اور رومیہ کو تسبیح تکبیر پڑھتے ہوئے ان کا قلعہ توڑیں گے اس پر ان کی فتح ہوگی۔

(رواہ ابن ماجہ والحاکم)

4- ابی قبیل فرماتے ہیں کہ ہم قسطنطنیہ اور رومیہ کی فتح کا آپس میں ذکر کررہے تھے کہ ان میں کون سا شہر پہلے فتح ہوگا قسطنطنیہ یا رومیہ؟ آپ ﷺ نے

فرمایا کہ پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا یعنی قسطنطنیہ۔ (رواہ احمد والحاکم اور اسے صحیح کہا)

دجال

1- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یثرب کی ویرانی کے بعد بیت المقدس آباد ہوگا اور یثرب کی ویرانی جنگ عظیم میں پیش آئے گی اور جنگ عظیم پر قسطنطنیہ فتح ہوگا قسطنطنیہ کی فتح پر دجال کا خروج ہوگا۔ (رواہ ابن ابی شیبہ واحمد وابوداؤد والحاکم وصححہ)

2- امام بیہقی نے اپنے شیخ حاکم سے بیان کیا کہ ظہور کے لحاظ سے سب سے پہلی نشانی ظہور مہدی کے بعد خروج دجال ہے پھر نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پھر خروج یاجوج وماجوج پھر ظہور دابۃ پھر سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

کلام حاکم سے آئے گا کہ خروج دابۃ طلوع الشمس کے بعد ہوگا۔ قرب قیامت کے وہ فتنے جو زمانہ مہدی رضی اللہ عنہ میں واقع ہوں گے اور قیامت کی بڑی نشانیوں سے ہیں اور انہی کے بعد قیامت قائم ہوگی وہ خروج الدجال ہے اور اس کی خبریں اس قدر بے شمار ہیں کہ اس پر مستقل ضخیم تالیف لکھی جاسکتی ہے۔

3- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور قیامت کے درمیان سب سے بڑھ کر خروج الدجال سے کوئی واقعہ نہیں۔ (رواہ مسلم)

4- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی ماں سے روایات کرتے ہیں کہ تین ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے ظہور کے بعد کسی کا ایمان لانا اسے نفع نہ دے گا۔ (۱) دجال (۲) دابہ (۳) سورج کا مغرب سے طلوع۔ (رواہ الترمذی و صححہ)

5- حضور اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے فتنہ مسیح الدجال کی پناہ مانگتا ہوں۔"

6- صحیح بخاری میں ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے دجال سے اپنی امت کو نہ ڈرایا ہو۔ روایت معمر میں مزید ہے کہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔

7- حضرت ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی نبی سیدنا نوح علیہ السلام کے بعد نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ (ابوداؤد، الترمذی وحسنہ)

8- احمد کی روایت میں ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام اور ان کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتوں کو دجال سے ڈرایا۔ (ابوداؤد، الترمذی وحسنہ)

ظہور مہدی رضی اللہ عنہ کب؟:

امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ نے فرمایا کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔

(ملفوظات صفحہ ۱۱۲، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ باب المدینہ کراچی)

دجال کا نام ونسب واور جائے پیدائش:

اس کا نام صافی بن الصیاد یا صائد ہے اس کا مولد مدینہ ہے یہ اس وقت مانا جائے کہ ابن الصیاد دجال ہے اس پر بحث آئے گی (ان شاء اللہ) لیکن یاد رہے ابن الصیاد اور ہے اور دجال اور۔

وہ شیطان بندھا ہوا ہے بعض جزائر میں یا وہ شق کاہن کی اولاد سے ہے اور وہ کاہن مشہور ہے یا وہ خود شق کاہن ہے اور اس کی ماں جنیہ ہے وہ شق کے باپ پر عاشق

ہوئی اسی سے اس شق کو جنا۔اسی کو شیاطین غرائب (عجائب) عمل کر کے دکھاتے۔اسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے قید کر دیا اور اس کا لقب مسیح ہے اور صفت دجال ہے مشتق از دجل بمعنی کلام کو غلط ملط اور اس میں التباس ڈالنا اور دھوکہ کرنا۔دجال کا معنی ہے دھوکہ باز اور لوگوں میں باتوں سے التباس کرنا۔

دجال کا حلیہ:

وہ نوجوان مرد ہے ایک روایت میں شیخ (بوڑھا) کا لفظ بھی آیا ہے اور ان دونوں کی سند صحیح ہے اس کا جسم سرخ ہوگا ایک روایت میں ابیض امھق (بہت زیادہ سفید) اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت طبرانی میں ہے کہ وہ گندمی رنگ کا ہوگا۔فتح الباری میں ہے ممکن ہے کہ اس کا گندمی رنگ ہونا بایں معنیٰ ہے کہ کبھی اسے حمرۃ (سرخی) سے موصوف کیا جاتا ہے کیونکہ اس رنگ سے ہونٹ سرخ ہوں گے۔ جعد الراس، قطط، (چھوٹے اور گھنگریالے بالوں والا) دائیں آنکھ بعض روایت میں بائیں آنکھ نہ ہونے کی وجہ سے یک چشم ہوگا۔

اس کے علاوہ وہ بھینگی آنکھوں والا ہوگا یعنی ہر دونوں آنکھیں بھینگی ہوں گی اس لئے کہ بھینگا پن عیب ہے اور بھینگا ہر طرح سے عیب دار ہوتا ہے۔اور دجال کی تو دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی ایک نور کے نہ ہونے کی وجہ سے دوسری بوجہ اپنی جگہ سے ہٹ جانے اور سبزہ ہونے کے۔اس کی آنکھوں کے عیب کے متعلق احادیث میں یوں بیان ہوا ہے:

1- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کا ڈھیلہ باہر نکلا ہوگا یعنی پوشیدہ نہ ہوگا یہ نہایت ہی قبیح محسوس ہوتا ہے گویا وہ ایک منکا ہے جو چونا گچ دیوار میں پیوست کیا گیا ہے اور اس کی بائیں آنکھ گویا ایک چمکتا ستارہ ہے۔(رواہ احمد)

1- حدیث میں ہے کہ اس کی ایک آنکھ گویا سبز شیشی ہے۔(رواہ احمد والطبرانی)

دجال کا باقی جسمانی حلیہ:

اس کا قد چھوٹا ہوگا، دو پنڈلیوں کے درمیان دوری۔ بعض نے کہا کہ دونوں قدموں کا اگلا حصہ ایک دوسرے کے قریب اور ساتھ ہی دونوں گٹوں کا ایک دوسرے سے دور ہونا (یہ بھی بڑا عیب ہے)، زیادہ بالوں والا ہوگا۔ عظیم الجثہ سخت موٹا گویا اس کا سر کسی درخت کی ٹہنیاں ہیں۔ سر کے بال بہت زیادہ متفرق اور قائم ہوں گے۔ بعض نے کہا کہ اس کے سر کے پیچھے کے بال بکھرے ہوں گے، جیسے پانی اور ریت پر ہوا کا جھونکا آئے تو وہ بکھر جاتے ہیں۔

دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا (ک۔ف۔ر) حروف مقطعہ کے ساتھ اسے ہر پڑھا لکھا ان پڑھ مسلمان پڑھ سکے گا لیکن کفار نہ پڑھ سکیں گے اس کی اولاد نہ ہوگی نہ وہ مدینہ طیبہ و مکہ معظّمہ میں داخل ہو سکے گا اس کی ایسی قوم اتباع کرے گی گویا ان کے چہرے پر تہ بہ تہ کھال چڑھائی ہوئی ہے مجان مطرقہ ڈھال ہے اس کے ساتھ اصبہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے جن پر لنگی ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان پر سبز چادر ہوگی۔

دجال کی صفات:

اس کی آنکھیں نیند کریں گی لیکن دل بیدار رہوگا اس کے باپ کا قد لمبا اور گاڑھے گوشت والا اس کی ناک گویا چونچ ہے اس کی ماں زیادہ گوشت اور بڑے پستانوں والی ہوگی اس کا گدھا گاڑھے اور زیادہ بالوں والا ہوگا اس کے دو کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا جہاں نگاہ پڑے گی وہاں اس کا قدم پہنچے گا۔

خروج دجال کے متعلق چند احادیث ملاحظہ ہوں:

1- رسول اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے مروی ہے کہ دجال گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا پلید پر پلید سوار ہوگا۔ (ابن ابی شیبہ)

2- حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دجال خروج کرے گا تو اس کے ساتھ ستر ہزار حاکہ کے افراد ہوں گے، حاکہ ایک جگہ ہے ان کے آگے ایک بہت زیادہ بالوں والا آدمی ہوگا جو کہہ رہا ہوگا ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ۔ (رواہ الدیلمی)

3- امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دجال کا قد ۴۰X۴۰ دراز ہوگا وہ ایک سخت سفید گدھے پر سوار ہوگا اس کے قدم سے دوسرے قدم تک ایک رات دن کی مسافت ہوگی اس کے لئے چشمہ در چشمہ سے زمین لپیٹ لی جائے گی وہ بادل اپنے سیدھے ہاتھ میں رکھے گا اور غروب کی طرف سورج اس کے آگے چلے گا۔ وہ دریا میں داخل ہوگا تو پانی اس کے دونوں گٹوں تک پہنچے گا۔ (یہ حدیث طویل ہے)

اس روایت میں منافات نہیں جب کہ ایک روایت میں ہے کہ اس کا چھوٹا قد ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ موٹے پن کی وجہ سے چھوٹا قد محسوس ہوگا اس کے موٹاپے کا تقاضا ہے کہ قد پست محسوس ہوگا یا یہ پیدائش کے بعد ابتدائی دور میں فی نفس الأمر چھوٹا قد ہوگا پھر جب کفر ظاہر کرے گا اور پھر اُلوہیت کا دعویٰ کر کے دین کی دعوت دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا قد طویل اور موٹا کر دے گا یہ بندوں کے لئے آزمائش اور دوسرے فتنوں کی طرح ایک فتنہ ہوگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

دجال کا ابتدائی دور اور غلط دعویٰ:

خروج کے ابتدا میں ایمان اور اعمال صالحہ کا دعویٰ کر کے دین کی دعوت دے گا لوگ اس کی اتباع کریں گے اس طرح سے شہرت پائے گا پھر کوفہ چلا جائے گا

یہاں بھی دین اور اعمال صالحہ ظاہر کرے گا اس کی لوگ اتباع کریں گے اس طرح سے شہرت پائے گا اور عوام کا محبوب بن جائے گا۔ پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کے دعویٰ سے عقلمند لوگ گھبرا جائیں گے فوراً اس سے علیحدگی اختیار کریں گے کئی دن ٹھہر کر خدا ہونے کا مدعی ہوگا۔

دجال کو سزا:

خدائی دعویٰ کے بعد اس کی آنکھ گوشت سے ڈھانپ لی جائے گی اور ایک کان کٹ جائے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ک۔ف۔ر) کافر لکھا جائے گا جو ہر مسلمان پر مخفی نہ ہوگا۔ پھر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس سے علیحدہ ہو جائے گا۔ (اسے طبرانی نے روایت کیا حضرت عبداللہ بن معتمر رضی اللہ عنہ سے جو حضور ﷺ کے صحابی ہیں)

دجال کا لشکر:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال شام کا رخ کرے گا، جامع مسجد دمشق شرقی منارہ کے قریب اترے گا یہی اس کے خروج کی ابتداء ہے اس کے بعد گم ہو جائے گا تلاش بسیار کے باوجود نہ ملے گا پھر دوبارہ دمشق میں مسجد کے اس مینار کے قریب جو نہر الکسوۃ کے قریب میں ہے ظاہر ہوگا پھر کہیں چلا جائے گا یہاں تک کہ لوگ اسے بھول جائیں گے پھر مشرق میں ظاہر ہوگا اور خلافت (حکومت) سنبھالے گا اس دوران جادو دکھائے گا پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا عوام (یعنی اہل اسلام) اس کا ساتھ چھوڑ دیں گے پھر خشک نہر پر کھڑے ہو کر اسے چلنے کا حکم دے گا تو نہر پانی سے پر ہو کر چل پڑے گی پھر حکم دے گا پیچھے کو لوٹ وہ پیچھے کو چلے گی پھر حکم دے گا کہ خشک ہو جا تو وہ خشک ہو جائے گی۔ (رواہ نعیم بن حماد)

ستر ہزار اصبہان کے یہودی اور تیرہ ہزار ان کی عورتیں اور دیگر عوام جو یہودیوں کے تابع ہوں گے اور غلام اور عورتیں اس کا اتباع کریں گے اللہ تعالیٰ اس کے لئے شیاطین بھیجے گا وہ کہیں گے اے دجال! ہم سے جو چاہو کام کرالو ہم تیری مدد کو آئے ہیں وہ کہے گا لوگوں میں پھیل جاؤ اور میرا پرچار کرو کہ میں ان کا رب ہوں۔ وہ شیاطین ملکوں میں پھیل جائیں گے دجال کیلئے اسی قسم کا پرچار کریں گے۔

دجال کے بے شمار فتنے ہوں گے چند فتنے ملاحظہ ہوں:

1- چلے گا تو اس کے ساتھ دو پہاڑ بھی چلیں گے۔

2- اس میں درخت اور پھل اور پانی ہوگا۔

3- اس میں آگ اور دھواں ہوگا اور کہے گا یہ جنت و دوزخ ہے۔

(رواہ حاکم، رواہ ابن عساکر، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

4- اس کے ساتھ جنت و نار ہوگی۔

5- لوگوں کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔

6- اس کے ساتھ ایک پہاڑ ہوگا اس میں روٹیاں اور پانی کی نہر ہوگی۔

(رواہ نعیم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

ایک روایت میں ہے کہ اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے صرف ان کو روٹی ملے گی جو اس کی اتباع کرے گا اسکے ساتھ دو نہریں ہوں گی کہے گا انہیں میں جانتا ہوں کہ ان میں کیا ہے وہ کہے گا ایک نہر جنت ہے دوسری دوزخ پس جسے وہ جنت میں داخل کرے گا وہ آگ ہوگی اور جسے نار میں داخل کرے گا وہ جنت ہوگی۔

(رواہ احمد وابن خزیمہ والحاکم و سعید بن منصور)

ایک روایت میں ہے کہ میں جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا؟ اس کے ساتھ دو جاری نہریں ہوں گی ایک ظاہری نظر آئے گی وہ سفید پانی ہے دوسری بھی

ظاہری طور نظر آئے گی کہ وہ دھواں ہے تم میں جو کوئی اسے پائے تو اس نہر میں جائے جس میں دھواں نظر آئے اس سے آنکھیں بند کر کے پانی پی لے کیونکہ اس میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔

بخاری کی روایت میں ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا، اور مسلم کی روایت میں اضافہ ہے کہ اس کیساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ اور ابراہیم کی روایت میں ہے کہ اس کے ساتھ طعام اور نہریں ہوں گی اور یزید بن ہارون کی روایت میں ہے کہ اس کے ساتھ طعام اور پانی ہوگا ایک روایت میں ہے کہ اس کے ساتھ جنت و نار جیسی ہو۔

اور نعیم کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے ساتھ شوربے کا پہاڑ ہوگا عراقی گوشت گرم گرم ہوگا کہ ٹھنڈا نہ ہوا اور نہر جاری ہوگی اور باغات کا پہاڑ اور سرسبز ہوگا۔ اور ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا، کہے گا یہ میری جنت اور یہ دوزخ ہے اور یہ طعام اور یہ میرا پانی ہے۔

دجّال کے مزید فتنے

نرمی سے زمین اسکے لئے لپیٹی جائے گی ایسے چلے گی جیسے بھیڑ کا چھوٹا بچہ وہ تمام روئے زمین کو صرف چالیس دن میں طے کر لے گا ہر شہر میں جائے گا سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے، اس کی تیز رفتاری کا یہ حال ہے جیسے بادل کہ اسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو۔

تین سخت آوازیں آئیں گی جنہیں تمام اہل مشرق و مغرب سنیں گے خلاء سے پرندے پکڑے گا دھوپ میں ضرورت کی چیزیں پکائے گا۔

(رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

دریا میں تین غوطے لگائے گا اس کا ہر دوسرا غوطہ پہلے سے طویل ہوگا اس کے غوطہ کی طوالت کا یہ حال ہوگا کہ دریا کی تہ تک پہنچ جائے گا اس سے مچھلیاں نکالے گا جتنا چاہے گا۔ (رواہ ابونعیم عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ)

دین کی خِفت (بمعنی ہلکان) اور علم سے روگردانی کے درپے ہوگا اکثر روئے زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جو اس کا علمی مقابلہ کر سکے بلکہ لوگوں کے ذہنوں سے دجال کا خیال محو ہو جائے گا (کہ اس نے بھی آنا تھا) اس کی اتباع میں اکثر دیہاتی مرد عام عورتیں ہوں گی۔ یہاں تک کہ مرد اپنی ماں، بہن، پھوپھی، بیٹی کو اس سے دور رکھنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ انہیں گھر میں رسیوں وغیرہ سے باندھ دے گا کہ کہیں اس کے پاس نہ چلی جائیں۔

دجال دیہاتی سے کہے گا کہ کیا میں تمہارے لئے قبر سے تمہارے باپ اور ماں کو زندہ اٹھاؤں وہ آ کر گواہی دیں کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا ہاں پھر ایک شیطان اس کے باپ کی شکل میں دوسرا اس کی ماں کی شکل میں اس کے سامنے آ کر کہیں گے بیٹا دجال کی اتباع کر یہ تیرا رب ہے۔ وہ دجال کی تابعداری کرے گا۔ اسی لئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دجال تمہارے دور میں نکلے تو تمہارے بچے بھی اسے کنکریاں ماریں اور ذلیل و رسوا کریں (کیونکہ یہ زمانہ خیر القرون وغیرہ علمی دور ہے) وہ تو اس وقت ظاہر ہوگا جب علم کی کمی ہوگی یا ہوگا ہی نہیں اور دین مٹ جائے گا یا کمزور ہوگا۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

دجال کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی دو نبیوں کے مشابہ ہوں گے ایک اس کے دائیں دوسرا بائیں جانب ہوگا۔ دجال کہے گا اے لوگو!

کیا میں تمہارا رب ہوں میں مارتا ہوں جلاتا ہوں۔ ان دونوں فرشتوں میں سے ایک کہے گا کذبت تو (جھوٹا ہے) اس جملہ کو سوائے اس کے ساتھی فرشتے کے کوئی نہ سنے گا، پھر دوسرا فرشتہ اپنے ساتھی سے کہے گا تو نے سچ کہا اسے تمام لوگ سن لیں گے اس سے یہ سمجھیں گے شاید یہ دجال کی تصدیق کر رہا ہے اس پر ان کا یقین بڑھے گا کہ دجال بڑا سچا ہے، یہ بھی لوگوں کیلئے بہت بڑا فتنہ ثابت ہوگا یہ حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مضمون ہے۔ (رواہ نعیم والحاکم)

اللہ تعالیٰ دجال کے لئے مشارق و مغارب سے شیاطین بھیجے گا اور وہ کہیں گے ہم سے جو چاہے مدد لے وہ کہے گا روئے زمین پر پھیل جاؤ اور لوگوں کو اعلان کرو کہ دجال تمہارا رب ہے اور وہ تمہارے لئے جنت و دوزخ لے آیا ہے۔ شیاطین یہ سن کر روئے زمین پر پھیل جائیں گے ایک مرد کے ورغلانے کیلئے ایک ایک سو ۱۰۰ سے زیادہ شیاطین جمع ہوگا وہ اس کے باپ اس کی ماں اس کے بھائیوں اور نوکروں اور دوستوں کی شکل میں متشکل ہو کر کہیں گے اے فلاں! کیا انہیں پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا ہاں یہ میرا باپ ہے یہ میری ماں ہے یہ میری بہن ہے یا میرا بھائی ہے وہ ان سے پوچھے گا تم دجال کے بارے میں کیا کہتے ہو وہ کہیں گے تو اسے کیا سمجھتا ہے وہ کہے گا یہ دجال اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اس نے خروج کیا ہے۔ اسے شیاطین کہیں گے ٹھہر جا ایسی باتیں نہ کہہ وہ تمہارا رب ہے وہ تمہارے متعلق جو چاہے گا فیصلہ کر سکتا ہے اس کے پاس جنت، دوزخ اس دن اس کے پاس ایسا طعام ہے کہ تم نے پہلے کبھی نہ کھایا ہوگا وہ مرد مسلمان کہے گا تم جھوٹ بول رہے ہو تم شیاطین ہو وہ کذاب ہے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث پہنچی ہے فرمایا ہے کہ ایسے ایسے ہمارے ساتھ ہوگا، آپ ﷺ نے ہمیں دجال سے ڈرایا اور اس کی مکمل خبر دی ہے ہم تمہیں خوش آمدید نہیں کہتے تم شیاطین ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس لے

جائے گا وہ اسے قتل کریں گے شیاطین اس کی تقریر سے ڈر کر غائب وخاسر ہو کر واپس چلے جائیں گے۔

انتباہ از احادیث

1- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس کی خبر دے رہا ہوں تا کہ سمجھو اور متنبہ رہو اور اسے خوب یاد کرلو۔ اسی پر عمل کرو جو میں کہہ رہا ہوں اور اسکی آنے والوں کو خبر دو پھر وہ آگے آنے والوں کو بتائیں کیونکہ یہ تمام فتنوں سے شدید ترین فتنہ ہے۔'' (رواہ نعیم)

2- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں کہ دجال کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی اے رب! میرے بھائی، میری بیٹی، میرے شوہر کو زندہ کر یہاں تک کہ وہ شیاطین کو ملے گی جو اس کے گھر کو بھر دیں گے یعنی اس کے گھر شیاطین ہی شیاطین ہوں گے۔ اسی طرح اس کے پاس اعرابی (دیہاتی) آئے گا اور کہے گا اے رب! میرا اونٹ زندہ کر دے، میری بکری زندہ کر دے، شیاطین اس کے اونٹ جیسے اونٹ اسے دیں گے اس کی بکریوں جیسی بکریاں دیں گے جو عمر میں اور موٹے پن میں ان جیسی ہوں گے وہ کہیں گے اگر یہ رب نہ ہوتا تو ہمارے لئے مردے کیسے زندہ کرتا؟ (حاکم)

پہلی حدیث اس مسلمان کیلئے ہے جو دجال کو نہ مانے گا دوسری حدیث اس کے لئے ہے جو اس پر ایمان لائے گا اور اس کی اتباع کرے گا۔

دجال بادل کو اپنے دائیں بائیں رکھے گا اور تیز رفتاری میں سورج سے بڑھ جائے گا۔ سمندر میں غوطہ لگائے گا تو صرف اس کے گٹے تک پانی آئے گا اس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہو گا اور اس کے پیچھے بھی سبز پہاڑ ہو گا اس کے لئے منادی ندا

دے گا جسے ہر دو جانب درمیان میں ہر کوئی سنے گا۔ میرے دوستو! میری طرف آؤ، میرے محبوب میری طرف آؤ، میرے اصحاب میری طرف آؤ، میں وہ ہوں جس نے پیدا کیا اور ٹھیک کیا اور جس نے ٹھہرا دی اور راہ دکھلائی اور میں ہی تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا دشمن جھوٹ بول رہا ہے تمہارا رب نہیں جیسے یہ ہے۔ ہاں دجال کے تابعدار اکثر یہودی اور حرام زادے ہیں اور ولدالزنا ہوں گے۔

(رواہ ابن المنادی عن علی کرم اللہ وجہہٗ)

دجال ایک برادری کے پاس آئے گا تو وہ اس پر ایمان لائیں گے پھر وہ آسمان کو بارش کا حکم کرے گا تو بارش ہوگی اس سے کھیتیاں اگیں گی اس پر وہ لوگ خوشحال ہو جائیں گے اور ان کے جانور موٹے ہو جائیں گے اور دودھ والے جانوروں کے دودھ بڑھ جائیں گے انہیں ہر طرح کی خوشحالی ہی خوش حالی ہوگی۔ پھر ایک اور برادری کے پاس جائے گا انہیں دعوت دے گا وہ اس کی دعوت قبول نہ کریں گے ان سے واپس لوٹے گا تو وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور ان کے اموال واسباب سب ختم ہو جائیں گے۔ (رواہ مسلم عن النواس بن سمعان)

وہ ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا اپنے خزانے باہر نکال اس کے کہتے ہی خزانے اسکے پیچھے شہد کی مکھیوں کی طرح آئیں گے۔ (رواہ مسلم عن النواس)

وہ ایک نہر پر آ کر کہے گا کہ چل وہ چل پڑے گی اسے حکم کرے گا کہ پیچھے کو چل وہ پیچھے کو چلے گی پھر حکم دے گا کہ خشک ہو جا وہ خشک ہو جائے گی۔

(رواہ نعیم بن حماد، عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ)

جبلِ طور سیناء اور جبل زیتا کو حکم کرے گا کہ وہ اس کے لئے آٹا دیں چنانچہ وہ آٹے کا انبار لگا دیں گے وہ ہوا کو حکم کرے گا کہ بادل دریا سے لے کر زمین پر بارش برسائے تو وہ اسی طرح کریں گے۔ (رواہ نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ)

وہ اعلان کرے گا کہ میں رب العالمین ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے اگر تم چاہو تو چلتے سورج کو روک دوں لوگ کہیں گے ہاں چنانچہ وہ سورج کو روک لے گا یہاں تک کہ ایک دن کو مہینے کا بنا دے گا اور جمعہ کو سال جیسا پھر کہے گا چاہو تو میں اسے چلنے دوں لوگ کہیں گے ہاں چنانچہ دن کو ایک گھنٹے کا کر دے گا۔

(رواہ نعیم بن حماد والحاکم، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

ں کے خروج سے پہلے تین سال خلق خدا پر نہایت ہی سخت گزریں گے ان میں لوگوں پر بھوک مسلط کر دی جائے گی اللہ تعالیٰ پہلے آسمان کو حکم دے گا کہ وہ تہائی بارش زمین پر برسانا بند کر دے اور اور زمین کو حکم فرمائے گا کہ وہ تہائی سبزہ یا نبات اگانا روک دے پھر تیسرے سال آسمان کو حکم فرمائے گا کہ وہ بارش بالکل بند کر دے ایک بوند بھی زمین پر نہ گرے گی اور زمین کو حکم فرمائے گا کہ وہ سبزی اگانا بند کر دے ایسے حالات میں تمام کھروں والے یعنی جانور ہلاک ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے، عرض کی گئی یا رسول ﷺ تو پھر لوگ کھائیں گے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) لوگوں کو طعام کا کام دیں گی یعنی تسبیح و تکبیر کی کثرت کرنے والوں کو بھوک نہ لگے گی۔ (رواہ ابن ماجہ وابن خزیمہ والحاکم، عن ابی اسامۃ رضی اللہ عنہ)

ایک آدمی کو قبضہ میں کر کے اس پر آرہ چلائے گا اس کے دو حصے کر دے گا اس کے درمیان میں لوگ چلیں گے پھر لوگوں کو کہے گا میں اس کو ابھی زندہ کر دیتا ہو ں اس کے باوجود یہ مقتول پھر بھی کہتا ہے کہ میرے سوا رب کوئی اور ہے چنانچہ بندہ مقتول کو اللہ تعالیٰ اٹھائے گا تو اسے خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے؟ کہے گا میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تو اللہ تعالیٰ کا دشمن دجال ہے، بخدا مجھے اب کی بار پہلے سے زیادہ بصیرت نصیب ہوئی ہے کہ دجال تو ہے وہ اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا تو اسے قتل نہ کر سکے گا۔ (رواہ ابن ماجہ وابن خزیمہ والحاکم والضیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ)

مقام خروج:

دجال کا خروج یقیناً مشرق سے ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ خراسان (افغانستان) سے نکلے گا۔ (احمد والحاکم من حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ)

ایک روایت میں ہے کہ وہ اصبہان سے نکلے گا۔ (رواہ مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ یہودیہ اصبہان سے نکلے گا۔

(رواہ الحاکم وابن عساکر)

ایک روایت میں ہے کہ وہ اصبہان شہر کی بستی رستقباد سے نکلے گا۔

(طبرانی من حدیث فاطمہ بنت قیس)

وقتِ خروج:

فتح قسطنطنیہ کے بعد نکلے گا جب کہ تین سال مسلسل قحط ہوگی۔ بعض روایات میں ہے کہ اس کے خروج کا وقت فتح القاطع کے بعد ہے۔

دجال کا ابتدائی دور فتح قسطنطنیہ کے بعد ہے پھر آگے کی چھلانگیں کہ وہ خلیفہ ہے اور نبی ہے اور خدا ہے کہ دعوے فتح القاطع کے بعد ہے اور اس کی سلطنت چالیس دن ہوگی وہ دن بھی انہی دعوؤں کے دوران گزریں گے۔

مدت:

دجال کی کل مدت چالیس دن ہے پہلا دن سال کا، دوسرا ایک ماہ کا، تیسرا جمعہ کا یعنی ہفتہ کا، باقی دن دوسرے دنوں کی طرح۔

(کذافی حدیث النواس بن سمعان، احمد و مسلم و ترمذی)

دوسری حدیث میں حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے چالیس سال ہیں لیکن اس کا ایک سال آدھے سال کے برابر اور اس کا دوسرا سال ایک ماہ کے

برابر اور ایک سال ایک جمعہ یعنی ہفتہ کے برابر باقی دن بھی چنگاری کی طرح جلد ختم ہوں گے مثلاً کسی کی صبح شہر کے دروازہ پر ہو گی تو دوسرے دروازہ تک پہنچتے ہی شام ہو جائے گی۔ (ابن ماجہ، خزیمہ والحاکم والضیاء)

دجال کے زمانہ میں نمازوں کا حال:

1- حضور سرور عالم ﷺ سے سوال ہوا کہ دجال کے زمانہ میں نمازوں کا کیا حال ہو گا جب کہ اس کا دن کامل سال کا ہو گا کیا ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہیں اندازہ کرنا پڑے گا کہ ہر دن کا اندازہ کر کے اس کی پانچ نمازیں پڑھو جیسے تم طویل دنوں میں اپنی نمازوں کا اندازہ کر لیتے ہو اسی طرح ایک دن جو سال کا ہو گا پھر چھ ماہ کا وغیرہ وغیرہ۔

2- حضور سرور عالم ﷺ سے چھوٹے دنوں کا سوال ہوا کہ جب اس کے بعض دن چھوٹے ہوں گے (جیسے حدیث شریف میں مذکور ہوا) تو ان دنوں کی نمازیں کیسے ادا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جیسے تم نے اس کے بڑے دنوں میں نمازوں کے متعلق اندازہ کا سمجھا ہے یونہی چھوٹے دنوں کا قیاس کیجئے۔

مکہ و مدینہ میں دجال کا داخلہ ممنوع:

روایت میں ہے کہ الیسع کے آگے دو آدمی ہوں گے جو دجال سے اہل قریہ کو ڈرائیں گے ان کے جانے کے بعد دجال کا لشکر داخل ہو گا۔ دجال تمام بستیوں میں جائے گا سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے جب وہ مکہ معظمہ کے قریب جائے گا تو وہاں ایک عظیم شخصیت کو دیکھے گا اس سے پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں میکائیل علیہ السلام ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں مدینہ پاک میں داخل نہ ہونے دوں۔ دجال مکہ معظمہ سے فراغت پا کر مدینہ پاک کے ایک کنارہ پر اترے گا اس

وقت مدینہ پاک کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتے پہرہ دار ہوں گے اس وقت اللہ تعالیٰ شریر لوگوں کو مدینہ پاک سے نکال دے گا۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ، کتاب التوحید، وفی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا)

حضرت خضر علیہ السلام اور دجال کا مقابلہ:

اہل اسلام میں ایک مرد خدا مسلمانوں کو کہے گا میں اسے دیکھتا ہوں کیا یہ وہی تو نہیں جس سے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا تھا یا کوئی اور ہے؟ لوگ کہیں گے اکیلے نہ جائیں کہیں وہ آپ کو شہید نہ کرڈالے ہم ساتھ چلتے ہیں، کہیں وہ آپ کو فتنہ میں ڈال کر نقصان نہ پہنچائے اگر وہ آپ کو شہید کرنا چاہے گا تو ہم آڑے آجائیں گے۔ وہ مرد مؤمن کہے گا کوئی فکر نہ کرو مجھے اس کے پاس جانے دو۔ وہ مرد خدا چل کر دجال کے محلات میں داخل ہوجائے گا دجال کے دربان کہیں گے کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ مرد مؤمن کہے گا میں اس کے پاس جانا چاہتا ہوں جس نے خروج کیا ہے دربان کہیں گے کیا تو ہمارے رب پر ایمان رکھتا ہے؟ مرد مومن کہے گا ہمارا رب مخفی نہیں دربان کہیں گے اسے قتل کردو۔ پھر وہ آپس میں کہیں گے کیا ہمارے رب نے نہیں روکا کہ اس کے سوا کوئی کسی کو قتل نہ کرے اس پر دربانِ دجال کو خبر دیں گے کہ ایک شخص ایسے ایسے کہتا ہے ہم نے اسے پکڑ لیا ہے۔ اگر آپ کا حکم ہو تو اسے قتل کردیں یا آپ کے پاس لے آئیں دجال کہے گا اسے میرے پاس بھیج دو۔ جب مرد مؤمن دجال کو دیکھے گا تو اعلان فرمائے گا اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کیلئے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی۔ دجال حکم دے کر اپنی طرف کھینچے گا۔ پھر کہے گا کہ میری اطاعت قبول کرو ورنہ ٹکڑے ٹکڑے کردوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ مرد مؤمن کا پاؤں سیدھا کر کے اس کی ریڑھ کی ہڈی پر آرہ رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کردے گا۔ اور دو ٹکڑے علیحدہ علیحدہ ایک تیر کے

پھینکنے کی مسافت پر رکھ دے گا پھر دجال دو حصوں کے درمیان چل کر اپنے ساتھیوں کو کہے گا کہ اب تمہیں یقین ہو گیا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے۔ پھر دجال اس مرد مؤمن کے ایک حصہ پر مٹی یا کوئی شے مار کر کہے گا اٹھ کھڑا ہو، چنانچہ وہ مرد مؤمن سیدھا ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ جب دجال کے ساتھی یہ منظر دیکھیں گے تو دجال کی تصدیق کرتے ہوئے کہیں گے ہمیں کامل یقین ہو گیا ہے کہ تو ہمارا رب ہے۔ جو تیرا حکم ہو گا ہمارے سر آنکھوں پر اور ہم آپ کی تہ دل سے ہر طرح کی تابعداری کریں گے۔ جب مرد مؤمن دوبارہ زندہ ہو جائے گا اسے دجال کہے گا کیا اب بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتے مرد مؤمن کہے گا اب مجھے اور زیادہ و مستحکم یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ مرد مؤمن کہے گا اب تیرے اس کرشمہ سے مجھے بہت زیادہ سخت یقین ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے۔ اور مسیح کذاب ہے اور یہ بھی مجھے یقین ہے کہ اب میرے بعد تو اس طرح کے کرشمے نہیں دکھا سکے گا دجال کہے گا مجھے قسم ہے کہ اگر تو میری اطاعت نہ کرے گا تو تجھے ذبح کر دوں گا یا آگ میں پھینک دوں گا۔ اس کے بعد دجال مرد مؤمن کی گردن سے ترقوۃ تک چھرا گھونپ دے گا۔ اس پر دجال قدرت نہ پائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ دجال اس مرد مؤمن کے جسم پر چھرے وغیرہ مارے گا لیکن اس کے تمام ہتھیار بیکار رہ جائیں گے پھر وہ اس مرد مؤمن کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر آگ میں ڈالے گا ظاہر میں تو وہ اس کی دوزخ ہو گی لیکن حقیقت میں وہ اس مرد مؤمن کیلئے جنت بن جائے گی۔

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

”سب سے مراتب و درجات میں زیادہ میرے قریب یہی مرد

مؤمن ہوگا اور شہداء میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی مرد مومن بہت بڑا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"مجھے امید ہے کہ دجال کو پائے گا بعض وہ جس نے میری زیارت کی ہوگی یا میرا کلام سنا ہوگا۔"

(رواہ ابن حبان فی کتاب التوحید من صحیحہ)

اس بعض سے حضرت خضر علیہ السلام مراد ہیں مندرجہ ذیل امور اس کے دلائل میں سے ہیں۔

1- اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے والوں میں سے اب کوئی زندہ موجود نہیں سوائے حضرت خضر و عیسیٰ علیہما السلام کے اور اس مرد مؤمن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مراد نہیں ہو سکتے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو خود دجال کو قتل کریں گے اور اس مرد مؤمن کو دجال شہید کرے گا فلہٰذا ماننا پڑے گا کہ مرد مؤمن سے خضر علیہ السلام مراد ہیں۔

2- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام کا اجل مؤخر کیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ دجال کی تکذیب کریں گے۔ (رواہ الدار القطنی الافراد)

ان مجموعہ دلائل سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام صحابی ہیں اور ان کی موت مؤخر کی گئی ہے تا کہ وہ دجال کی تکذیب کریں اور مذکورہ روایات سے واضح ہے کہ جسے دجال قتل کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

مدینہ پاک میں زلزلہ:

دجال کے زمانہ میں مدینہ پاک میں تین زلزلے آئیں گے مدینہ پاک

سے تمام منافق مرد اور عورتیں نکل جائیں گے اسی دن مدینہ پاک اپنے اندر کا خبث ایسے صاف کرے گا جیسے بھٹی لوہے کا زنگ صاف کرتی ہے آخری مدت تک اس کے ہاں عورتیں زیادہ آئیں گی یہاں تک کہ مرد اپنی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی کو رسی سے باندھے گا اسی خطرہ سے کہ وہ دجال کے پاس نہ چلی جائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ یوم الخلاص کیا ہے؟ تمہیں معلوم ہے کہ یوم الخلاص کیا ہے؟ تین بار فرما کر ارشاد فرمایا کہ دجال آتے ہی جبل احد شریف پر چڑھ کر ادھر ادھر جھانک کر شہر مدینہ کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہے گا یہ سفید محل کو نہیں دیکھ رہے ہو کہ حضرت احمد ﷺ کی مسجد ہے۔

دجال مدینہ شہر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا لیکن اس وقت اس کے ہر کونے پر فرشتہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر مدینہ شریف کی حفاظت کے لئے پہرہ دار ہوگا گویا اس وقت فرشتوں کی فوج بحر موج مدینہ پاک میں پڑاؤ ڈالے ہوگی۔ دجال یہ منظر دیکھ کر وادی جرف کے ویرانہ میں آجائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ وادی قناۃ کی گذرگاہ میں اترے گا، وہیں پر اپنے خیمے نصب کرے گا پھر مدینہ پاک میں تین زلزلے آئیں گے اس وقت مدینہ شریف میں سے تمام منافق مرد اور منافق عورتیں اور تمام فاسق مرد اور فاسق عورتیں نکل کر دجال کے پاس آجائیں گے اس وقت مدینہ پاک خالص پاک لوگوں کے لئے ہوگا اس دن کو یوم الخلاص کہا جائے گا۔ (رواہ احمد والحاکم عن محجن بن الادرع)

حضور سرور عالم ﷺ کی یہ تقریر سن کر ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس وقت خالص کہاں ہوں گے؟ فرمایا خالص عربی ہوں گے مگر تھوڑے۔ زیادہ خالص عربی بیت المقدس کو ہجرت کر جائیں گے وہاں ان کا امام حضرت مہدی ہوں گے۔ مہدی وہ مرد صالح ہے ملک شام کی طرف متوجہ ہوں

گے تو لوگ جبل الدخان کی طرف بھاگ جائیں گے۔ جبل الدخان ملک شام میں ہے امام مہدی ان کا پیچھا کر کے انہیں محصور کریں گے ان لوگوں پر حصار سخت ہو گا اور امام مہدی ان کے تابع کرنے کے لئے سخت جدو جہد کریں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ لوگ دجال کے بارے میں شک میں پڑ جائیں گے جب وہ مرد صالح کو دوبارہ قتل نہ کر سکے گا (جس کی تفصیل گزری ہے) تو وہ مرد صالح بیت المقدس میں آجائے گا جب وہ عقبہ افیق پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا تو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے کمانیں تان لیں گے ان کا سب سے قوی وہ ہو گا جو گھٹنوں کے بل چلے گا یا بیٹھ سکے گا باقی لوگ زمین پر پڑے ہوں گے اٹھ نہ سکیں گے جیسے دجال کے فتنے میں (اس کی تفصیل گذری ہے) اس دوران مومن کی تسبیح وتہلیل وتکبیر قوت لا یموت (زندگی کا سہارا) ہو گی اسی ذکر مبارک کی برکت سے انکی گذر اوقات آسان ہو جائے گی۔

دجال کے مقابلہ کی تیاری اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور:

جب مسلمانوں کو محصور ہوئے کافی وقت گذرے گا تو وہ مرد صالح کہے گا کب تک یہ مشقت اور حصار سر پر اٹھاؤ گے۔ اٹھو! اس دشمن (دجال) کا مقابلہ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے اٹھو! اس سے لڑو شہادت نصیب ہو گی یا فتح۔ تمہیں ان دونوں میں سے ایک نصیب ہو گی، تو تمہارا فائدہ ہے شہادت عین مراد ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی وناصر ہے، لوگ مرد صالح کی تقریر سے متاثر ہو کر اس کی بیعت کر لیں گے اور یہ دجال کے مقابلہ کی بیعت ہو گی، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ بیعت ان کی مبنی بر صدق ہو گی اور وہ سچے دل سے بیعت ہوں گے۔ اسی دوران ان پر ایسی تاریکی چھا جائے گی کہ لوگ اپنا ہاتھ تک نہ دیکھ سکیں گے اسی حال میں ان کی آنکھوں اور دائیں

بائیں تاریکی چھٹ جائے گی ان کے سامنے ایک مرد نظر آئے گا جس پر لامہ ہوگی کہیں گے کون ہیں آپ؟ وہ مرد فرمائے گا میں اللہ کا بندہ اور اس کا کلمہ عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور فرمائیں گے کہ ان تینوں میں سے ایک کا انتخاب کرو۔ (۱) اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکر پر سخت عذاب بھیجے (۲) انہیں زمین میں دھنسا دے (۳) ان پر تمہیں مسلط کردے اور ان کے ہتھیار تم سے روک دے۔ لوگ کہیں گے یا حضرت رسول خدا یہی ہمارے سینوں کے لئے زیادہ شافی ہے (کہ اللہ ہمیں اُن پر مسلط کردے) اس دن یہودی طویل القامت اور مضبوط تر اور موٹا و فربہ کے ہاتھ میں تلوار ان کے رعب سے نہ ٹھہر سکے گی۔ وہ لوگ قلعہ سے اتر کر ان پر مسلط ہو جائیں گے۔

امام مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز:

اسی دوران امام مہدی رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر صبح (فجر) کی نماز پڑھائیں گے اس وقت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے ساتھ آ کر صبح کی نماز پڑھیں گے امام مہدی مصلیٰ سے پیچھے ہٹیں گے تاکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں، عرض کیا جائے گا اے روح اللہ! آپ نماز پڑھائیں کہنے والا وہ ہوگا جس نے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں کہی ہوگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا امام مہدی رضی اللہ عنہ ہے اسی لیے وہی نماز پڑھائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آپ نماز پڑھائیں آپ کے لئے ہی اقامت کہی گئی ہے۔ جب امام مہدی رضی اللہ عنہ لوٹ کر مصلیٰ پر آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز شروع فرمائین گے وہ نماز شروع کریں گے تو ان کے پیچھے دجال ستر ہزار یہودیوں سمیت کھڑا ہوگا اور یہودی تلواروں کو نیام سے خالی کر کے ساتھ ہوں گے جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا ایسے پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔ اس پر وہ بھاگے گا اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا تیرے

لئے ایک وار کافی ہے اور یہ وار تیرے سے پہلے کسی کو نہیں پہنچا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کریں گے یہاں تک کہ اسے مقام لُدّ پر قتل کریں گے اور یہود شکست کھا کر بھاگیں گے۔

مسلم شریف میں ہے کہ اس دوران کہ دجال یونہی ہوگا (یعنی اپنے مذکورہ بالا کاموں میں ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کی جامع مسجد (بنوامیہ) کے سفید مشرقی منارہ پر اتریں گے جو درمیان مہر اور ذتین کے واقع ہے، ذتین ذال معجمہ ومہملہ کے ساتھ یعنی وہ دونوں ہلدی یا زعفران یا ورس (زرد) سے رنگے ہوئے ہوں گے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو ان کے بالوں سے پانی کے قطرات گریں گے سر اٹھائیں گے تو ہر بال سے پانی کے قطرے سفید موتی کی طرح جھڑیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو جس کافر تک پہنچے گی وہ مرجائے گا آپ کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک آپ کی نگاہ پہنچے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتر کر دجال کی تلاش میں نکلیں گے یہاں تک کہ اسے لد میں پائیں گے تو اسے قتل کردیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقت سحر اتر کر اعلان کریں گے اے لوگو! تمہیں کون سی شے مانع ہے کہ کذاب وخبیث (دجال) کی طرف نکلو، لوگ آپ کی آواز سن کر کہیں گے: تمہارا غوث (فریادرس) آگیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کیا کیا کریں گے؟

لوگ کہیں گے یہ آواز دینے والا شکم سیر ہے (قوی اور مضبوط ہے) اس کی آمد سے زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہوگئی ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترتے ہی کہیں گے۔ مسلمانو! اپنے رب تعالیٰ کی حمد وتسبیح کرو کیونکہ یہی حمد وتسبیح ان کی

روزی رزق رہی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے دجال کے ماننے والے راہ فرار اختیار کریں گے اللہ تعالیٰ ان پر زمین تنگ کر دے گا تو مقام لد تک آدھے گھنٹے میں پہنچتے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل جائیں گے۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اپنے بعض ساتھیوں سے کہے گا: اقم الصلوٰۃ۔ نماز کیلئے اقامت کہہ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خوف سے کہے گا آپ کو کہے گا اے اللہ تعالیٰ کے نبی! نماز کی اقامت کہی جا چکی ہے۔ آپ فرمائیں گے اے دشمنِ خدا! کیا تیرا گمان ہے کہ تو رب العالمین ہے؟ جب تیرا یہ گمان ہے تو پھر تو کس کی نماز پڑھتا ہے یہ کہہ کر اسے چابک مار مار کر قتل کر دیں گے۔

مذکورہ بالا بیان میں روایات مختلف طریقوں سے مروی ہوئی ہیں ان کے درمیان تطبیق یوں ہوگی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب سے پہلے جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی منارہ پر اتریں گے اور یہ منارہ اب بھی موجود ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دن کو اتریں گے اس وقت دن کے چھے گھنٹے گزر چکے ہوں گے جیسا کہ فتوحات مکیہ کا بیان گذر چکا ہے، آپ اترتے ہی ظہر کی نماز پڑھائیں گے اس سے احتمال ہوتا ہے کہ آپ ظہر کے بعد اتریں گے یہود و نصاریٰ کو زود وکوب کی مشغولی کی وجہ سے عصر کی نماز کا وقت ہو جائے گا۔ آپ جامع مسجد اموی (دمشق) میں عصر کی نماز پڑھائیں گے، پھر بیت المقدس کے مسلمانوں کے لئے غوث (فریادرس) بن کر تشریف لے جائیں گے۔

بیت المقدس میں صبح کی نماز کے وقت پہنچیں گے اس وقت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی امامت کے لئے صبح کی نماز میں اقامت کہی جا چکی ہوگی تمام یا بعض تکبیر کہہ کر نماز میں مشغول ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر جنہوں نے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں کہی ہو گی آپ کا استقبال کریں گے آپ نماز کیلئے آئیں گے تو امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز میں ہوں

گے آپ کا سن کر امام مہدی رضی اللہ عنہ مصلیٰ سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کا وہ لوگ عرض کریں گے جنہوں نے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں کہی ہوگی کہ آپ امامت کرائیں، آپ کہیں گے تمہارا امام نماز پڑھائے گا۔

یہ سارا معاملہ یوں ہوگا کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ عملاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کی عرض کریں گے اور جنہوں نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی ہوگی وہ آپ کو قولاً عرض کریں گے یہ تاویل ہم نے اس لئے عرض کی ہے تا کہ عملاً وقولاً دونوں طرح سے حدیث کی تطبیق ہو جائے صبح کی نماز ہو جائے گی تو آپ دجال والوں کا پیچھا کریں گے تو زمین ان پر تنگ ہو جائے گی آپ ان کے پیچھے چلتے چلتے مقام لد تک پہنچ جائیں گے اس وقت تک ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے گا۔ دجال حیلہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہے گا یہیں نماز کی اقامت کہو جب وہ ملعون دیکھے گا کہ اس سے بھی چھٹکارا نہیں ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خوف سے نمک کی طرح پگھلے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اسے پکڑ کر قتل کر دیں گے یا یہ کہ بے وقت نماز کیلئے ساتھیوں کو کہے گا یہی زیادہ مناسب ہے اس کی گمراہی اور اللہ تعالیٰ سے جہالت کی یہی بہتر دلیل ہے۔ اسی کے قریب وہ حدیث ہے جو ابن المنادی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دجال کو اللہ تعالیٰ شام میں عقبۃ افیق پر دن کے تین گھنٹے گزرنے کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔

دجال اور یہود کو شکست:

اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے یہود اور دجال کے ساتھیوں کو شکست دے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ہر شے کہ جس سے یہودی چھپنے کی کوشش کرے گا تو وہ کہے گی اے مسلمان! یہودی میرے میں چھپا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ

اس وقت ہر درخت ہر پتھر ہر دیوار ہر جانور بولے گا۔

"اے مسلمان بندۂ خدا! یہودی یہ ہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ ہر شے کہے گی:

"دجال یہ ہے ادھر آکر اسے قتل کر دے، غرقد (درخت) کے سوا باقی تمام شے دجال اور یہودیوں کے لئے بولے گی۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی مصطفیٰ ﷺ:

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میری امت میں حاکم عادل اور امام انصاف والے ہوں گے۔

دجال سے نجات کی کیفیت:

دجال سے نجات کے لئے دو طریقے ہیں (۱) علم (۲) عمل۔ علم سے تو نجات یہ ہے کہ دجال خدائی دعویٰ کرے گا لیکن علم سے یقین ہو گا کہ وہ کیسے خدا ہو سکتا ہے جب کہ وہ کھاتا پیتا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے منزہ (پاک) ہے اور علم سے معلوم ہو گا کہ دجال اعور (بھینگا) ہے اور اللہ تعالیٰ منزہ مقدس ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ علم بتائے گا کہ اللہ تعالیٰ موت سے پہلے کسی کو نظر نہیں آئے گا (اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ رویت باری تعالیٰ دنیا و آخرت میں عقلاً ممکن ہے لیکن یہ رویت دنیا میں ہمارے نبی علیہ السلام کے سوا کسی اور کے لئے واقع نہیں ہوئی۔

عمل سے معلوم ہو گا کہ یہ دجال ہے:

1- دجال حرمین شریفین کے داخلہ کی کوشش کرے گا لیکن ناکام رہے گا۔
2- مسجد اقصیٰ یا مسجد طور میں بھی بعض روایات کے اعتبار سے نہ داخل ہو سکے گا۔
3- جو سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات کی تلاوت کرے گا اس پر دجال کا کوئی اثر

نہ ہوگا۔

4- دجال پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگے گا کیونکہ دجال اکثر دیہات وغیرہ میں جائے گا۔

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک قوم دجال کے ساتھ وقت گذار رہی ہوگی اور کہیں گے کہ ہم دجال کے ساتھ وقت گذارتے ہیں اور ہاں ہمیں یقین ہے کہ وہ کافر ہے۔ ہم اس کی صحبت میں رہتے ہیں ہم اس کے طعام سے کھاتے پیتے ہیں اور ہم درختوں سے بکریاں چراتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا ان سب پر عذاب نازل ہوگا تو کوئی بھی عذاب سے نہ بچ سکے گا۔ (رواہ نعیم بن حماد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو دجال کو ملے تو اس کے منہ پر تھوک دے۔ (رواہ الطبرانی)

5- تسبیح وتکبیر وتہلیل سے نجات پائی جاسکے گی کیونکہ یہ اوراد مومن کی قحط کے دوران قوت (روزی) ہوں گے۔ اگر کوئی فتنہ دجال میں مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ ثابت قدم رہے اور صبر کرے کیونکہ وہ اگر کسی کو آگ میں ڈالے تو آنکھیں بند کر کے اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگ میں چھلانگ لگا دے اس پر وہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگی۔

اگر دجال کسی کو قتل کرے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔

دجال کے خروج کی ایک علامت یہ ہے کہ جب اس کے ظاہر ہونے کا وقت قریب آئے گا تو منبروں پر ذکر بھلا دیا جائے گا۔ (یعنی واعظین حضرات عوام الناس کو دجال کے بارے میں بتانا چھوڑ دیں گے)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں زندگی کی مدت:

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نزول فرمائیں گے تو لوگوں میں چالیس سال بسر فرمائیں گے۔

(رواہ الطبرانی وابن عساکر)

2- دجال خروج کرے گا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اسے قتل کریں گے پھر وہ زمین پر امام عادل وحاکم ہو کر چالیس سال زندگی بسر فرمائیں گے۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زمین پر گزار کر وفات پائیں گے مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یا (روضہ اقدس، مدینہ طیبہ) میں مدفون ہوں گے۔

(رواہ ابن ابی شیبہ واحمد ابن جریر وابن حبان)

4- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر دجال کو قتل کریں گے (دجال پر لعنت ہو خدا تعالیٰ کی) چالیس سال لوگ مزے کی زندگی گزاریں گے اس دوران کسی پر موت نہیں آئے گی مرد اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا جاؤ مزے سے جہاں چاہو چرو۔ جانور کھیتوں میں جائیں گے وہ خوشے نہیں کھائیں گے صرف گھاس چریں گے (انہیں پتہ ہو گا کہ خوشے آدمیوں کا حق ہے) سانپ و بچھو کسی کو اذیت نہ پہنچائیں گے، درندے آدمیوں کے دروازوں پر پھریں گے لیکن کسی کو ایذاء نہ دیں گے آدمی ایک مد (ایک پیمانہ کا نام ہے جو اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا ہوتا ہے) بیج لے کر زمین میں بوئے گا اس میں ہل چلانے کی ضرورت نہ ہو گی محض بیج ڈالنے سے بلا تکلف ایک مد سے سات سو مد اناج پائے گا اسی

طرح لوگ چین سے زندگی گزاریں گے یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج دیوار توڑ کر باہر آجائیں گے۔ (رواہ ابن ابی شیبہ والحاکم فی المستدرک)

5- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نزول فرما کر دجال کو قتل کریں گے۔ اور وہ زمین پر امام عادل اور حاکم انصاف کرنے والے ہو کر چالیس سال گزاریں گے۔

(رواہ احمد وابو یعلی وابن عساکر)

6- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال بسر فرمائیں گے اگر وہ پتھریلی زمین کو فرمائیں کہ وہ شہد بہائے تو وہ شہد بہائے گی۔ (رواہ احمد فی الزہد)

7- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم زمین پر نزول فرما کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹائیں گے، ان کے لئے نماز باجماعت کا اہتمام ہوگا، عوام کو اتنا مال دیں گے کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا، خراج معاف کریں گے، روحاء وادی پر نازل ہو کر حج وعمرہ کریں گے یا دونوں کو (حج وعمرہ) اکٹھا کریں گے۔

(رواہ احمد وابن جریر وابن عساکر)

8- حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فج روحاء سے حج یا عمرے کے لئے احرام باندھیں گے یا دونوں (حج وعمرہ) اکٹھا ادا کریں گے۔ (راوہ مسلم)

9- حضرت ابن مریم علیہما السلام حاکم عادل اور امام انصاف بن کر اتریں گے اور راستہ میں ٹھہریں گے حج یا عمرہ کے ارادہ پر اور میرے مزار پر آئیں گے الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

(رواہ الحاکم وصححہ وابن عساکر)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح، وفات اور جائے مزار:

حدیث میں وارد ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد نکاح کریں گے اور ان کے بچے پیدا ہوں گے پھر وہ مدینہ پاک میں وفات پائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں حضور نبی ﷺ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ بھی مکتوب ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ (رواہ الترمذی وحسنہ وابن عساکر)

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام رسول اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدفون ہوں گے روضہ اقدس میں چوتھی قبر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ (رواہ البخاری فی تاریخہ، طبرانی وابن عساکر)

بقاعی نے ''سر الروح'' میں لکھا کہ ابن المراغی نے ''تاریخ المدینہ'' میں اور ''المنتظم'' میں ابن الجوزی نے لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے نکاح و بیاہ کریں گے، اور آپ کے بچے پیدا ہوں گے، پینتالیس سال زمین پر گزاریں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ مدفون ہوں گے۔ قیامت میں میں اور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) مزار سے اکٹھے اٹھیں گے درمیان ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے۔

خروج یاجوج وماجوج

یہ سب سے عظیم فتنہ ہے، قرآن مجید میں یاجوج وماجوج کا متعدد مقامات پر ذکر آیا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1- قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ۔

(پارہ ۱۶، الکہف، آیت ۹۴)

''انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بیشک یاجوج وماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں''۔

-2 حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۔

(پارہ ۱۷، الانبیاء آیت ۹۶)

''یہاں تک کہ جب کھولے جائیں یاجوج وماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے''۔

نسب یاجوج وماجوج:

وہ بنوآدم ہیں از بنو یافث بن نوح علیہ السلام اسی پر وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے جزم فرمایا۔ اسی پر بہت سے متاخرین نے اعتماد کیا ہے۔ بعض نے کہا وہ ترک سے ہوں گے۔ یہی ضحاک نے کہا اور بعض نے کہا کہ یاجوج ترک سے ہوں گے اور ماجوج دیلم سے۔

حلیہ یاجوج وماجوج:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یاجوج وماجوج تین قسم کے ہیں۔

(i) ان کے اجسام ارز کی طرح ہیں ارز ایک بڑا درخت ہے۔ (ابن ابی حاتم)

''نہایہ'' میں ہے کہ ارز ایک لکڑی مشہور ہے بعض نے کہا یہی صنوبر ارز ہے۔ (ii) چار ہاتھ لمبے چار ہاتھ چوڑے ہیں۔ (iii) ان کی ایک قسم ایسی ہے کہ ایک کان ان کا زمین پر ہوتا ہے دوسرے سارے جسم کو ڈھانپتے ہیں۔ حدیث سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ میں ایسے ہی وارد ہوا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ یاجوج وماجوج میں سے بعض کا قد صرف ایک بالشت بعض کا دو بالشت سب سے لمبا صرف تین بالشت۔

(والحاکم من طریق ابی الجوزاء)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاجوج وماجوج کے بائیس (22) قبیلے ہیں۔
حضرت سلطان سکندر رحمۃ اللہ علیہ نے اکیس (21) کے آگے دیوار کھینچ دی تھی ایک قبیلہ جنگ سے بھاگ نکلا وہ یہی ترک ہیں ان کے اکیس (21) قبیلوں کو دیوار حائل ہے۔

سدی نے فرمایا کہ ترک یاجوج وماجوج کے سرایا میں سے ایک سریہ ہے وہ عرصہ سے غائب ہے۔ حضرت سکندر رحمۃ اللہ علیہ نے یاجوج وماجوج کے آگے دیوار کھینچی تو باہر والے باہر رہے۔ (ابن مردویہ)

حضرت خالد بن عبد اللہ بن حرملہ اپنی خالہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ تمہارا کوئی دشمن نہیں (یہ خام خیالی ہے اس لئے) کہ تم دشمنوں سے لڑتے رہو گے یہاں تک کہ تمہاری آخری جنگ یاجوج وماجوج سے ہوگی۔ وہ چوڑے چہرے والے، چھوٹی آنکھوں والے، سخت بالوں والے، وہ ہر ڈھلان سے نیچے اتریں گے گویا ان کے چہرے المجان المطرقہ ہیں۔ (احمد، طبرانی)

سیرت یاجوج وماجوج:

1- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج بہت کم ہے کہ یاجوج وماجوج ایک ہزار اولاد چھوڑ کر مرتا ہے۔ (رواہ ابن حبان فی صحیحہ)

2- عمرو بن اوس اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ یاجوج وماجوج جتنا چاہیں جماع کریں ان میں کوئی ایک مرتا ہے تو ایک ہزار اولاد چھوڑ جاتا ہے یا اس سے بھی زیادہ۔ (رواہ النسائی)

3- یاجوج وماجوج کیلئے عورتیں ہوں گی وہ ان سے جتنا چاہیں جماع کریں اور ان کیلئے درخت ہیں جتنا چاہیں ان میں بیج ڈالیں۔
(رواہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ)

-6 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ جن وانس کے کل دس اجزاء ہیں ان میں نو حصے یاجوج وماجوج ہیں باقی ایک حصہ جملہ انسان۔

(رواہ ابن ابی حاتم)

-8 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج وماجوج روزانہ سدِّ سکندری کو کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب ہے کہ وہ اسے توڑ ڈالیں ان کا سربراہ کہتا ہے چلو اسے کل ہی توڑ ڈالیں گے اللہ تعالیٰ دوسرے روز اسے پہلے سے بھی زیادہ سخت بنا دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ انہیں لوگوں پر بھیجے تو آخر میں ان کا سردار کہے گا چلو کل انشاء اللہ اسے توڑیں گے۔ پھر جب اسی کل آئیں گے تو دیوار اتنا باقی ہوگی جہاں اسے چھوڑ کر گئے تھے اسے توڑ کر لوگوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ (الحدیث)

حضرت ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۴۸ھ نے فرمایا کہ اس حدیث میں تین نشانیاں ہیں:

-1 سدِّ سکندری کو رات دن روزانہ کھودتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں روکے رکھا ہے کہ وہ اسے توڑ سکیں۔

-2 انہیں روک رکھا ہے کہ وہ دیوار پر سیڑھی لگا کر اوپر چڑھیں یا کسی اور طریقہ سے اوپر چڑھیں اس کا نہ انہیں الہام فرماتا ہے یا کوئی انہیں اس کا علم ہو سکے گا۔ یعنی بروایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ ان کے بڑے بڑے درخت اور کھیتیاں اور دیگر آلات ہیں۔

-3 انہیں اللہ تعالیٰ نے انشاء اللہ کہنے سے روک رکھا ہے یہاں تک کہ وقت مقررہ آئے۔

شب معراج یاجوج وماجوج:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ شب اسراء اللہ تعالیٰ نے مجھے یاجوج وماجوج کو دعوت اسلام دینے کیلئے بھیجا، میں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی عبادت کی دعوت دی تو انہوں نے میری دعوت سے انکار کیا اور وہ دوزخ میں جائیں گے ان بنو آدم کے ساتھ جو میرے نافرمان ہیں اور اولاد ابلیس کے ساتھ۔ (رواہ نعیم بن حماد)

خروج یاجوج وماجوج کا وقت:

خروج یاجوج وماجوج کے بارے میں احادیث وارد ہیں۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے دجال کے ذکر اور اس کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہلاکت کے بعد ذکر فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی جنہیں دجال سے اللہ تعالیٰ نے بچایا ہوگا ان کے چہروں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہاتھ پھیر کر ان کے جنت میں درجات بیان فرمائیں گے وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ ان کے ساتھ لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں میرے ان بندوں (جو آپ کے پاس حاضر ہوں گے) کو پہاڑ پر لیجائیے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو خروج کا حکم فرمائے گا وہ لوگوں پر خروج کریں گے آتے ہی تمام پانی پی جائیں گے اور لوگ (مؤمن) ان سے بچ کر قلعوں میں محفوظ ہو جائیں گے اور اپنے مویشی (جانور) بھی ساتھ لے جائیں گے یاجوج وماجوج تمام روئے زمین کا پانی چٹ کر جائیں گے یہاں تک کہ ان کا کوئی کسی نہر سے گذرے گا تو وہ اکیلا ہی تمام نہر کا پانی پی جائے گا یہاں تک کہ وہ نہر خشک ہو کر

رہ جائے گی لوگ ان کے بعد وہاں سے گذریں گے تو کہیں گے یہاں تو پانی کی نہر تھی مؤمن لوگ سب کے سب قلعوں میں محفوظ ہوں گے یا شہروں میں ہوں گے۔

یاجوج وماجوج بحیرۂ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا تمام پانی نگل جائیں گے یہاں تک کہ ان کے بعد بعض لوگ گزریں گے تو کہیں گے یہاں تو بڑی نہر (طبریہ) تھی لیکن اس وقت اس میں معمولی سا پانی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے رفقاء قلعوں میں محصور ہوں گے خوراک وغیرہ سب ختم ہو جائے گی اس وقت بیل اور گدھے کا ایک سر سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ (رواہ مسلم)

مسلم شریف وغیرہ کی ایک روایت میں ہے کہ یاجوج وماجوج کہیں گے ہم نے تمام اہل زمین کو مارڈالا اب چلو آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس کرے گا۔

یاجوج وماجوج کی ہلاکت:

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کیلئے کیڑوں جیسی شے بھیجے گا اور وہ کیڑوں کی طرح ہوگی جیسے اونٹوں اور بکریوں کی ناک میں ہوتی ہے۔

یاجوج وماجوج صبح کے وقت مرے پڑے ہوں گے گویا وہ ایک ہی آن میں تمام ہلاک ہوں گے ان کی کسی قسم کی آواز سنائی نہ دے گی۔ مسلمان کہیں گے کوئی ہے جو جان کی بازی لگا کر ان دشمنوں (یاجوج وماجوج) کی خبر لے آئے۔ ایک مرد مولیٰ اپنی جان اللہ کے نام پر قربان کر کے نیچے اترے گا اسے یقین ہوگا کہ میں بچ کر واپس نہیں لوٹ سکوں گا جب وہ اترے گا تو دیکھے گا کہ وہ (یاجوج وماجوج) ایک دوسرے پر مرے پڑے ہیں وہاں سے پکارے گا مسلمانو! مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری دشمن سے کفایت کی ہے۔ تمام لوگ اپنے شہروں اور قلعوں سے نکل کھڑے ہوں گے اور اپنے

مویشی (جانور) بھی ساتھ لائیں گے لیکن ان جانوروں کیلئے گھاس وغیرہ نہ ہوگا بس اب ان کا اپنا گوشت ہی ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ خود بخود ہی موٹے ہو جائیں گے ایسے کہ جیسے بہترین جانور موٹے ہوتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے رفقاء سمیت زمین کی طرف تشریف لائیں گے زمین کے چپہ چپہ پر یاجوج و ماجوج کی بدبو پھیلی ہوگی لوگوں کو وہ بدبو کھا رہی ہوگی وہ اس وقت کہیں گے اس جینے سے موت بھلی۔ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اللہ تعالیٰ آٹھ دنوں تک غبار آلود ہوا بھیجے گا لوگوں پر غبار اور دھواں ہی ہوگا اس سے وہ زکام (نزلہ وغیرہ) میں مبتلا ہو جائیں گے اس کے بعد تین دنوں کے بعد نجات پائیں گے۔ وہ ہوا یاجوج و ماجوج کے مردار کو دریا میں پھینک دے گی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے رفقاء اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے اس پر اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جیسے اونٹ کی گردن ہوتی ہے وہ یاجوج و ماجوج کے مردار اٹھا کر لے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ انہیں آگ میں پھینکیں گے۔ اس میں منافات نہیں اس لئے کہ انہیں دریا میں پھینکیں گے تو وہ دریا آگ کا بن جائے گا۔ قیامت میں بھی ایسا ہوگا کہ کفار کیلئے آگ کے دریا ہوں گے۔

رحمت کی بارش:

پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا کوئی گھر مٹی کا یا بالوں کا ایسا نہ ہوگا جہاں وہ بارش نہ پہنچی ہوگی تمام روئے زمین بارش دھو ڈالے گی اب زمین آئینے کی طرح ہوگی یہاں تک کہ اس میں آدمی اپنا چہرہ دیکھے گا جیسے آئینے میں دیکھا جاتا ہے۔ پھر زمین کو حکم ہوگا اپنی کھیتی اُگا اور پھل وغیرہ نکال اور اپنی برکت واپس لوٹا۔ اس وقت اتنی برکت ہو

جائے گی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکوں سے دھوپ سے بچنے کیلئے چھتری کا کام لیں گے۔ لوگ یاجوج و ماجوج کے تیروں ڈھالوں وغیرہ کو سات سال تک ایندھن کی طرح جلائیں گے۔

مدینہ پاک کی ویرانی

قربِ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ قیامت سے چالیس سال پہلے مدینہ پاک ویران ہو جائے گا۔

1- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ شریف) کی ویرانی اور مدینہ پاک کی ویرانی جنگوں کے چھڑ جانے اور جنگوں کے چھڑ جانے سے قسطنطنیہ فتح ہوگا اور فتح قسطنطنیہ پر دجال کا خروج ہوگا۔ (رواہ ابوداؤد)

2- مدینہ پاک کی آبادی جبل سلع تک پہنچے گی پھر مدینہ پاک پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مسافر یہاں سے گزرے گا تو کہے گا کبھی یہ شہر (مدینہ) بڑا آباد تھا (جیسے اب ہے) یہ اس وقت کہے گا جب مدینہ پاک کو ویران ہوئے عرصہ گزرے گا اور اس کی آبادی کے نشانات تک ختم ہو جائیں گے۔

(رواہ الطبرانی ورواہ احمد باسناد حسن)

4- صحیحین میں ہے مدینہ پاک کو چھوڑ دیا جائے گا جب کہ وہ خیر و بھلائی پر ہوگا، اس کے پھلوں کے گچھے لٹکے ہوئے ہوں گے جنہیں پرندے درندے ہی ڈھانپ لیں گے۔ آخر میں جس کا اس شہر میں حشر ہوگا وہ مزینہ قبیلہ کے دو چرواہے ہوں گے۔

5- ابن زبالہ نے روایت کی اور ابن النجار نے اس کی متابعت کی کہ قیامت قائم

نہ ہوگی یہاں تک کہ میری اس مسجد پر کتے، بھیڑیئے اور بندر قبضہ کر لیں گے۔ کوئی ایک مسجد سے گذرے گا اور ارادہ کرے گا کہ اس میں نماز پڑھے تو نہ پڑھ سکے گا۔ (کیونکہ اس پر موذیوں کا قبضہ ہوگا)

6- ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے مدینہ پاک کو چالیس سال تک درندوں پرندوں کیلئے بیکار چھوڑے رکھیں گے۔ (رواہ ابن زبالہ بنحوہ)

7- دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مدینہ پاک قیامت سے پہلے چالیس سال ویران رہے گا۔

8- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لومڑی منبر رسول اللہ ﷺ پر قبضہ کر کے بیٹھے گی اسے ہٹانے والا کوئی نہ ہوگا۔

9- ابن شیبہ نے روایت کی کہ اہل مدینہ، مدینہ شریف سے نکل جائیں گے پھر واپس آئیں گے پھر دوبارہ نکلیں گے تو حبشہ تک واپس نہیں آئیں گے اور اسے اس وقت چھوڑ جائیں گے جب کہ وہ پر رونق ہوگا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔

مدینہ پاک کی ویرانی کا سبب:

واللہ اعلم ویرانی کا سبب کیا ہوگا؟ لیکن ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہل مدینہ جہاد کیلئے جائیں گے پھر مدینہ پاک منافقین کو بذریعہ زلزلہ اپنے سے باہر پھینکے گا اور وہ دجال سے جا کر ملیں گے پھر اس میں صرف خالص اہلِ ایمان باقی رہ جائیں گے لیکن پھر یہ بھی بیت المقدس کو ہجرت کر جائیں گے۔

کعبہ معظّمہ کا گرایا جانا

قربِ قیامت میں بڑی نشانیوں میں سے کعبہ کو گرایا جانا اور اس کے زیورات قبضہ میں لے لینا اوراس کے خزانے نکالنا ہے۔

-1 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظّمہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا ویران کرے گا۔(رواہ الشیخان)

-2 حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اس میں اضافہ ہے اس کے زیورات قبضہ میں لے لے گا اور اسے غلاموں سے خالی کر دے گا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ حبشی گنجہ اور چھوٹی ناک والا ہے وہ کعبہ پر ہتھوڑے وغیرہ برسا رہا ہے۔(احمد)

-3 بحر حبشی سوڈان سے کعبہ معظّمہ کی جنگ کے لئے پوری رات چلے گا پھر وہ حبشی بیل النمل بہا کر لے جائیں گے یہاں تک کہ وہ کعبہ شریف پہنچ کر اسے ویران کرے گا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں کعبہ کے گرانے والے کو کتاب اللہ میں دیکھ رہا ہوں وہ اُفیح (i) بڑا متکبر (ii) ٹانگوں کو پھیلانا معنی ہوگا ٹانگوں کو بہت پھیلانے والا اُصیلع (گنجو افیدع (لُنجہ) ہے وہ اپنے ہتھوڑوں سے کھڑے ہو کر کعبہ معظّمہ کو گرا رہا ہے۔(رواہ الازرقی)

-4 حارث بن سوید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اس سے پہلے کعبہ کا حج کر لو جب کہ تم حج نہ کرو گے تو گویا میں اصلع افدع حبشی کو دیکھ رہا ہوں کہ اس کے ہاتھ میں ہتھوڑا ہے وہ کعبہ معظّمہ کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ اپنی رائے سے کر

رہے ہیں یا اس کے بارے میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو زمین سے چیر کر اگایا اور انسانی ڈھانچہ بنایا میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔ (رواہ الحاکم)

5- صحیحین میں ہے کہ کعبہ گرانے والا حبشی گویا میرے سامنے ہے وہ کالا سیاہ افحج ہے کعبہ شریف کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا ہے۔ (ڈھا رہا ہے)

ہدم کعبہ کی تاریخ:

اس میں اختلاف ہے کہ کیا بیت اللہ کا انہدام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا یا آخری زمانہ میں قرب قیامت کے وقت جبکہ کوئی بھی اللہ، اللہ کہنے والا نہ ہوگا۔

1- حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا یہی حلیمی نے کہا ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کعبہ کو گراتے وقت زور سے چیخیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے آٹھ اور نو کے درمیان گروہ بھیجے گا۔

2- ہدم کعبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا لیکن یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد لوگ حج و عمرہ کریں گے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج اور عمرہ کریں گے یا دونوں۔ یہ اس کے منافی نہیں جو حدیث شریف میں وارد ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج نہ پڑھا جائے گا۔ ایک لفظ میں ہے کہ اس (بیت اللہ) کا طواف بکثرت کرو اس سے قبل کہ وہ اس دنیا سے اٹھ جائے وہ دو دفعہ گرایا جائے گا تیسری دفعہ زمین سے اٹھالیا جائے گا۔

بعض نے کہا ہے کہ کعبہ معظمہ کا ہدم قرب قیامت میں تمام نشانیوں کے بعد ہوگا یہاں تک کہ حج منقطع ہوگا اور زمین پر کوئی بھی اللہ، اللہ کہنے والا نہ ہوگا۔ اس کی

تائیداس سے ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام اور خیر و برکت اور امن وسلامتی ہوگی اور کعبہ کا حج ارکان اسلام میں سے ایک ہے تو لائق ہے کہ اہل اسلام کی بقاء پر یہ باقی رہے اور یہ بھی ہے کہ ہدم کعبہ رفع قرآن کے ساتھ ہوگا۔

طلوع الشّمس از مغرب اور ظہور دابہ

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے طلوع الشّمس از مغرب اور ظہور دابۃ الارض ہے اور یہ نشانیاں ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہوں گی اگر سورج دابہ سے پہلے مغرب سے طلوع ہوا تو اس کا طلوع دن کے چاشت کے وقت ہوگا یا اس کے قریب۔ اگر دابہ کا پہلے خروج ہو تو طلوع سورج از مغرب کے ایک دن بعد ہوگا۔

احادیث مبارکہ:

1- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی طلوع الشّمس از مغرب ہے اور خروج دابہ ہے چاشت کے وقت ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوگی دوسری اس کے پیچھے ظاہر ہوگی۔

2- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کتاب پڑھتے ہوئے فرمایا کہ میرا گمان ہے کہ خروج کے لحاظ سے پہلے طلوع الشّمس از مغرب ہوگی۔

3- حضرت ابو عبداللہ الحاکم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا مجھے ظاہر ہوتا ہے کہ طلوع الشّمس از مغرب ظہور دابۃ الارض سے پہلے ہوگا۔

4- حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الحاکم کے قول پر اعتماد فرمایا ہے غالباً اس میں حکمت یہ ہے کہ طلوع از مغرب سے توبہ کا دروازہ بند ہوگا پھر دابۃ الارض مومن و کافر کے درمیان امتیاز کر کے دکھلائے گا تا کہ توبہ کے دروازہ کے انسداد سے

مقصود کی تکمیل ہو۔

طلوع الشمس از مغرب کی تفصیل:

ہم پہلے طلوع الشمس از مغرب سے آغاز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائے تھے یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔"

مفسرین نے اجماع کیا کہ یا جمہور علماء نے فرمایا کہ اس سے طلوع الشمس از مغرب مراد ہے۔

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ کرے جب یہ دیکھیں گے تو تمام لوگ ایمان لائیں گے یہ وہ وقت ہے کہ جب کسی کو ایمان لانا نفع نہ دے گا پھر آپ نے آیت مذکورہ پڑھی۔

(رواہ عبدالرزاق واحمد بن حمید وصحاح ستہ سوائے امام ترمذی کے)

2- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ طلوع الشمس از مغرب کی کوئی علامت بھی ہے فرمایا وہ رات لمبی ہوگی یہاں تک کہ وہ دو راتوں کے برابر ہوگی۔ (رواہ ابن مردویہ)

3- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس رات کی نشانی یہ ہے کہ وہ تین راتوں کے برابر ہوگی۔ (ابن ابی حاتم)

4- امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ

رات دو یا تین راتوں کے برابر ہو گی لوگ اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نمازیں پڑھیں گے حسب دستور کاروبار کریں گے لیکن ستاروں کو بدستور اپنی جگہ پر دیکھ کر سو جائیں گے پھر اٹھیں گے نمازیں قضاء کریں گے لیکن رات ختم ہونے کا نام نہ لے گی۔ پھر وہ سو جائیں گے اور رات بدستور باقی ہو گی اور بہت طویل ہو گی جب لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کو ضرب لگا کر پوچھیں گے یہ کیا ہو رہا ہے خوفزدہ ہو کر مسجدوں میں آ جائیں گے صبح کو سورج کا انتظار کریں گے لیکن وہ وقت بھی طویل ہو گا انتظار میں ہوں گے کہ سورج مشرق سے طلوع کرے گا لیکن اچانک اس کا طلوع مغرب سے ہو جائے گا اس سے لوگ بہت شور مچائیں گے یہاں تک کہ سورج مغرب سے مشرق کی طرف بڑھتا ہوا وسط آسمان تک پہنچ کر واپس لوٹے گا پھر حسب عادت مشرق سے طلوع کرے گا۔

-5 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طلوع از مغرب کی صبح کو اس امت کے بعض لوگ خنزیر اور بندر ہو جائیں گے اعمال نامے کے دفاتر لپیٹ دیئے جائیں گے قلمیں خشک ہو جائیں گی اب نہ کسی کی نیکیاں بڑھیں گی اور نہ برائیاں کم ہوں گی، اور جو اس سے قبل ایمان نہ لایا اب اس کا ایمان لانا اسے نفع نہ دے گا نہ ہی کوئی عمل اسے کام دے گا۔

(ابو شیخ، ابن مردویہ)

-6 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ طلوع الشمس از مغرب کو دیکھ کر خالص سونا راہ خدا میں لٹائیں گے تو ان سے قبول نہ ہو گا حکم ہو گا اگر یہ گذشتہ کل کرتے تو قبول ہو جاتا۔ (رواہ البیہقی)

-7 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورج مغرب سے مشرق کی طرف

بڑھے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت لائے گا جس میں بندوں کی توبہ قبول ہوگی پھر سورج اللہ تعالیٰ سے اجازت لے گا کہ وہ اب کہاں سے طلوع کرے یونہی چاند عرض کرے گا۔ انہیں کوئی اجازت نہ ملے گی تو وہ اپنی جگہ پر ٹھہر جائیں گے سورج تین راتوں تک اور چاند دو راتوں تک ٹھہرے رہیں گے ان کے اس ٹھہرنے کو بہت تھوڑے لوگ محسوس کریں گے وہ اہل ارض کے بقایا اور حفاظ القرآن ہوں گے ہر آدمی اس رات اپنا ورد پڑھے گا جب فارغ ہوگا تو دیکھے گا کہ رات بدستور موجود ہے اور اس رات کی درازی کو صرف حفاظ القرآن ہی جان سکیں گے وہ ایک دوسرے کو بلا کر مسجدوں میں آجائیں گے اور چیخ و چلا کر آہ وزاری کریں گے ان کی بقایا شب اسی حال میں گزر جائیگی اور اس رات کی مقدار تین راتوں جیسی ہوگی اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو سورج و چاند کی طرف بھیج کر حکم فرمائے گا کہ تم مغرب کی طرف چلے جاؤ وہ دونوں مغرب کی جانب جا کر طلوع کریں گے لیکن تمہاری روشنی نہ ہوگی اور نہ ہی تمہیں نور حاصل ہوگا اس پر سورج و چاند روئیں گے بوجہ خوف قیامت اور خوف موت کے۔ اس کے بعد سورج و چاند واپس لوٹ کر بدستور اپنے مطالع سے طلوع کریں گے لوگ اسی حالت میں روئیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف گڑگڑائیں گے اور غافل لوگ اپنی غفلت میں مستغرق ہوں گے اچانک ایک منادی نداء دے گا کہ خبردار! توبہ کا دروازہ بند ہوگیا اور سورج و چاند مغرب سے طلوع کر چکے لوگ اچانک دیکھیں گے تو وہ دونوں پانی کے بلبلے جیسے ہو کر سیاہ ہو جائیں گے ان میں نہ روشنی ہوگی اور نہ نور، وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کا یہی مطلب ہے۔

باب التوبہ کا تعارف:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ باب التوبہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اے عمر! اللہ تعالیٰ نے مغرب کے پیچھے ایک دروازہ توبہ کے لئے بنایا ہے وہ ابواب الجنۃ کا ایک باب ہے اس کے دونوں کواڑ سونے کے موتیوں اور جواہر کے جڑاؤ سے ہیں ایک کواڑ سے دوسرے کواڑ تک تیز رفتار سوار سوار ہو کر چالیس سال کی مدت کے بعد پہنچے گا۔ وہ دروازہ مخلوق کی تخلیق کے وقت سے پیدا ہو کر اسی شب تک کھلا رہے گا یعنی طلوع شمس وقمر از مغرب تک کھلا ہو گا جو بندہ خلوص قلب سے توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ اسی دروازہ سے داخل ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ نصوح (یعنی خالص) توبہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ اس گناہ سے نادم ہو جس کا اس نے ارتکاب کیا ہے پھر وہ گناہ سے ایسے دور بھاگے کہ اس کی طرف سے وہ ایسا ناممکن ہو جائے جیسے دودھ کا پستان سے نکل کر واپس لوٹنا۔

پھر حضرت جبریل علیہ السلام ان دونوں (سورج اور چاند) کو اس دروازے میں داخل کر کے دروازے کے دونوں کواڑوں کو آپس میں ایسا چسپاں کریں گے کہ گویا کبھی تھے ہی نہیں نہ کوئی سوراخ محسوس ہو گا اور نہ کوئی خلل۔ جب توبہ کا دروازہ بند ہو گیا تو اس کے بعد کسی کی کوئی توبہ قبول نہ ہو گی اور نہ ہی اس کی وہ نیکی قبول ہو گی جو دروازہ بند ہونے کے بعد کرے گا ہاں جو دروازہ کی بندش سے پہلے جو نیکی کی ہو گی وہ قبول ہو گی۔ بہر حال دروازہ کی بندش کے بعد پھر جزا و سزا کا حال وہی ہو گا جو دروازہ کی بندش سے پہلے تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یوم یاتی بعض آیات ربك لاينفع ايمانها۔

مغرب سے طلوع الشمس کے بعد کا حال:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میری ماں اور میرا باپ قربان ہوں چاند سورج کے طلوع از مغرب کے بعد ان کا کیا حال ہوگا اور لوگوں اور دنیا پر کیا گزرے گی؟

آپ نے فرمایا: اے ابی بن کعب! اس کے بعد سورج و چاند دوبارہ نور کی روشنی لے کر پہلے کی طرح بدستور طلوع و غروب ہوا کریں گے اور لوگ جب اتنی بڑی نشانی دیکھیں گے تو بھی دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے اور اسے خوب آباد کریں گے اس میں نہریں جاری کر کے خوب باغات بنائیں گے اور اعلیٰ سے اعلیٰ تعمیرات تیار کریں گے۔ اور دنیا کا حال یہ ہے کہ کوئی بچھڑا اس کی پیدائش کے بعد سے پالنا شروع کرے تو اس لائق نہ ہوگا کہ اس پر سوار ہو سکے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی یہ طلوع الشمس از مغرب سے نفخ صور تک کا وقت ہے۔

طلوع الشمس من المغرب کے بعد کی مدت

1- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اشرار اخیار کے بعد ایک سو بیس سال گزاریں گے (تو پھر قیامت ہی قیامت)۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

2- حضرت ابن عمر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلوع الشمس بعد از مغرب لوگ ایک سو بیس سال گذاریں گے۔

3- عبد بن حمید کی روایت میں انہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا کہ طلوع الشمس بعد از مغرب لوگ ایک سو بیس سال باقی رہیں گے۔

4- حضرت عبداللہ بن عمر علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب وہی بتوں کی عبادت کریں گے جو ان کے آباؤ اجداد کرتے تھے عیسیٰ

علیہ السلام کے نزول و دجال کے خروج کے ایک سو بیس ۱۲۰ سال بعد تک۔

(رواہ نعیم)

5- عبد بن حمید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بوڑھے خرانٹ ایک دوسرے کو ملیں گے ایک دوسرے سے پوچھے گا کب پیدا ہوا دوسرا کہے گا سورج کے طلوع از مغرب کے زمانہ میں۔

دابۃ الارض کی تفصیل

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ ۔ (پارہ ۲۰ النمل آیت ۸۲)

''اور جب بات ان پر آپڑے گی۔''

مفسرین نے فرمایا کہ جب لوگ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ترک کریں گے۔ (اس وقت دابۃ الارض کا ظہور ہوگا)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب علماء کرام دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور علم چلا جائے گا اور قرآن اٹھ جائے گا تو بقول ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۔ (پارہ ۲۰، النمل ۸۲)

''ہم زمین سے ان کیلئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا۔''

دابہ کا حلیہ:

1- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی گردن طویل ہوگی جسے مشرق والا ایسے دیکھے گا جیسے مغرب والا۔ یعنی سب کو نظر آئے گا اس کا چہرہ انسان جیسا اور چونچ پرندے جیسی بالوں اور اون والا ہوگا۔

-2 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ پٹھوں والا اور بالوں والا ہوگا۔

-3 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اون والا اور جمع شدہ بالوں والا ہو گا کہ اس بالوں میں ہر قسم کے رنگ ہوں گے چار پاؤں والا ہوگا۔

-4 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا روئیں دار، اون اور بالوں والا ہوگا۔

-5 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ پروں والا اور اون والا بالوں والا ہوگا اسے کوئی پکڑ نہ سکے گا بھاگنے والا اس سے بھاگ نہ سکے گا۔

-6 حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا سر آسمان کو مس کرے گا اور اس کا پاؤں زمین سے باہر نہ نکلے گا۔

-7 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دابۃ الارض میں ہر طرح کا رنگ ہوگا اور اس کے دونوں کاندھوں کے درمیان سوار کے تین میل کے سفر کے برابر فاصلہ ہے۔

-8 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جسم، پروں اور روئیں والا ہے اس میں تمام جانوروں کے رنگ ہیں اور اس میں ہر امت کی علامت ہے اس امت مصطفیٰ ﷺ کی اس میں علامت بولنا ہے کہ وہ لوگوں سے واضح عربی زبان میں کلام کرے گا ان کی بولی میں ہی گفتگو کرے گا۔

-9 ابوالزبیر نے دابہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا سر بیل کے سر جیسا اور اس کی آنکھیں خنزیر کی آنکھوں جیسی اس کے کان ہاتھی کے کانوں جیسے اس کے سینگ پہاڑی بکرے کے سینگوں جیسے اس کی گردن شتر مرغ کی گردن جیسی اس کا سینہ شیر کے سینہ جیسا اس کا رنگ چیتے کے رنگ جیسا اس کی کمر بلی کی کمر جیسی اس کی دم مینڈھے کی دم جیسی اور پاؤں اونٹ کے پاؤں جیسے۔ یعنی پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا ہے

کہ اس کا چہرہ انسان کے چہرے جیسا اس کی چونچ پرندے کی چونچ اس کے دو جوڑوں کے درمیان بارہ ہاتھ کا فاصلہ ہے۔

دابہ کی سیرت:

دابہ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی مہر ہوگی۔ وہ زور زور سے پکارے گا:

اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ۔ (پارہ ۲۰، النمل ۸۲)

''اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔''

اور وہ مومن اور کافر پر نشان لگائے گا مومن اس کے چہرے کو چمکتے ستارے کی طرح دیکھے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا مومن اور کافر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک سیاہ داغ لگا کر لکھے گا کافر۔

خروج دابہ کا مقام:

احادیث میں وارد ہے کہ:

1- وہ سارے زمانہ (دنیا) میں تین بار خروج کرے گا ایک بار اقصی بادیہ کے انتہائی جگہ سے نکلے گا۔

2- ایک روایت میں ہے کہ یمن کے اقصیٰ سے خروج کرے گا اس کا ذکر مکہ معظمہ میں نہیں پہنچے گا عرصہ دراز تک ایسے ہی چھپا رہے گا پھر دوبارہ یمن کے اقصی کے تھوڑا سا آگے ظاہر ہوگا اس کا ذکر اہل بادیہ تک پہنچ کر مکہ معظمہ تک اس کی داستان ہوگی۔

3- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت میں سب سے عظیم تر مسجد اور مکرم ترین مسجد الحرام میں جمع ہوں گے انہیں کعبہ معظمہ محفوظ رکھے

گا۔ دابہ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان میں شور مچاتا ہوا سر سے مٹی کو جھاڑتا ہوا ظاہر ہوگا تو لوگ ڈر کے مارے اِدھر اُدھر بھاگیں گے۔ یونہی حضرت ابن عباس وحذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بعض طرق میں حدیث حذیفہ صحیح ہے۔

4- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی اس کے اس مکان کو دیکھ رہا ہوں جس سے وہ خروج کرے گا۔ اس کا ایک حصہ صفا میں ہے۔ (اس سے صفا و مروہ مراد ہیں)

5- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منیٰ کی شب میں صفا سے اس کا خروج ہوگا لوگ اس دابہ کی دم اور سر کے درمیان صبح کریں گے۔ اس سے نہ کوئی بچ سکے گا اور نہ نکلنے والا یہاں سے نکل سکے گا جب اس سے فراغت پائے گا جو اسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اس سے جو ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو جائے گا جسے نجات پانی ہے نجات پائے گا۔ کعبہ سے باہر نکلے گا تو اس کا پہلا قدم انطاکیہ میں ہوگا۔

دخان

قیامت کی نشانیوں میں سے دخان (دھواں) بھی ہے۔

احادیث مبارکہ:

1- حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور عالم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم آپس میں باتیں کررہے تھے۔ فرمایا کیا باتیں کررہے تھے؟ ہم نے کہا قیامت کا ذکر ہورہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا

جب تک دس علامات ظاہر نہ ہوں گی قیامت قائم نہ ہوگی ان میں سے ایک نشانی دھواں اور دجال ہے۔ (الحدیث، مسلم وترمذی وابن ماجہ)

2- ایک روایت میں ہے کہ کفار اور اہل ایمان پر اثر انداز ہوگا اہل ایمان پر صرف زکام کی طرح اثر پڑے گا اور بس۔

بھینی بھینی ہوا:

یہ مومن کی روح قبض کرے گی۔ اس کے بعد لوگ اپنے آباؤ اجداد کے طریق پر بت پرستی میں مبتلا ہوں گے اور انہیں کا دین (باطل) اختیار کریں گے۔

لوگوں کا بت پرستی کی طرف لوٹنا اور اللہ والوں کا قحط

1- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رات دن نہ گزریں گے یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی عبادت ہو یعنی ماسوی اللہ کی پرستش ہوگی۔ (رواہ مسلم، وغیرہ)

2- اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ٹھنڈی بھینی ہوا بھیجے گا اس سے ہر مومن کہ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا فوت ہو جائے گا اب صرف وہ باقی بچیں گے جن میں ذرہ برابر خیر و بھلائی نہ ہوگی۔ اسی لئے پھر وہ اپنے آباؤ اجداد کا دین باطل اختیار کریں گے اس پر حدیث حذیفہ بن اسید شاہد ہے۔

3- حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا چلائے گا۔ اس سے کوئی بھی مسلمان کہ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا باقی نہ رہے گا سب کی ارواح قبض ہو جائیں گی یہاں تک کہ کوئی بھی پہاڑ کے جگر میں چھپا ہوگا تو بھی اس کی روح قبض ہو جائیں گی پھر زمین پر لوگوں کے پرندوں جیسے ذہن اور درندوں جیسے خیالات ہوں گے نہ انہیں کوئی نیکی معلوم ہوگی اور نہ برائی یعنی

اس کے لئے نیکی اور برائی برابر ہوگی۔شیطان ان کے ہاں انسانی بھیس بدل کر آکر کہے گا کہ کیا تم میرا کہنا نہیں مانتے وہ کہیں گے کیا حکم ہے؟ وہ کہے گا کہ بتوں کی پوجا کرو، وہ شیطان کے کہنے پر بت پرستی شروع کر دیں گے وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کا رزق ان پر بارش کی طرح برسے گا اور عیش وعشرت بہتر ہوگی پھر صور پھونکا جائے گا۔(احمد،مسلم)

-4 حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ حسب دستور زندگی بسر کر رہے ہوں گے اچانک اللہ تعالیٰ ان پر بھینی بھینی ہوا چلائے گا انہیں وہ بغلوں سے گھیرا کرے گی اس پر ہر مومن و مسلم کی روح قبض ہو جائے گی اس کے بعد لوگوں کے سب سے زیادہ شریر لوگ بچ جائیں گے۔وہ ایسے ننگے اور بے شرمی سے زنا کریں گے جیسے گدھے گدھی پر، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔(احمد،مسلم،ترمذی)

-5 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل ایمان دابہ کے بعد چالیس سال دنیا میں خوب چین اڑائیں گے پھر انہیں بہت جلد موت گھیر لے گی ان میں کوئی بھی مومن باقی نہ رہے گا۔کافر ہی کافر ہوں گے وہ جانوروں کی طرح راستوں پر زنا کریں گے۔(الحدیث)

-6 اسی حدیث میں ہے کہ وہ اشرار اسی حال میں ہوں گے نکاح سے ان کی کوئی اولاد پیدا نہ ہوگی عورتوں کو اللہ تعالیٰ تیس سال تک بانجھ بنا دے گا۔یہ تمام اولاد حرام زادے اور اشرار الناس ہوں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

-7 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ یمن سے ریشم سے نرم تر ہوا چلائے گا، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ اس کو اچک لے گی۔(رواہ حاکم)

8- حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام دنیا سے ایسے مٹ جائے گا جیسے کپڑے سے داغ دھونے کے بعد مٹ جاتا ہے، یہاں تک کہ کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ روزہ کیا ہے اور نماز کیا اور حج کس شے کا نام ہے اور صدقہ کسے کہتے ہیں۔ صرف ایسے لوگ بچ جائیں گے جو مثلاً بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت کہیں گے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی کلمہ پر پایا ہے وہ بھی وہی کہتے ہیں۔ یعنی صرف کلمہ اسلام کو جانتے ہوں گے اور بس۔ (ابن ماجہ)

9- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین پر نہ کہا جائے "لا الہ الا اللہ" (رواہ احمد بسند قوی)

خروج نار

یہ آخری نشانی ہے یعنی آگ عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو محشر میں جمع کرے گی۔

1- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہرحال قیامت کی سب سے پہلی نشانی آگ ہے جو مشرق سے نکلے گی اور لوگوں کو جمع کر کے مغرب کی طرف لے جائیگی اور بہرحال جنتیوں کی سب سے پہلی غذا مچھلی کا جگر ہوگا۔

(الحدیث، احمد و بخاری)

2- حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ قیامت ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس علامات دیکھو۔ (رواہ الستة غیر البخاری)

اسی میں ہے کہ قیامت کی آخری نشانی آگ ہے جو یمن سے نکل کر لوگوں کو دھکیلتی ہوئی محشر میں لے جائے گی۔

3- مروی ہے کہ آگ عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو محشر میں دھکیل دے گی۔

4- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عنقریب ہجرت اول کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی زمین کے تمام برگزیدہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو لازم پکڑیں گے باقی زمین پر شریر لوگ، ان کے علاقے انہیں باہر پھینک دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تباہ ہوں گے اور ان میں آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کردے گی وہ انہیں کے ساتھ شب باشی کریں گے اور انہی کے ساتھ قیلولہ کریں گے جب وہ قیلولہ کریں اور جو ان سے علیحدہ ہوگا اسے وہ خنزیر اور بندر کھا جائیں گے۔

(رواہ احمد وابوداؤد والحکم وابونعیم)
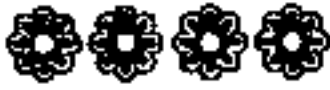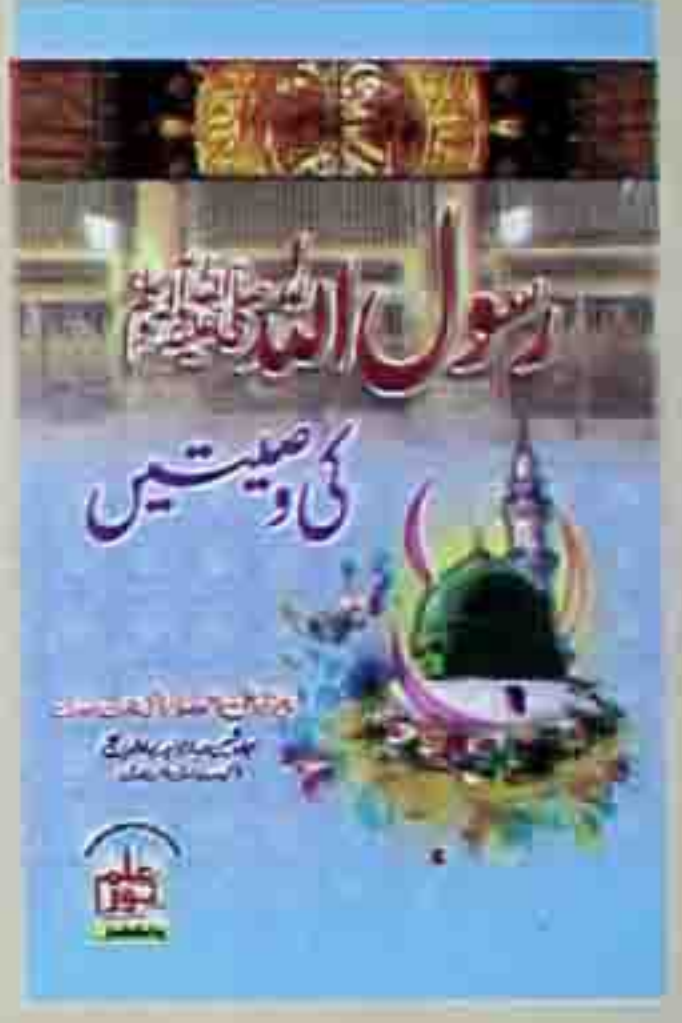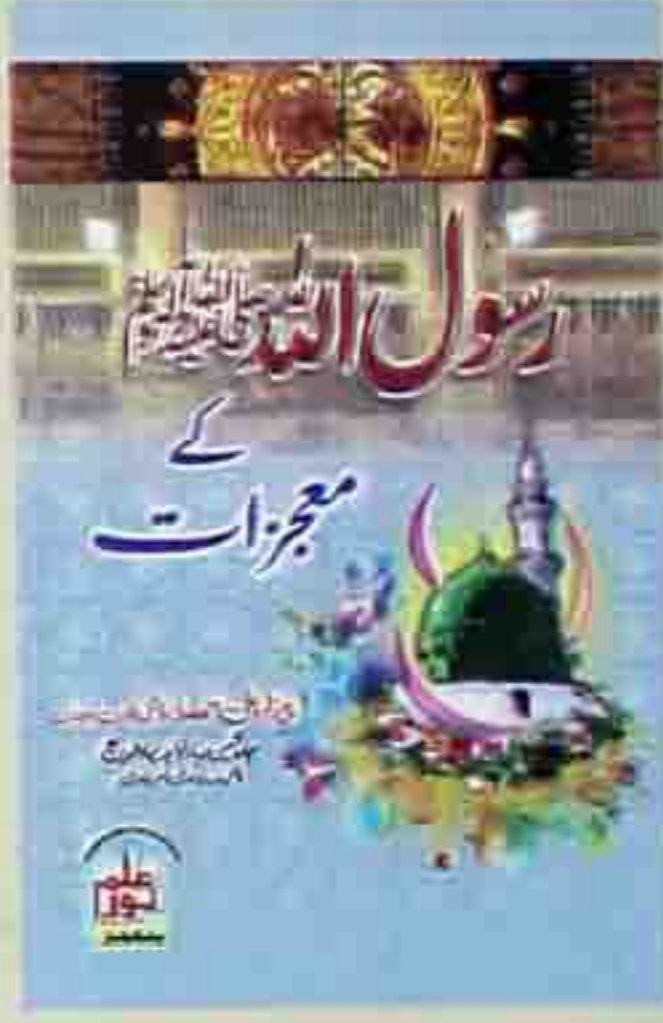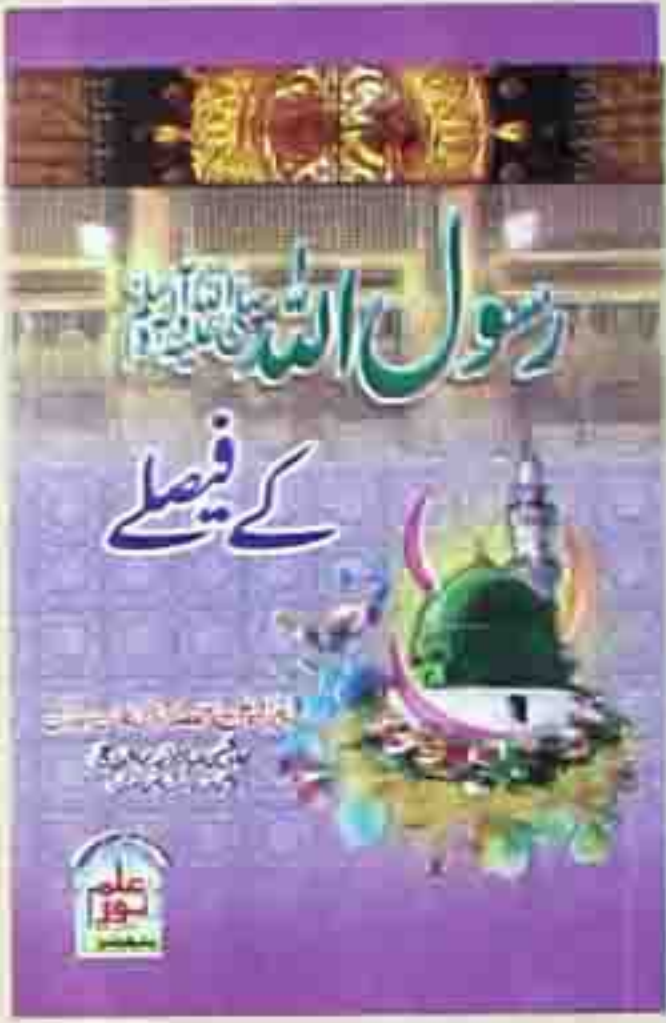
رسول اللہ ﷺ
کے
غزوات

رسول اللہ ﷺ
کی زندگی

8-C محی الدین بلڈنگ، فرسٹ فلور، دربار مارکیٹ، لاہور
0300-9491736 0345-4653412
Email:noorelm1@gmail.com